اسد علی
أحاديث: 6412 — 7563
كتاب الرقاق —— كتاب التوحيد
صحیح بخاری
(اُردو)
6
تالیف
امام ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ
Imagitor

جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر"
اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث"
بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب
سیدہ فاطمہؓ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج
ہے۔
کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی
ہے کہ حضرت ابو بکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کردی۔

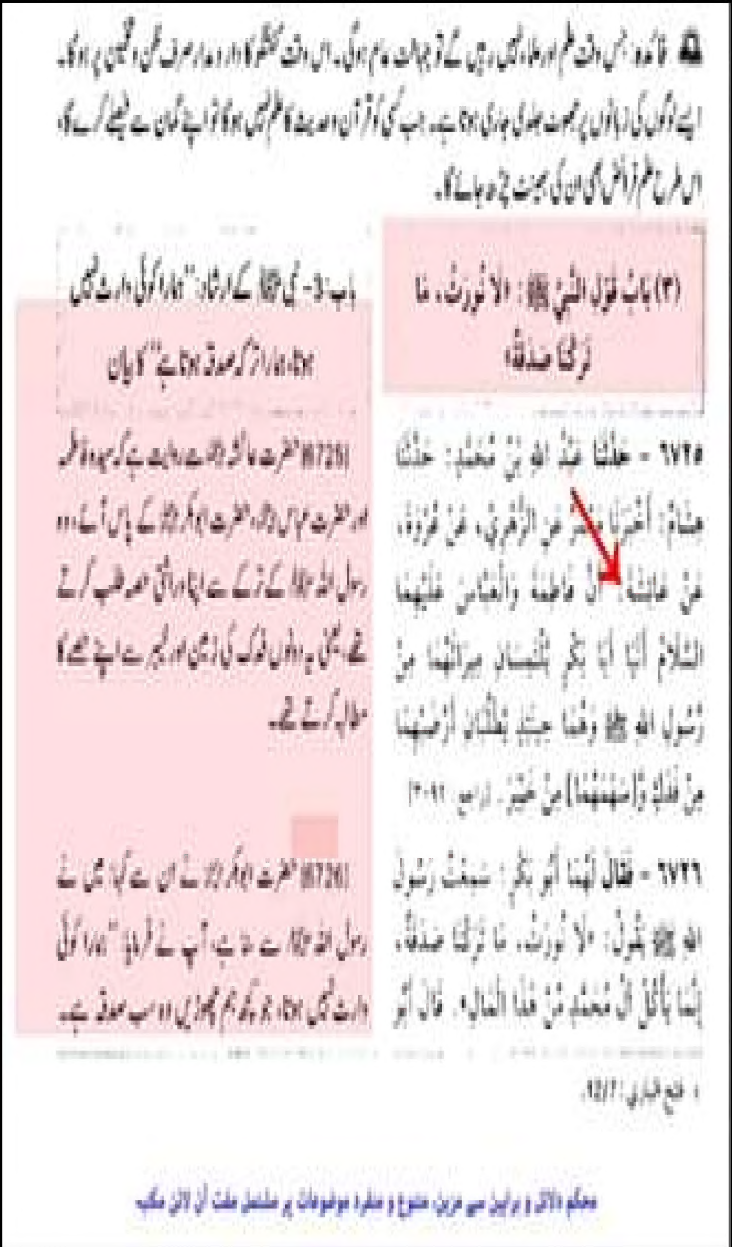

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دارومدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر بہت جھوٹ جاری ہوتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو وہ اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب: 3- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے" کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ وَ[سَهْمَهُمَا] مِنْ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢]

[6725] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس ؓ، حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے، وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هَذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

[6726] حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

---

۱ فتح الباري: 12/7.

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

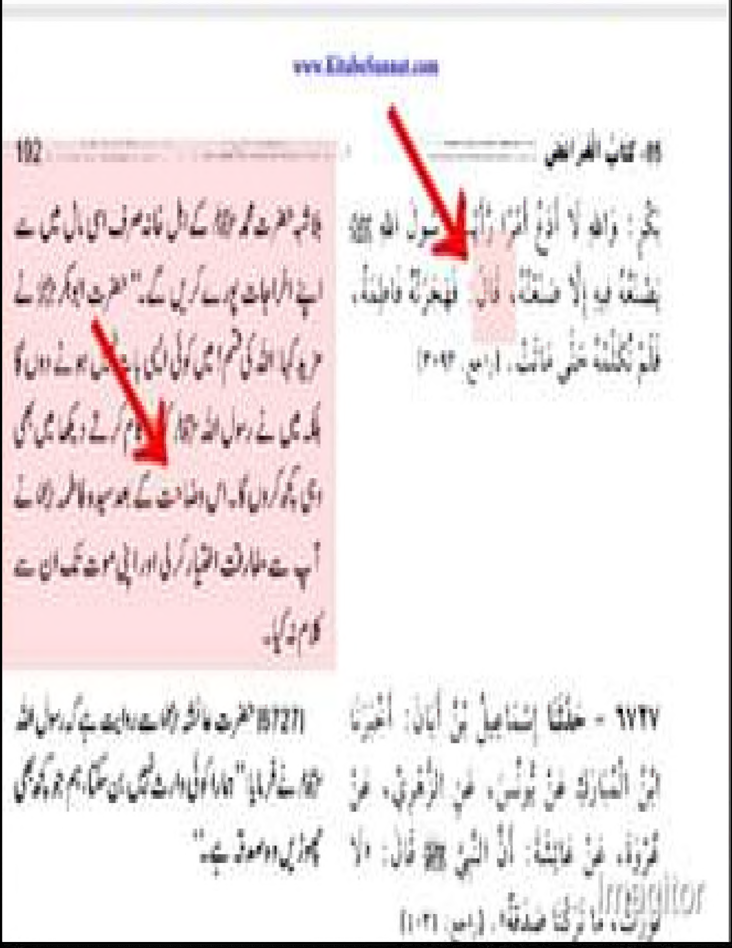

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. [راجع: ٣٠٩٣]

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اسی مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر ؓ نے مزید کہا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں چھوڑوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کام کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ ؓ نے آپ سے علاحدگی اختیار کرلی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». [راجع: ٤٠٣٤]

[6727] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

تاریخِ یعقوبی کی حقیقت

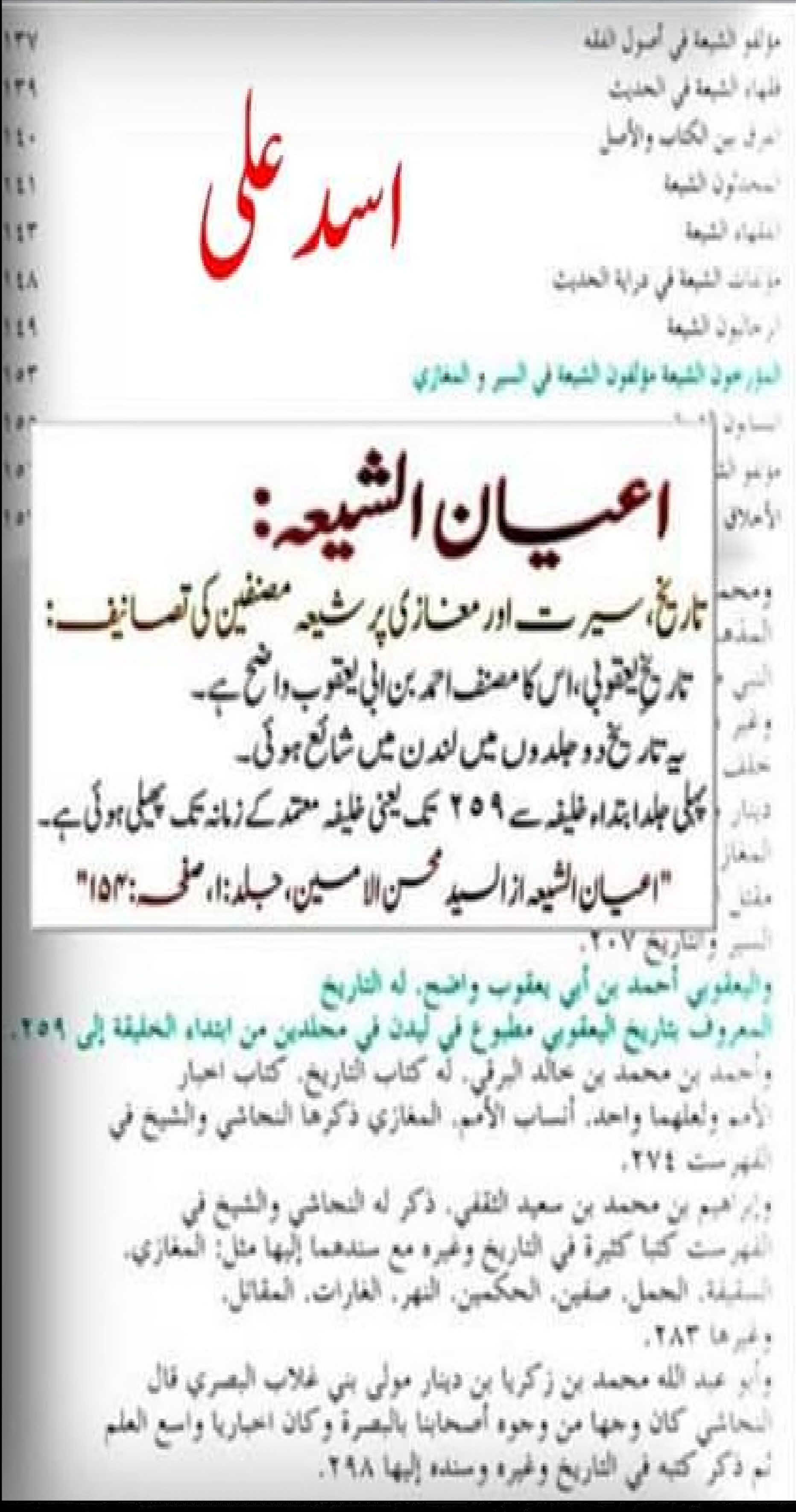

مؤلفو الشيعة في أصول الفقه ١٣٧
فقهاء الشيعة في الحديث ١٣٩
الفرق بين الكتاب والأصل ١٤٠
المحدثون الشيعة ١٤١
الفقهاء الشيعة ١٤٣
مؤلفات الشيعة في دراية الحديث ١٤٨
الرجاليون الشيعة ١٤٩
المؤرخون الشيعة مؤلفو الشيعة في السير و المغازي ١٥٣

اسد علی

اعیان الشیعہ:

تاریخ، سیرت اور مغازی پر شیعہ مصنفین کی تصانیف:

تاریخ یعقوبی، اس کا مصنف احمد بن ابی یعقوب واضح ہے۔

یہ تاریخ دو جلدوں میں لندن میں شائع ہوئی۔

پہلی جلد ابتداء خلیفہ سے ۲۵۹ تک یعنی خلیفہ معتمد کے زمانہ تک پھیلی ہوئی ہے۔

"اعیان الشیعہ از السید محسن الامین، جلد:۱، صفحہ:۱۵۴"

السير والتاريخ ٢٠٧.

واليعقوبي أحمد بن أبي يعقوب واضح، له التاريخ المعروف بتاريخ اليعقوبي مطبوع في ليدن في مجلدين من ابتداء الخليقة إلى ٢٥٩.

وأحمد بن محمد بن خالد البرقي، له كتاب التاريخ، كتاب اخبار الأمم ولعلهما واحد، أنساب الأمم، المغازي ذكرها النجاشي والشيخ في الفهرست ٢٧٤.

وإبراهيم بن محمد بن سعيد الثقفي، ذكر له النجاشي والشيخ في الفهرست كتبا كثيرة في التاريخ وغيره مع سندهما إليها مثل: المغازي، السقيفة، الجمل، صفين، الحكمين، النهر، الغارات، المقاتل، وغيرها ٢٨٣.

وأبو عبد الله محمد بن زكريا بن دينار مولى بني غلاب البصري قال النجاشي كان وجها من وجوه أصحابنا بالبصرة وكان اخباريا واسع العلم ثم ذكر كتبه في التاريخ وغيره وسنده إليها ٢٩٨.

أعيان الشيعة

الجزء: ١

السيد محسن الأمين

الكتاب: أعيان الشيعة
المؤلف: السيد محسن الأمين
الجزء: ١
الوفاة: ١٣٧١
المجموعة: مصادر التاريخ
تحقيق: تحقيق وتخريج : حسن الأمين
الطبعة:
سنة الطبع:
المطبعة:
الناشر:
ردمك:
المصدر:
ملاحظات:

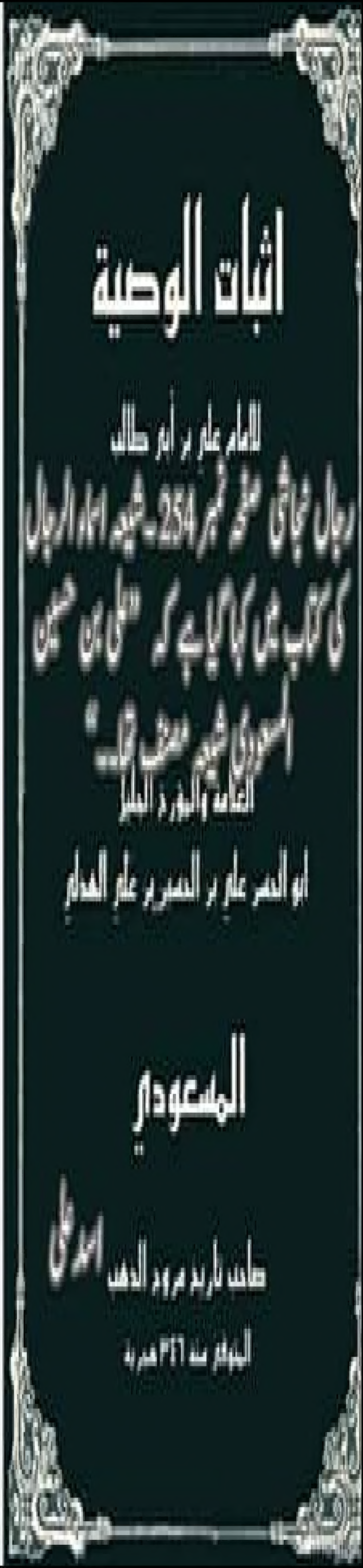

اثبات الوصية

للامام علي بن ابي طالب

رجال نجاشی صفحہ نمبر 254 شیعہ اسماء الرجال کی کتاب میں لکھا گیا ہے کہ "علی بن حسین المسعودی شیعہ مصنف تھے"

العلامة والمؤرخ الجليل

ابو الحسن علي بن الحسين بن علي الهذلي

المسعودي

اسد علی

صاحب تاريخ مروج الذهب

المتوفى سنة ٣٤٦ هجرية

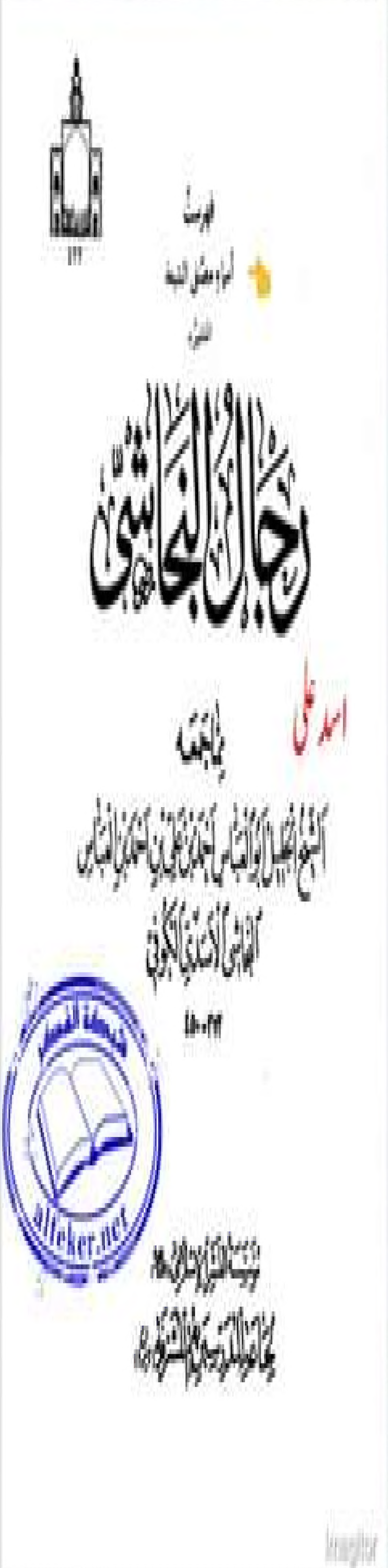

فهرست أسماء مصنفي الشيعة

المشتهر بـ

رجال النجاشي

اسد علی

تأليف

الشيخ الجليل أبي العباس أحمد بن علي بن أحمد بن العباس

النجاشي الأسدي الكوفي

٣٧٢-٤٥٠ هـ

alfeker.net

مؤسسة النشر الإسلامي

التابعة لجماعة المدرسين بقم المشرفة

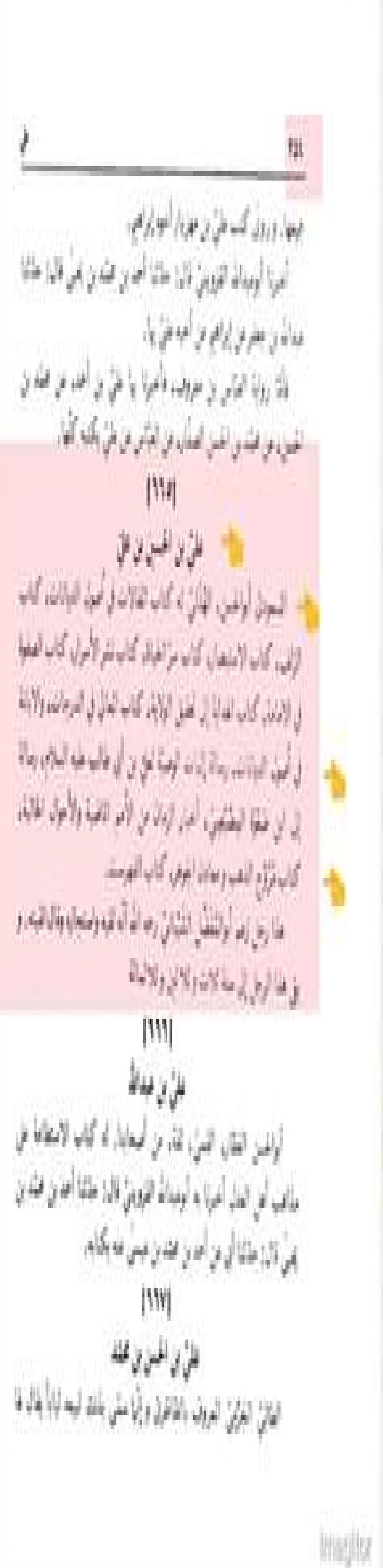

[illegible]

[٦٦٥]

علي بن الحسين بن علي

المسعودي أبو الحسن الهذلي، له كتاب المقالات في أصول الديانات، كتاب الزلف، كتاب الاستبصار، كتاب سر الحياة، كتاب نشر الأسرار، كتاب الصفوة في الإمامة، كتاب الهداية إلى تحقيق الولاية، [illegible] رسالة إثبات الوصية لعلي بن أبي طالب عليه السلام، رسالة إلى ابن صفوة المصطفى، أخبار الزمان من الأمم الماضية والأحوال الحالية، كتاب مروج الذهب ومعادن الجوهر، كتاب الفهرست.

هذا رجل زعم أبو المفضل الشيباني رحمه الله أنه لقيه واستجازه وقال لقيته، وبقي هذا الرجل إلى سنة ثلاث وثلاثين وثلاثمائة.

[٦٦٦]

علي بن عبد الله

[illegible]

[٦٦٧]

علي بن الحسين بن [illegible]

[illegible]

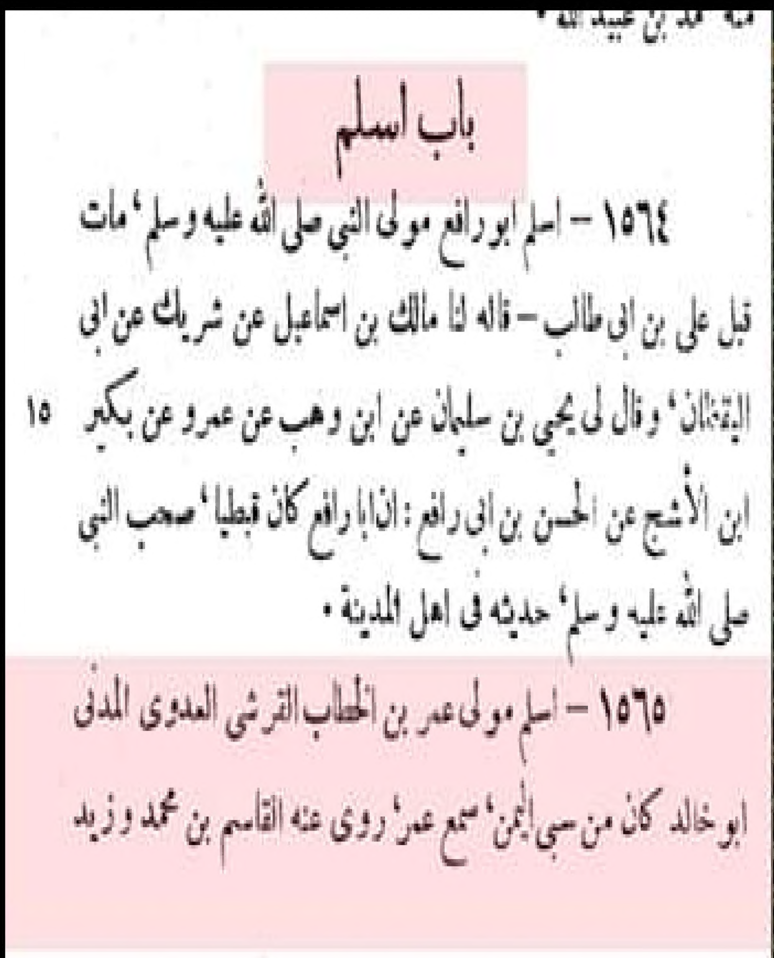

فيه محمد بن عبيد الله ·

باب اسلم

١٥٦٤ – اسلم ابو رافع مولى النبي صلى الله عليه وسلم، مات قبل علي بن ابي طالب – قاله لنا مالك بن اسماعيل عن شريك عن ابي اليقظان، وقال لي يحيى بن سليمان عن ابن وهب عن عمرو عن بكير ابن الأشج عن الحسن بن ابي رافع : ان ابا رافع كان قبطيا، صحب النبي صلى الله عليه وسلم، حديثه في اهل المدينة ·

١٥٦٥ – اسلم مولى عمر بن الخطاب القرشي العدوي المدني ابو خالد كان من سبي اليمن، سمع عمر، روى عنه القاسم بن محمد وزيد

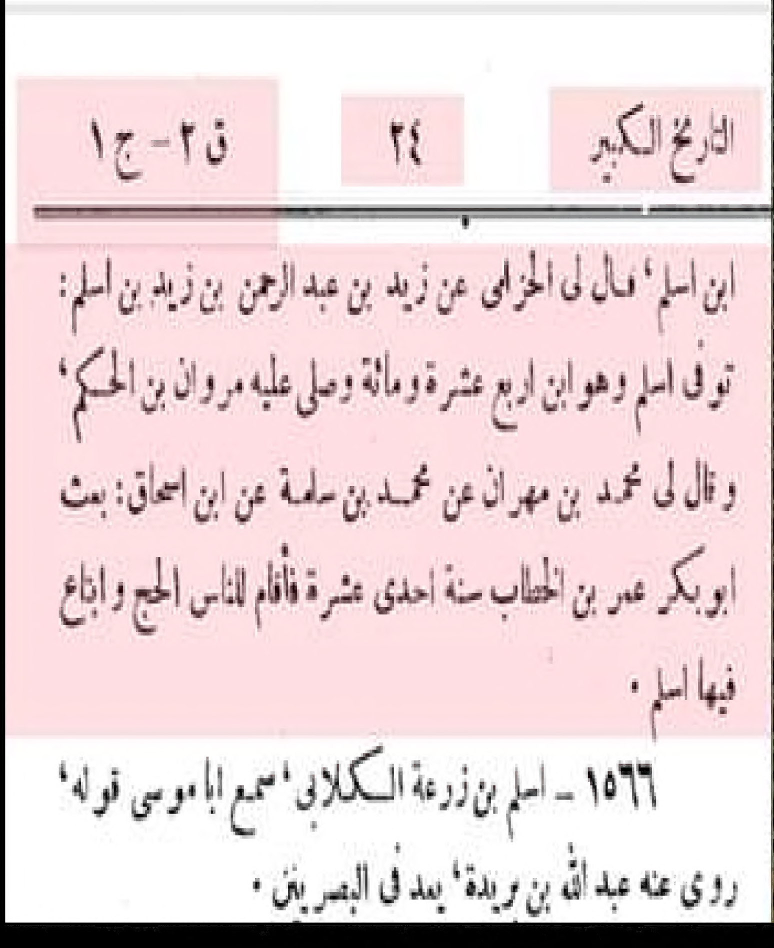

ابن اسلم، قال لي الحزامي عن زيد بن عبد الرحمن بن زيد بن اسلم: توفي اسلم وهو ابن اربع عشرة ومائة وصلى عليه مروان بن الحكم، وقال لي محمد بن مهران عن محمد بن سلمة عن ابن اسحاق: بعث ابو بكر عمر بن الخطاب سنة احدى عشرة فأقام للناس الحج وابتاع فيها اسلم ·

١٥٦٦ – اسلم بن زرعة الكلابي، سمع ابا موسى قوله، روى عنه عبد الله بن بريدة، يعد في البصريين ·

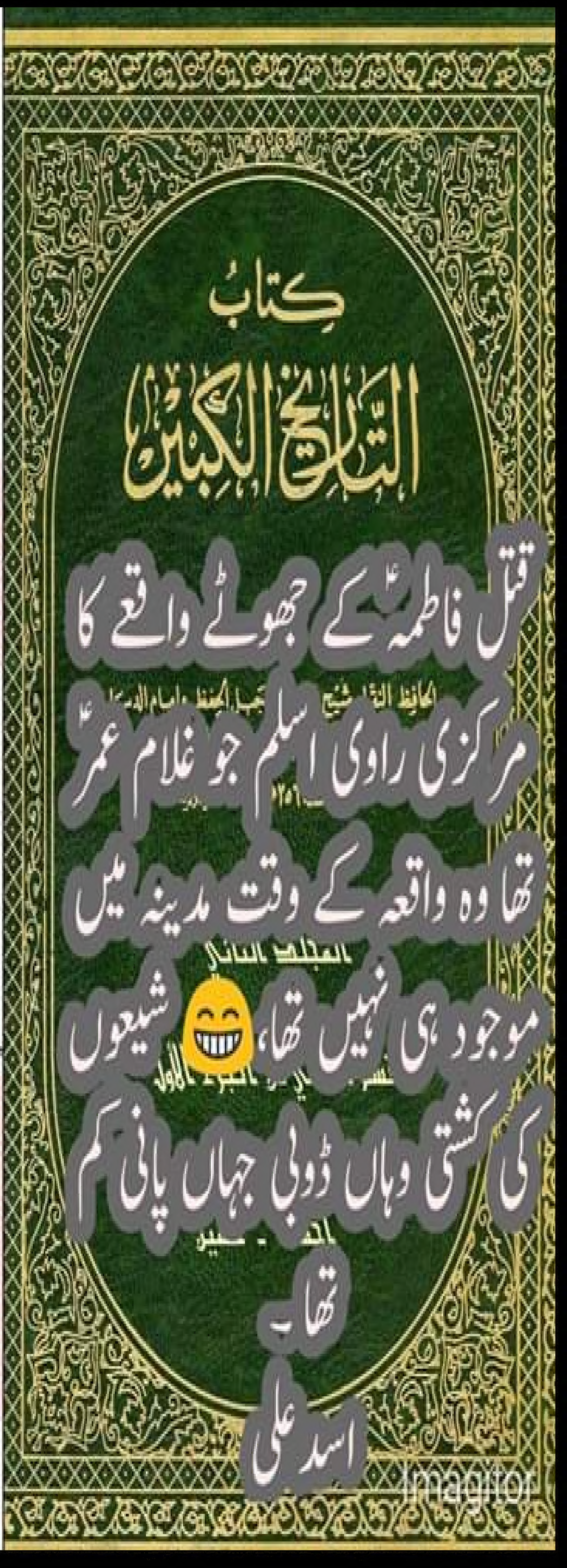

قتل فاطمہؑ کے جھوٹے واقعے کا مرکزی راوی اسلم جو غلام عمرؓ تھا وہ واقعہ کے وقت مدینہ میں موجود ہی نہیں تھا، 😁 شیعوں کی کشتی وہاں ڈوبی جہاں پانی کم تھا۔

اسد علی

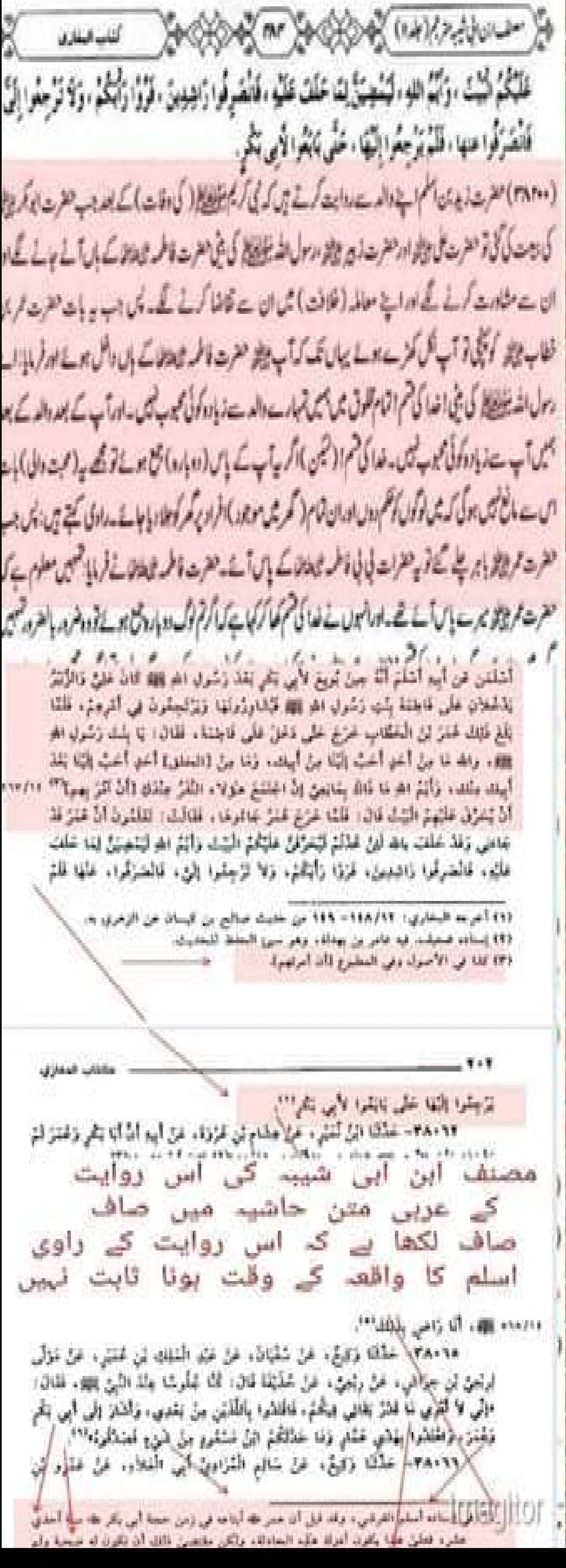

مصنف ابن ابی شیبہ مترجم (جلد ۱۱) — ۴۹۳ — كتاب المغازي

عليكم البيت، وايم الله، ليمضين لما حلف عليه، فانصرفوا راشدين، فروا رأيكم، ولا ترجعوا إلي، فانصرفوا عنها، فلم يرجعوا إليها، حتى بايعوا لأبي بكر.

(۳۸۲۰۰) حضرت زید بن اسلم اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ (کی وفات) کے بعد جب حضرت ابو بکر ؓ کی بیعت کی گئی تو حضرت علی ؓ اور حضرت زبیر ؓ رسول اللہ ﷺ کی بیٹی حضرت فاطمہ ؓ کے پاس آتے جاتے تھے اور ان سے مشاورت کرتے تھے اور اپنے معاملہ (خلافت) میں ان سے گفتگو کرتے تھے۔ پس جب یہ بات حضرت عمر بن خطاب ؓ کو پہنچی تو آپ ؓ نکل کھڑے ہوئے یہاں تک کہ آپ ؓ حضرت فاطمہ ؓ کے پاس داخل ہوئے اور فرمایا: اے رسول اللہ ﷺ کی بیٹی! خدا کی قسم! تمام مخلوق میں ہمیں تمہارے والد سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ اور آپ کے والد کے بعد ہمیں آپ سے زیادہ کوئی محبوب نہیں۔ خدا کی قسم! (لیکن) اگر آپ کے پاس (دوبارہ) جمع ہوئے تو مجھے یہ (محبت والی) بات اس سے مانع نہیں ہوگی کہ میں لوگوں کو حکم دوں اور ان تمام (گھر میں موجود) افراد پر گھر کو جلا دیا جائے۔ راوی کہتے ہیں: پس جب حضرت عمر ؓ باہر چلے گئے تو یہ حضرات (پھر) حضرت فاطمہ ؓ کے پاس آئے۔ حضرت فاطمہ ؓ نے فرمایا: تمہیں معلوم ہے کہ حضرت عمر ؓ میرے پاس آئے تھے۔ اور انہوں نے خدا کی قسم کھا کر کہا ہے کہ اگر تم لوگ دوبارہ جمع ہوئے تو وہ ضرور بالضرور تمہیں

أسلم، عن أبيه أسلم أنه حين بويع لأبي بكر بعد رسول الله ﷺ كان علي والزبير يدخلان على فاطمة بنت رسول الله ﷺ فيشاورونها ويرتجعون في أمرهم، فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة، فقال: يا بنت رسول الله ﷺ، والله ما من أحد أحب إلينا من أبيك، وما من أحد أحب إلينا بعد أبيك منك، وايم الله ما ذاك بمانعي إن اجتمع هؤلاء النفر عندك أن آمر بهم[3] أن يحرق عليهم البيت. قال: فلما خرج عمر جاءوها، فقالت: تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقن عليكم البيت وايم الله ليمضين لما حلف عليه، فانصرفوا راشدين، فروا رأيكم، ولا ترجعوا إلي، فانصرفوا عنها فلم

---

(١) أخرجه البخاري: ١٢/١٤٨ - ١٤٩ من حديث صالح بن كيسان عن الزهري به.

(٢) إسناده ضعيف، فيه عامر بن بهدلة، وهو سيء الحفظ للحديث.

(٣) كذا في الأصول وفي المطبوع (آمر بهم).

٤٠٢ — كتاب المغازي

ترجعوا إليها حتى بايعوا لأبي بكر[1].

٣٨٠٦٤- حدثنا ابن نمير، عن هشام بن عروة، عن أبيه أن أبا بكر وعمر لم

مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت
کے عربی متن حاشیہ میں صاف
صاف لکھا ہے کہ اس روایت کے راوی
اسلم کا واقعہ کے وقت ہونا ثابت نہیں

ﷺ، أنا راضي بذلك[1].

٣٨٠٦٥- حدثنا وكيع، عن سفيان، عن عبد الملك بن عمير، عن مولى لربعي بن حراش، عن ربعي، عن حذيفة قال: كنا جلوسا عند النبي ﷺ، فقال: إني لا أدري ما قدر بقائي فيكم، فاقتدوا باللذين من بعدي، وأشار إلى أبي بكر وعمر، واهتدوا بهدي عمار، وما حدثكم ابن مسعود من شيء فصدقوه[2].

٣٨٠٦٦- حدثنا وكيع، عن سالم المرادي أبي العلاء، عن عمرو بن

---

(١) إسناده ... أسلم القرشي، وقد قيل إن عمر قد ابتاعه في زمن حجة أبي بكر سنة إحدى عشرة، فعلى هذا يكون أدرك هذه الحادثة، ولكن ملخص ذلك أن تكون له صحبة ولم

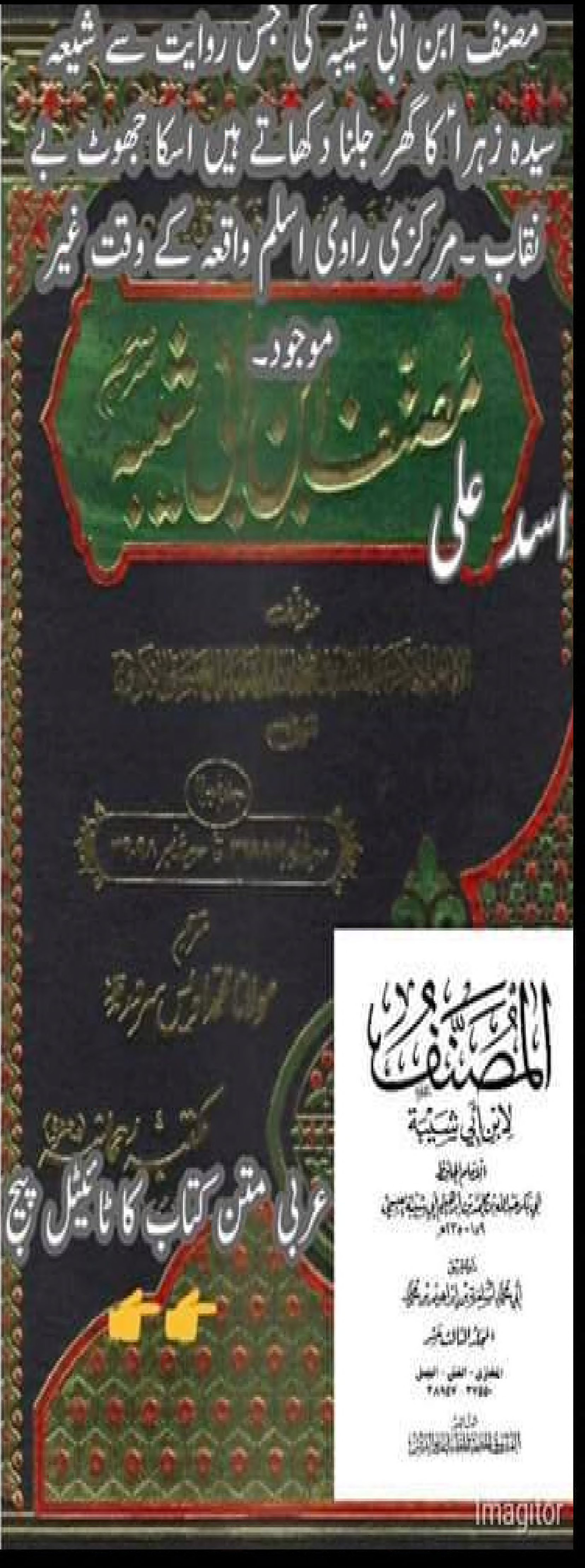

مصنف ابن ابی شیبہ کی جس روایت سے شیعہ سیدہ زہراؑ کا گھر جلنا دکھاتے ہیں اسکا جھوٹ بے نقاب۔ مرکزی راوی اسلم واقعہ کے وقت غیر موجود۔

المُصَنَّف
لابن أبي شيبة
الإمام الحافظ
أبي بكر عبد الله بن محمد بن إبراهيم بن أبي شيبة العبسي
١٥٩ - ٢٣٥هـ
تحقيق
أبي محمد أسامة بن إبراهيم بن محمد
المجلد الثالث عشر
المغازي - الفتن - الجمل
٣٧٤٥٠ - ٣٨٩٥٤

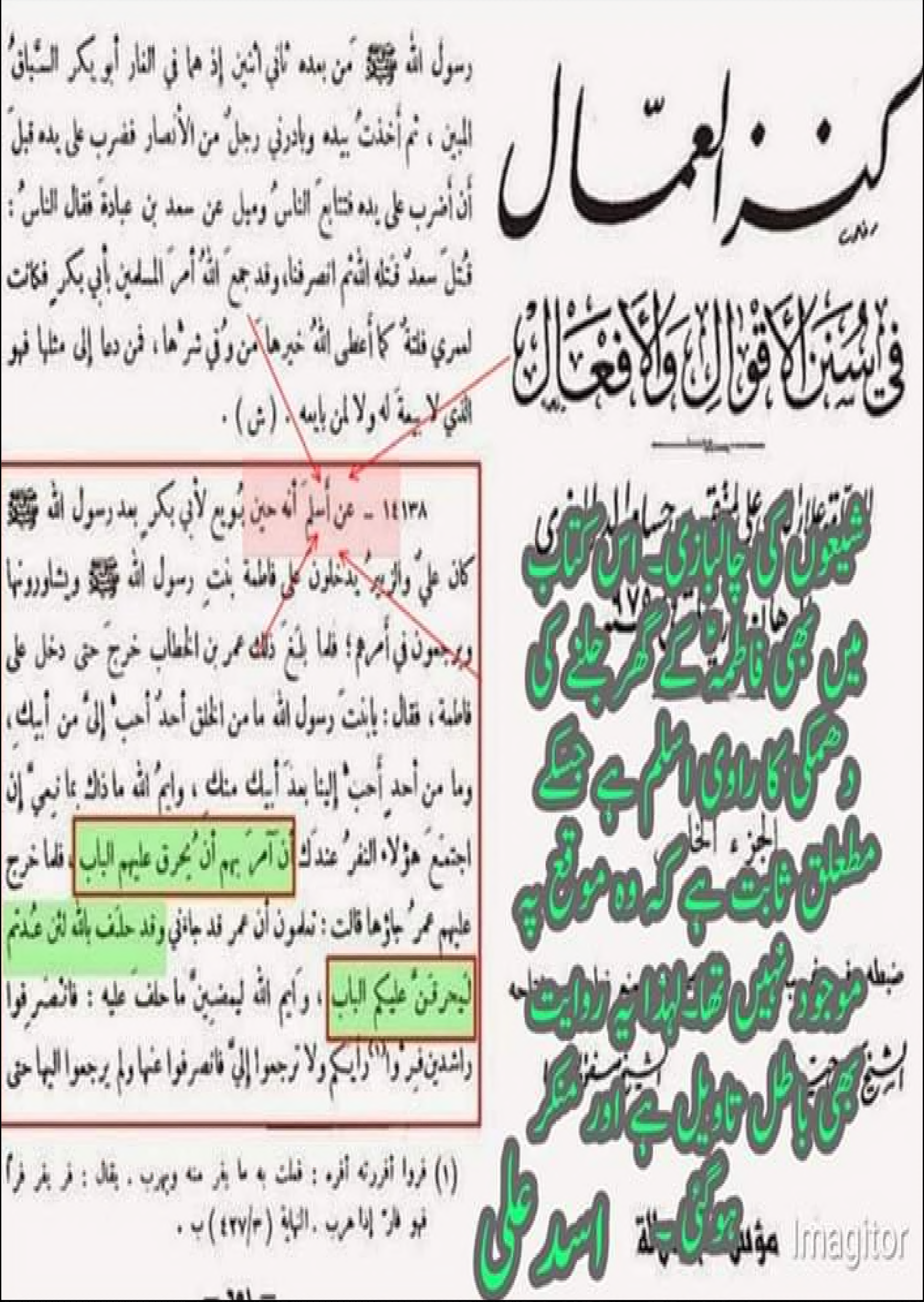

كنز العمّال

في سنن الأقوال والأفعال

شیعوں کی چالبازی۔ اس کتاب میں بھی فاطمہؓ کے گھر جلانے کی دھمکی کا راوی اسلم ہے جسکے مطعلق ثابت ہے کہ وہ موقع پہ موجود نہیں تھا۔ لہذا یہ روایت بھی باطل تاویل ہے اور منکر ہوگئی ہے

اسد علی

رسولِ الله ﷺ مَن بعده ثاني اثنين إذ هما في الغار أبو بكرٍ السبّاقُ المبِن ، ثم أخذتُ بيده وبادرني رجلٌ من الأنصار فضرب على يده قبل أن أضرب على يده فتتابعَ الناسُ وميل عن سعد بن عبادة فقال الناسُ : قُتِلَ سعدٌ فقلت قتله الله ثم انصرفنا، وقد جمع اللهُ أمرَ المسلمين بأبي بكرٍ فكانت لعمري فلتةً كما أعطى اللهُ خيرها من وُقِيَ شرَّها ، فمن دعا إلى مثلها فهو الذي لا بيعةَ له ولا لمن بايعه . (ش) .

١٤١٣٨ ـ عن أسلم أنه حين بُويع لأبي بكرٍ بعد رسول الله ﷺ كان عليٌّ والزبيرُ يدخلون على فاطمة بنتِ رسول الله ﷺ ويشاورونها ويرتجعون في أمرهم ؛ فلما بلغ ذلك عمر بن الخطاب خرج حتى دخل على فاطمة ، فقال : يا بنتَ رسول الله ما من الخلق أحدٌ أحبُّ إليَّ من أبيك ، وما من أحدٍ أحبُّ إلينا بعد أبيك منك ، وايمُ الله ما ذاك بمانعي إن اجتمعَ هؤلاء النفرُ عندكِ أن آمرَ بهم أن يُحرق عليهم الباب ، فلما خرج عليهم عمرُ جاؤها قالت : تعلمون أن عمر قد جاءني وقد حلف بالله لئن عدتم ليحرقنَّ عليكم الباب ، وايمُ الله ليمضينَّ ما حلف عليه : فانصرفوا راشدين فروا(١) رأيكم ولا ترجعوا إليَّ فانصرفوا عنها ولم يرجعوا إليها حتى

---

(١) فروا أفرره أفره : فلت به ما يفر منه ويهرب . يقال : فر يفر فراً فهو فارٌ إذا هرب . النهاية (٣/٤٢٧) ب .

مؤسسة الرسالة

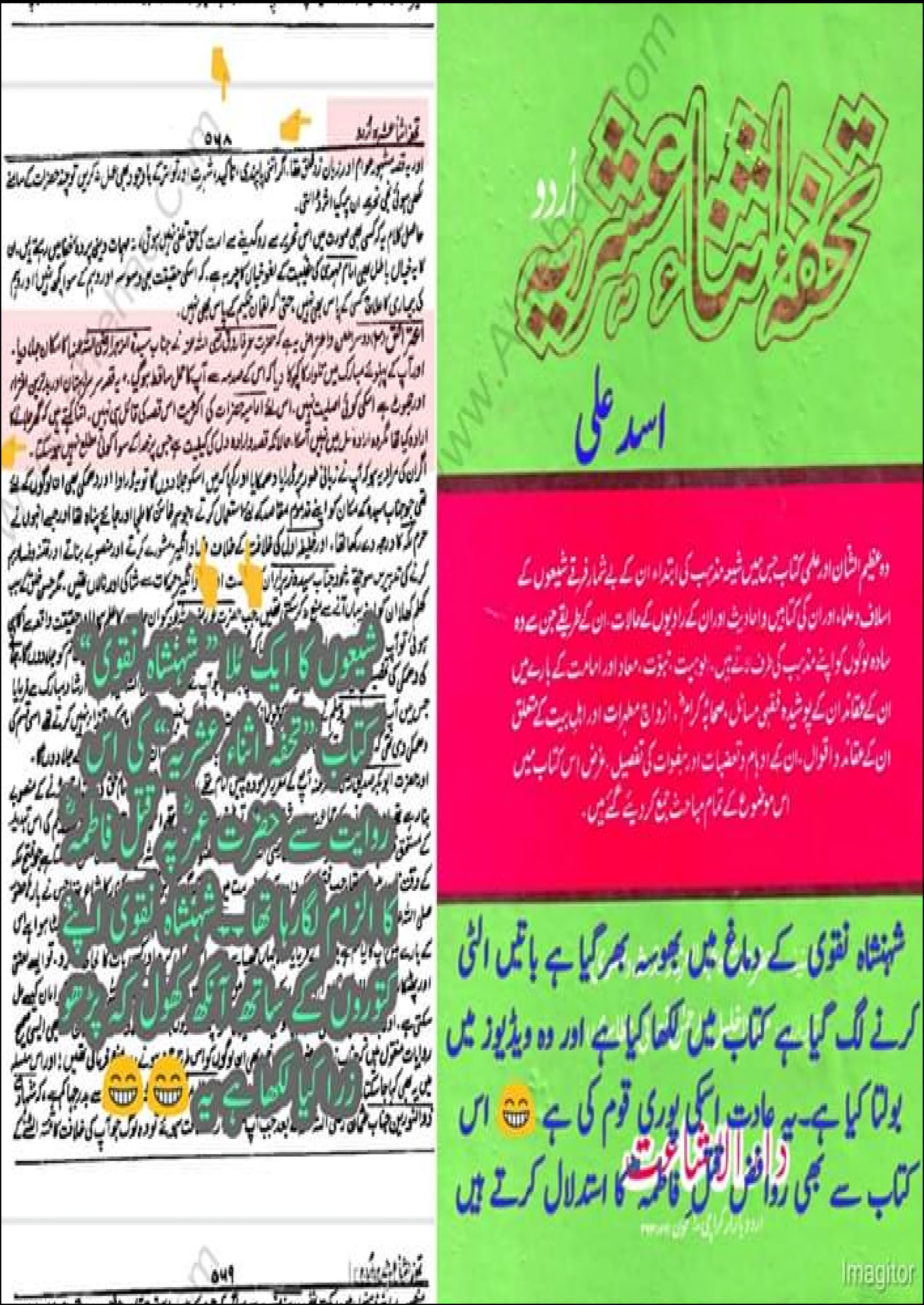

تحفہ اثنا عشریہ اردو
۵۶۸
۵۶۹

شیعوں کا ایک ملا "شہنشاہ نقوی" کتاب "تحفہ اثناء عشریہ" کی اس روایت سے حضرت عمرؓ پہ قتل فاطمہؓ کا الزام لگا رہا تھا۔ شہنشاہ نقوی اپنے لنگوروں کے ساتھ آنکھ کھول کر پڑھو ذرا کیا لکھا ہے یہ 😁😁

تحفہ اثنا عشریہ
اردو

اسد علی

وہ عظیم الشان اور علمی کتاب جس میں شیعہ مذہب کی ابتداء ان کے بے شمار فرقے شیعوں کے اسلاف وعلماء اور ان کی کتابیں واحادیث اور ان کے راویوں کے حالات۔ ان کے طریقے جن سے وہ سادہ لوگوں کو اپنے مذہب کی طرف کھینچتے ہیں۔ الوہیت، نبوت، معاد اور امامت کے بارے میں ان کے عقائد ان کے پوشیدہ فقہی مسائل، صحابہ کرامؓ، ازواج مطہرات اور اہل بیت کے متعلق ان کے عقائد و اقوال۔ ان کے اوہام و تعصبات اور جھوٹ کی تفصیل۔ غرض اس کتاب میں اس موضوع کے تمام مباحث جمع کردیئے گئے ہیں۔

شہنشاہ نقوی کے دماغ میں بھوسہ بھر گیا ہے باتیں الٹی کرنے لگ گیا ہے کتاب میں لکھا گیا ہے اور وہ ویڈیوز میں بولتا گیا ہے۔ یہ عادت انکی پوری قوم کی ہے 😁 اس کتاب سے بھی روافض قتلِ فاطمہ کا استدلال کرتے ہیں

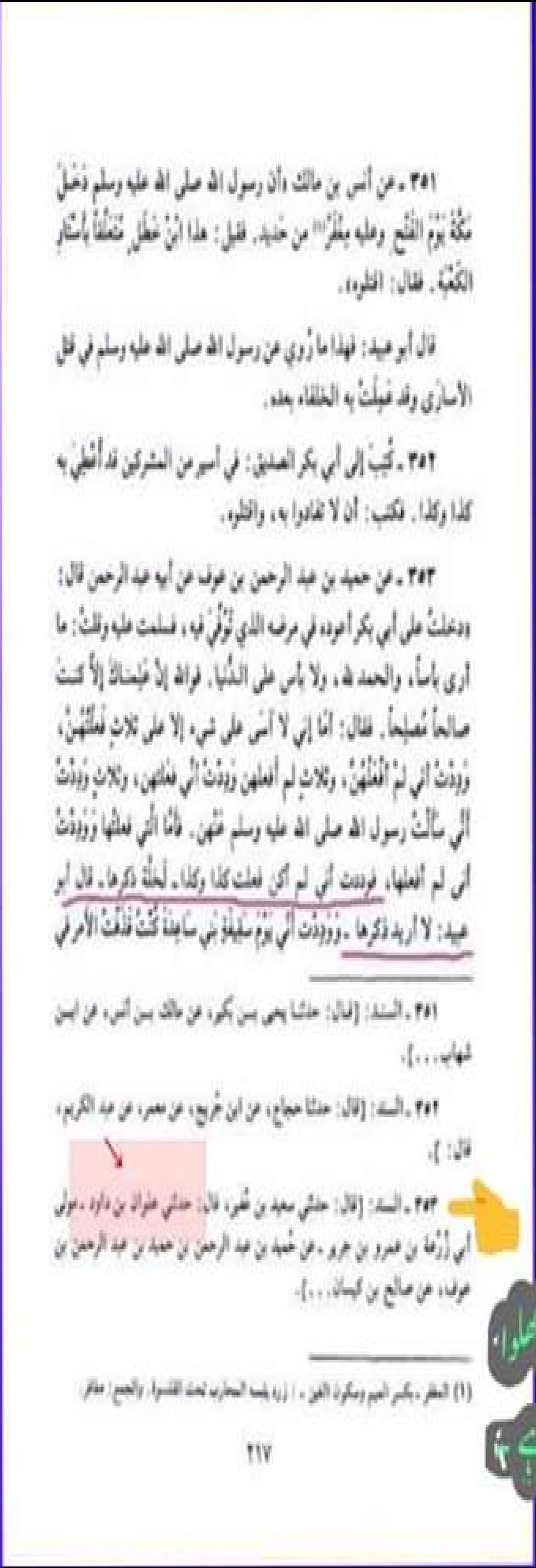

٣٥١ - عن أنس بن مالك «أن رسول الله صلى الله عليه وسلم دَخَلَ مكّة يَوْمَ الفَتْحِ وعليه مِغْفَرٌ[١] من حديد. فقيل: هذا ابْنُ خَطَلٍ مُتَعَلِّقاً بأستارِ الكَعْبَةِ. فقال: اقتلوه».

قال أبو عبيد: فهذا ما رُوِيَ عن رسول الله صلى الله عليه وسلم في قتل الأسارى وقد عُمِلَتْ به الخلفاء بعده.

٣٥٢ - كُتِبَ إلى أبي بكر الصديق: في أسير من المشركين قد أُعْطِيَ به كذا وكذا. فكتب: أن لا تفادوا به، واقتلوه.

٣٥٣ - عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف عن أبيه عبد الرحمن قال: ودخلتُ على أبي بكر أعوده في مرضه الذي تُوُفِّيَ فيه، فسلمت عليه وقلتُ: ما أرى بأساً، والحمد لله، ولا تأس على الدُّنْيا، فوالله إنْ علمناكَ إلّا كُنْتَ صالحاً مُصْلِحاً. فقال: أما إني لا آسَى على شيء إلا على ثلاثٍ فَعَلْتُهُنَّ، وَوَدِدْتُ أني لم أفْعَلْهُنَّ، وثلاثٍ لم أفعلهن وَوَدِدْتُ أني فعلتهن، وثلاثٍ وَدِدْتُ أني سألْتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم عنهن. فأمّا التي فعلتُها وَوَدِدْتُ أني لم أفعلها، فوددت أني لم أكن فعلت كذا وكذا. لِخَلّةٍ ذكرها. قال أبو عبيد: لا أريد ذكرها. وَوَدِدْتُ أني يومَ سَقيفةِ بني ساعدة كُنْتُ قَذَفْتُ الأمر في

٣٥١ - السند: [قال: حدثنا يحيى بن بكير، عن مالك بن أنس، عن ابن شهاب...].

٣٥٢ - السند: [قال: حدثنا حجاج، عن ابن جُريج، عن معمر، عن عبد الكريم، قال:].

٣٥٣ - السند: [قال: حدثني سعيد بن عُفير، قال: حدثني علوان بن داود، مولى أبي زرعة بن عمرو بن جرير، عن حُميد بن عبد الرحمن بن حميد بن عبد الرحمن بن عوف، عن صالح بن كيسان...].

---

[١] المغفر: بكسر الميم وسكون الغين: زرد ينسجه المحارب تحت القلنسوة، والجمع: مغافر.

اسد علی

كتاب الأموال

تأليف إمام الحديث والفقه واللغة والأدب

أبي عبيد القاسم بن سلام

١٥٧ - ٢٢٤ هـ / ٧٧٤ - ٨٣٧ م

تقديم ودراسة وتحقيق

الدكتور محمد عمارة

کتاب الاموال کی اس روایت میں کہ ابو بکرؓ در فاطمہؑ کو کھلوا کر شرمندہ تھے اسکا راوی "علوان بن داود" "منکر الحدیث ہے"؛ ملاحظہ کریں؛ "لسان المیزان جلد ۵ صفحہ ۴۷۲"۔

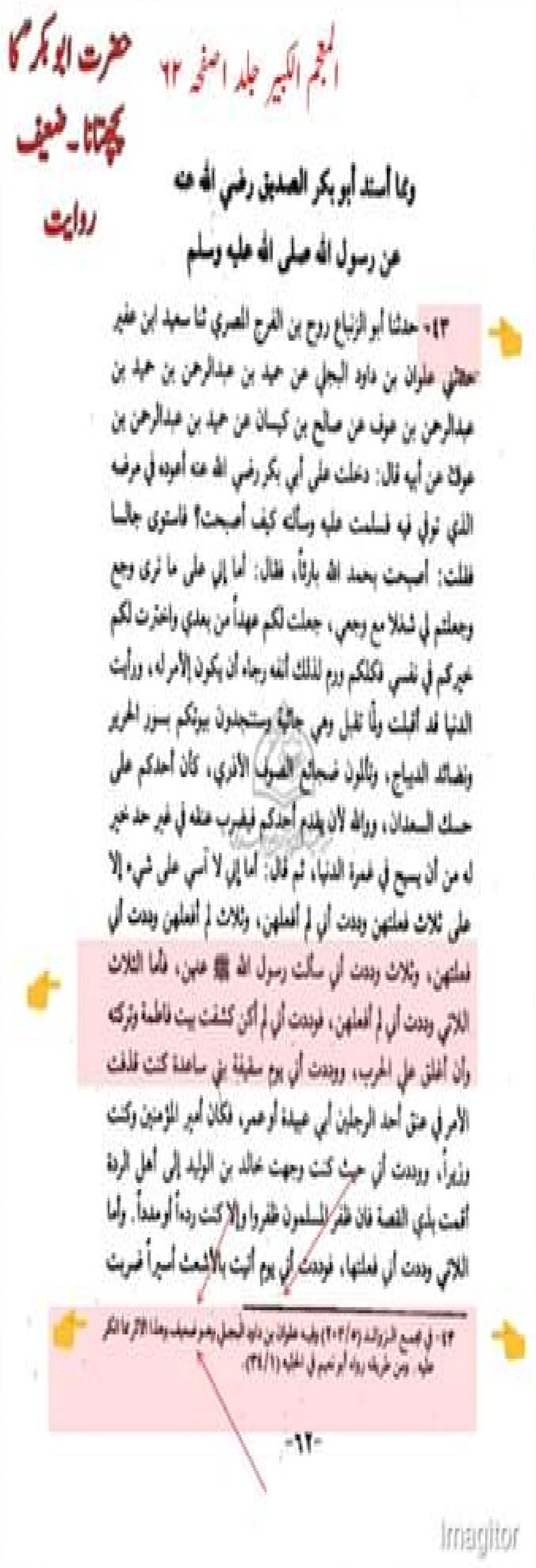

المعجم الکبیر جلد ۱ صفحہ ۶۲

حضرت ابوبکرؓ کا پچھتانا۔ ضعیف روایت

ومما أسند أبو بكر الصديق رضي الله عنه
عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

٤٣- حدثنا أبو الزنباع روح بن الفرج المصري ثنا سعيد بن عفير حدثني علوان بن داود البجلي عن حميد بن عبدالرحمن بن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن صالح بن كيسان عن حميد بن عبدالرحمن بن عوف عن أبيه قال: دخلت على أبي بكر رضي الله عنه أعوده في مرضه الذي توفي فيه فسلمت عليه وسألته كيف أصبحت؟ فاستوى جالساً فقلت: أصبحت بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما ترى وجع وجعلتم لي شغلاً مع وجعي، جعلت لكم عهداً من بعدي واخترت لكم خيركم في نفسي فكلكم ورم لذلك أنفه رجاء أن يكون الأمر له، ورأيت الدنيا قد أقبلت ولما تقبل وهي جائية وستنجدون بيوتكم بستور الحرير ونضائد الديباج، وتألمون ضجائع الصوف الأذري، كأن أحدكم على حسك السعدان، ووالله لأن يقدم أحدكم فيضرب عنقه في غير حد خير له من أن يسبح في غمرة الدنيا، ثم قال: أما إني لا آسى على شيء إلا على ثلاث فعلتهن وددت أني لم أفعلهن، وثلاث لم أفعلهن وددت أني فعلتهن، وثلاث وددت أني سألت رسول الله ﷺ عنهن، فأما الثلاث اللاتي وددت أني لم أفعلهن، فوددت أني لم أكن كشفت بيت فاطمة وتركته وأن أغلق على الحرب، ووددت أني يوم سقيفة بني ساعدة كنت قذفت الأمر في عنق أحد الرجلين أبي عبيدة أو عمر، فكان أمير المؤمنين وكنت وزيراً، ووددت أني حيث كنت وجهت خالد بن الوليد إلى أهل الردة أقمت بذي القصة فإن ظفر المسلمون ظفروا وإلا كنت ردءاً أو مدداً. وأما اللاتي وددت أني فعلتها، فوددت أني يوم أتيت بالأشعث أسيراً ضربت

٤٣- في مجمع الزوائد (٥/٢٠٢) وفيه علوان بن داود البجلي وهو ضعيف وهذا الأثر مما أنكر عليه. ومن طريقه رواه أبو نعيم في الحلية (١/٣٤).

المعجم الكبير
تأليف

روافض کا جھوٹ بے نقاب۔
المعجم الکبیر جلد ۱ کی روایت کہ
حضرت ابوبکرؓ نے در فاطمہؓ کی
تفتیش کروائی۔ یہ روایت ضعیف
ہے۔

اسد علی

الاستيعاب
في معرفة الأصحاب
لأبي عمر يوسف بن عبد الله بن محمد بن عبد البر

المجلد الثالث

اسد علی

تحقيق

علي محمد البجاوي

دار الجيل
بيروت

الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب جلد ۳ 👈
میں گھر جلانے کی دھمکی بھی نہیں بس
بیعت پہ زور دیا گیا۔۔۔ اوپر سے روایت بھی
منقطع جھوٹی ہے العدوی اسکا راوی جو
موقع پہ غیر موجود ہے۔

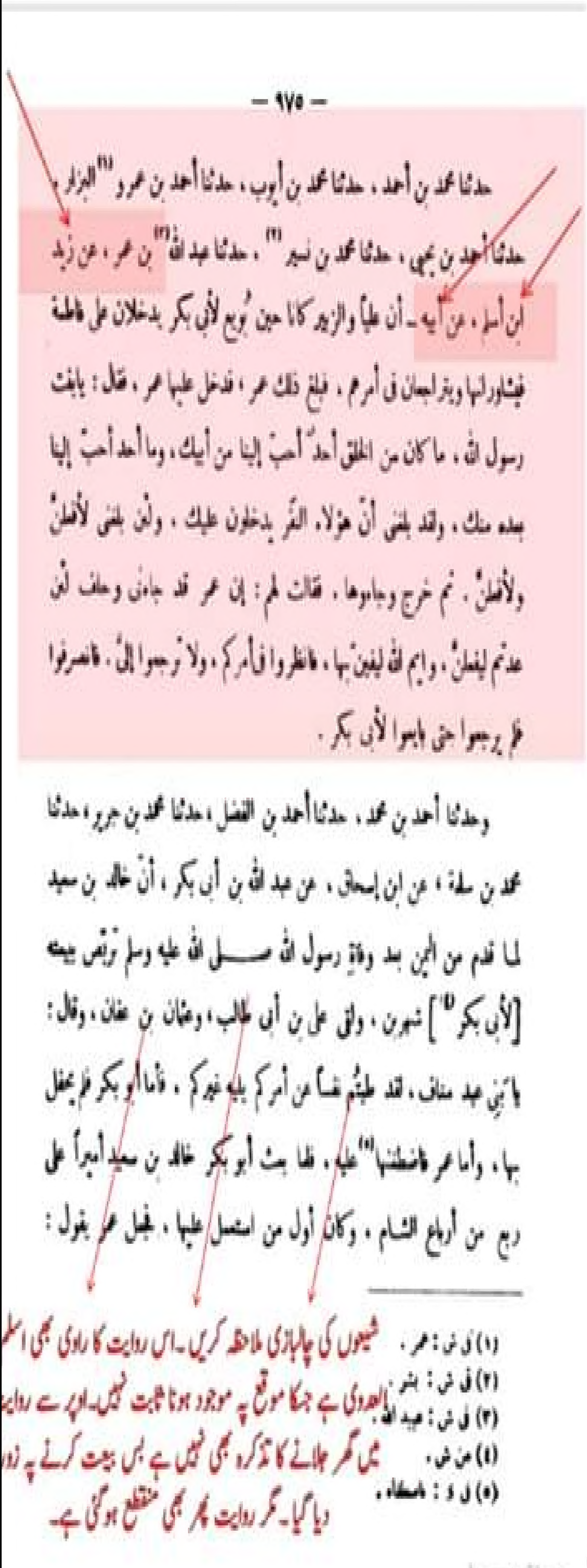

حدثنا محمد بن أحمد، حدثنا محمد بن أيوب، حدثنا أحمد بن عمرو (١) البزار، حدثنا أحمد بن يحيى، حدثنا محمد بن نسير (٢)، حدثنا عبد الله (٣) بن عمر، عن زيد بن أسلم، عن أبيه — أن علياً والزبير كانا حين بُويع لأبي بكر يدخلان على فاطمة فيشاورانها ويتراجعان في أمرهم، فبلغ ذلك عمر، فدخل عليها عمر، فقال: يابنت رسول الله، ما كان من الخلق أحدٌ أحبَّ إلينا من أبيك، وما أحدٌ أحبَّ إلينا بعده منك، ولقد بلغني أنّ هؤلاء النفر يدخلون عليك، ولئن بلغني لأفعلنّ ولأفعلنّ. ثم خرج وجاءوها، فقالت لهم: إن عمر قد جاءني وحلف لئن عدتم ليفعلنّ، وايم الله ليفينّ بها، فانظروا في أمركم، ولا ترجعوا إليّ. فانصرفوا فلم يرجعوا حتى بايعوا لأبي بكر.

وحدثنا أحمد بن محمد، حدثنا أحمد بن الفضل، حدثنا محمد بن جرير، حدثنا محمد بن سلمة، عن ابن إسحاق، عن عبد الله بن أبي بكر، أنّ خالد بن سعيد لما قدم من اليمن بعد وفاة رسول الله صلى الله عليه وسلم تربّص ببيعته [لأبي بكر (٤)] شهرين، ولقي علي بن أبي طالب، وعثمان بن عفان، وقال: يا بَني عبد مناف، لقد طبتم نفساً من أمركم يليه غيركم. فأما أبو بكر فلم يحفل بها، وأما عمر فاضطغنها (٥) عليه. فلما بعث أبو بكر خالد بن سعيد أميراً على ربع من أرباع الشام، وكان أول من استعمل عليها، فجعل عمر يقول:

---

(١) في ش: عمر.
(٢) في ش: بشر.
(٣) في ش: عبيد الله.
(٤) من ش.
(٥) في ق: فاضطغاه.

شیعوں کی چالبازی ملاحظہ کریں۔۔ اس روایت کا راوی بھی اسل
العدوی ہے جسکا موقع پہ موجود ہونا ثابت نہیں۔۔ اوپر سے روای
میں گھر جلانے کا تذکرہ بھی نہیں ہے بس بیعت کرنے پہ زو
دیا گیا۔ مگر روایت پھر بھی منقطع ہو گئی ہے۔

اسد علی
ازالۃ الخفاء
عن خلافۃ الخلفاء

شیعوں کی ایام فاطمہؓ کے نام پہ دھوکہ دہی۔

شیعہ حضرات کتاب ازالۃ الخلفاء جلد ۴ سے جھوٹی
دلیل دیتے ہیں کہ عمرؓ نے فاطمہؓ کا گھر جلایا۔ جبکہ
صرف دھمکی دینا ہی لکھا ہے جبکہ اسکی روایت میں
بھی مصنف ابن ابی شیبہ کی طرح راوی اسلم العدوی
ہے۔ آپ پہلے اسلم العدوی کا دھمکی دیتے وقت
موجود ہونا تو ثابت کرو۔؟

"اسلم تابعی غلام عمرؓ سن گیارہ ہجری ماہ ذوالحجۃ میں
حضرت عمرؓ کے ساتھ مدینہ آیا۔ "تاریخ الکبیر از امام
بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۴"

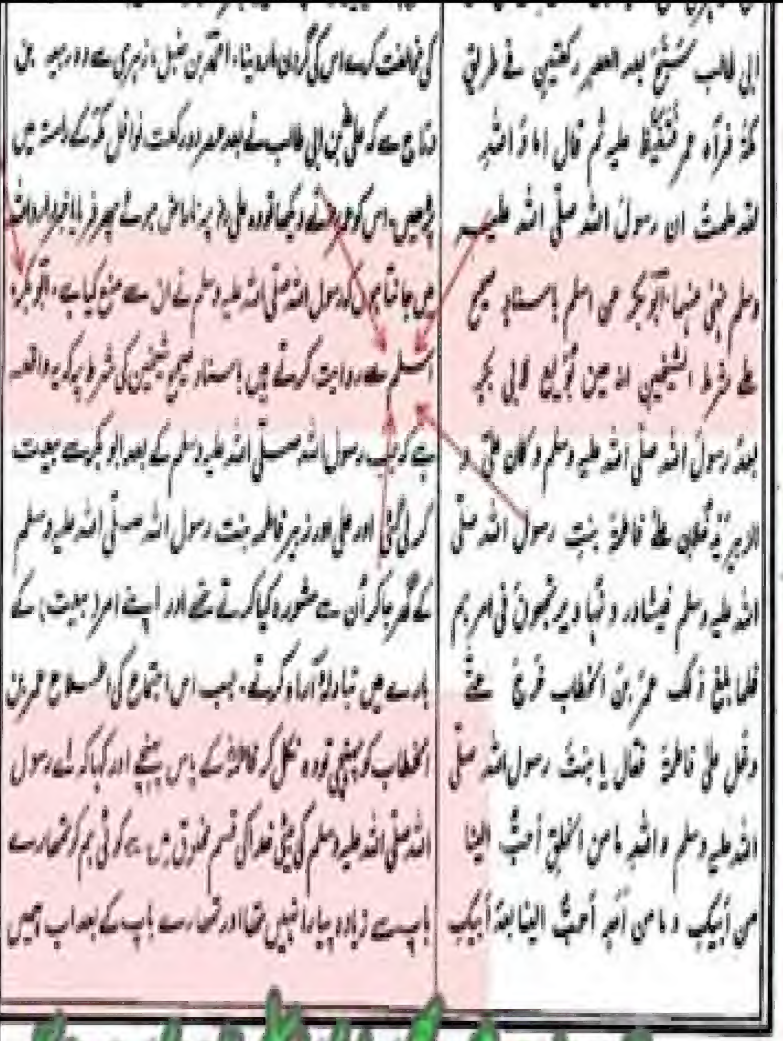

اس روایت میں بھی راوی اسلم العدوی ہے جسکا
واقعہ کے وقت موجود ہونا ثابت نہیں۔ پڑھئے
"تاریخ الکبیر از امام بخاری جلد ۲ صفحہ ۲۴"

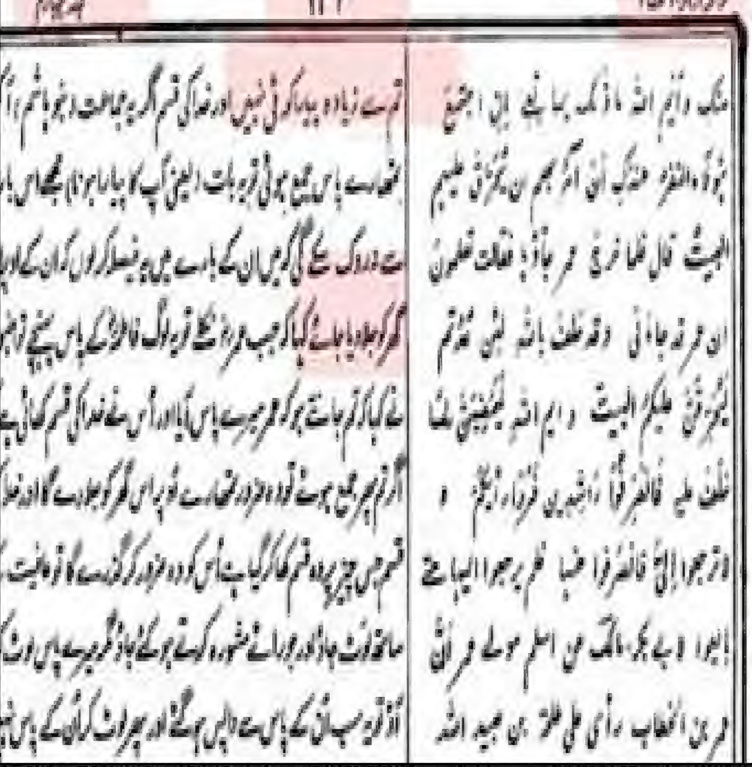

الامامت والسّیاست

مؤلف

ابو محمد عبداللہ بن مسلم بن قتیبہ دینوری سنی

مترجم

مولانا ملک محمد شریف شاہ رسولوی

الناشر

حق برادرز 8۔ مسلم سنٹر، چیٹرجی روڈ، اُردو بازار لاہور

Presented by Ziaraat.Com

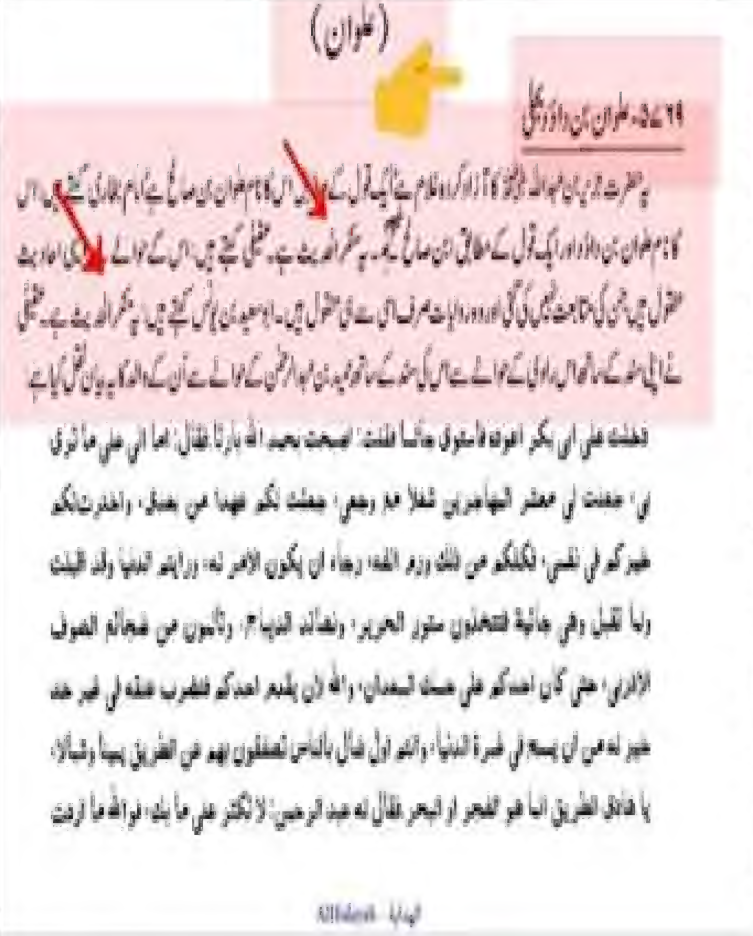

(علوان)

۵۷۲۹ - علوان بن داؤد بجلی

یہ حضرت جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کا آزاد کردہ غلام ہے۔ ایک قول کے مطابق اس کا نام علوان بن صالح ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں: اس کا نام علوان بن داؤد اور ایک قول کے مطابق ابن صالح ہے۔ یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی کہتے ہیں: اس کے حوالے سے ایسی احادیث منقول ہیں جن کی متابعت نہیں کی گئی اور وہ روایات صرف اسی سے ہی منقول ہیں۔ ابوسعید بن یونس کہتے ہیں: یہ منکر الحدیث ہے۔ عقیلی نے اپنی سند کے ساتھ اس راوی کے حوالے سے اس کی سند کے ساتھ حمید بن عبدالرحمٰن کے حوالے سے ان کے والد کا یہ بیان نقل کیا ہے

دخلت على ابي بكر اعوده فاستوى جالسا فقلت: اصبحت بحمد الله بارئا فقال: اما اني على ما ترى وجع، وجعلتم لي معشر المهاجرين شغلا مع وجعي، جعلت لكم عهدا مني من بعدي، واخترت لكم خيركم في نفسي، فكلكم ورم من ذلك انفه، رجاء ان يكون الامر له، ورايتم الدنيا وقد اقبلت ولما تقبل وهي جائية فتتخذون ستور الحرير، ونضائد الديباج، وتألمون من ضجائع الصوف الاذري، حتى كان احدكم على حسك السعدان، والله لان يقدم احدكم فتضرب عنقه في غير حد خير له من ان يسبح في غمرة الدنيا، وانتم اول ضال بالناس تصفقون بهم عن الطريق يمينا وشمالا، يا هادي الطريق انما هو الفجر او البحر فقال له عبد الرحمن: لا تكثر على ما بك، فوالله ما اردت

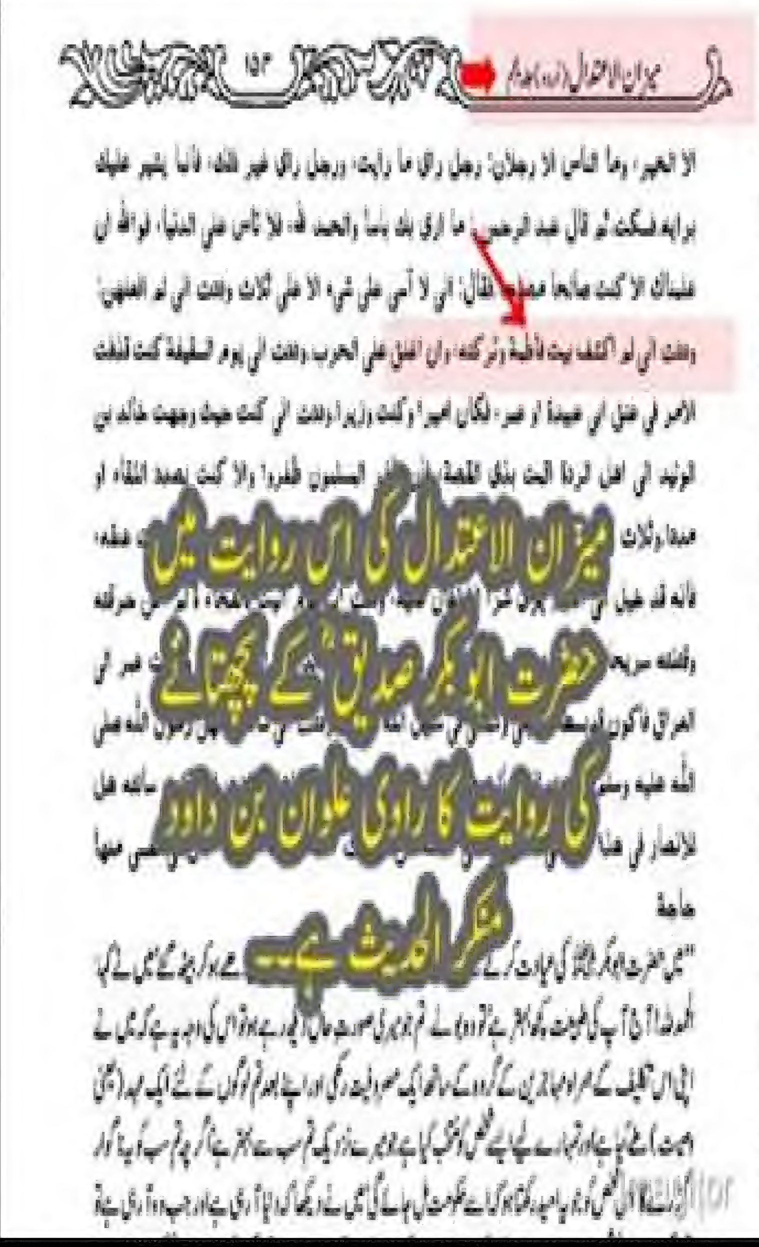

الا الخير، وما الناس الا رجلان: رجل راى ما رايت، ورجل راى غير ذلك، فانما يشير عليك برايه فسكت ثم قال عبد الرحمن: ما ارى بك باسا والحمد لله، فلا تاس على الدنيا، فوالله ان علمناك الا كنت صالحا مصلحا فقال: اني لا آسى على شيء الا على ثلاث وددت اني لم افعلهن: وددت اني لم اكشف بيت فاطمة وتركته، وان اغلق على الحرب، ووددت اني يوم السقيفة كنت قذفت الامر في عنق ابي عبيدة او عمر، فكان اميرا وكنت وزيرا، ووددت اني كنت حيث وجهت خالد بن الوليد الى اهل الردة اقمت بذي القصة، فان ظفر المسلمون ظفروا والا كنت بصدد اللقاء او مددا وثلاث [illegible] عنقه، فانه قد خيل الي [illegible] وقذفته [illegible] عمر الى العراق [illegible] رسول الله صلى الله عليه وسلم [illegible] سألته هل للانصار في هذا [illegible] حاجة

"میں حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی عیادت کرنے [illegible]

میزان الاعتدال کی اس روایت میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پچھتانے کی روایت کا راوی علوان بن داؤد منکر الحدیث ہے۔

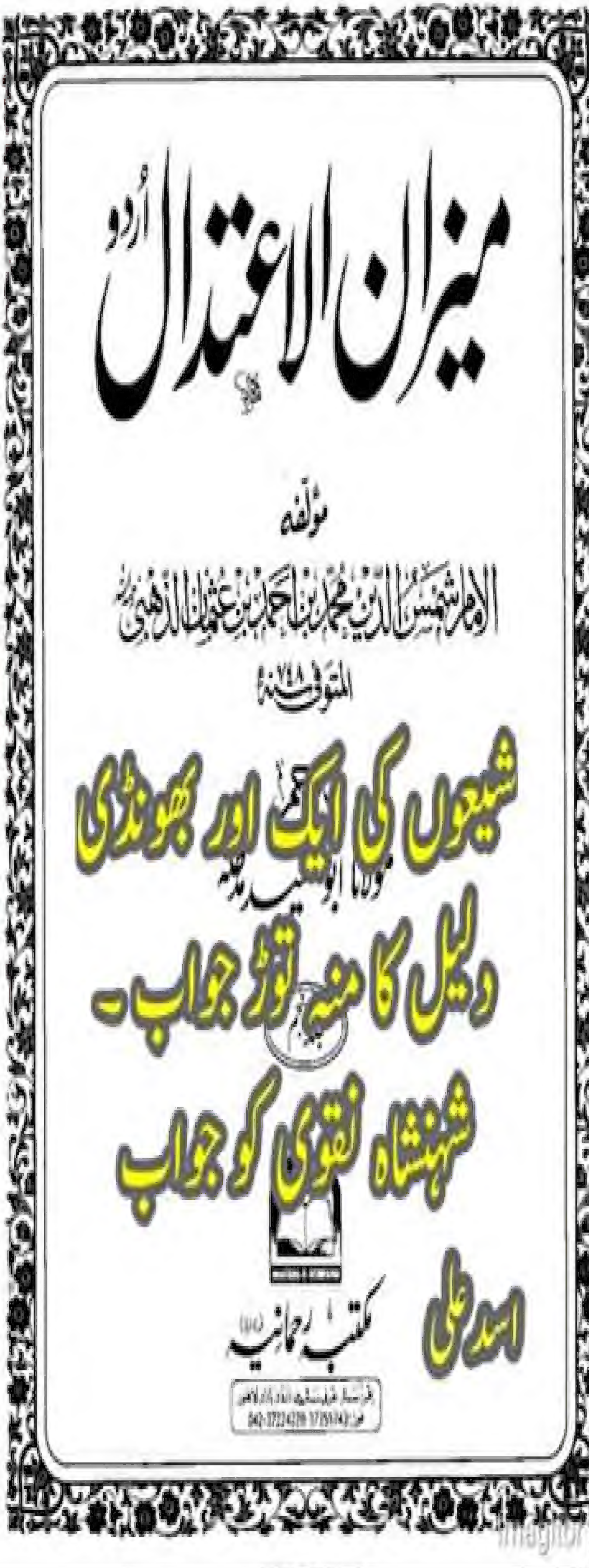

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی رحمہ اللہ

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم مولانا ابوسعید مدظلہ

مکتبہ رحمانیہ

اقراء سنٹر غزنی سٹریٹ اردو بازار لاہور
فون: 042-37224228 37355743

شیعوں کی ایک اور بھونڈی دلیل کا منہ توڑ جواب۔

شہنشاہ نقوی کو جواب

اسد علی

سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا پچھتانا: ضعیف روایت

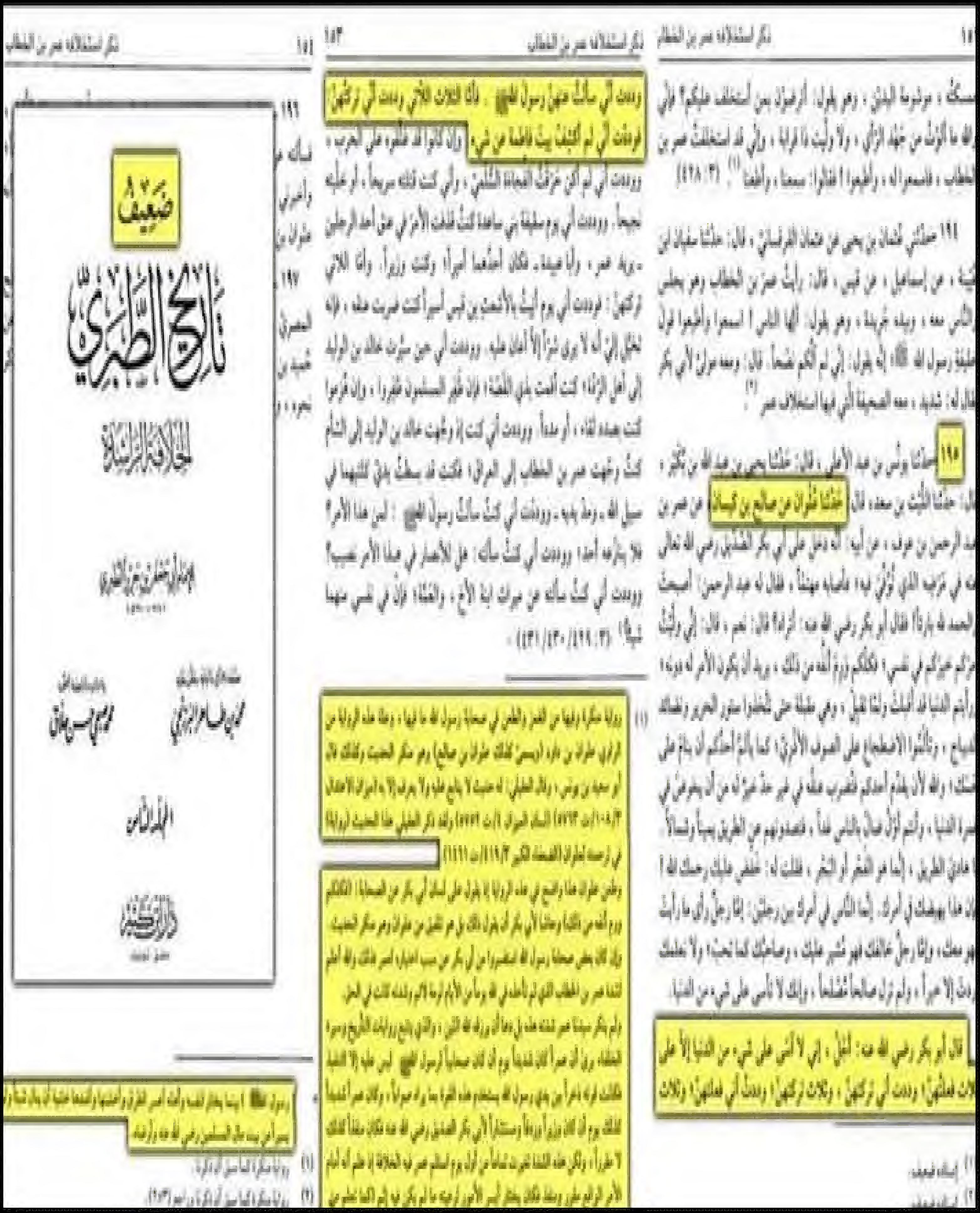

ضعيف

تاريخ الطبري

الخلافة الراشدة

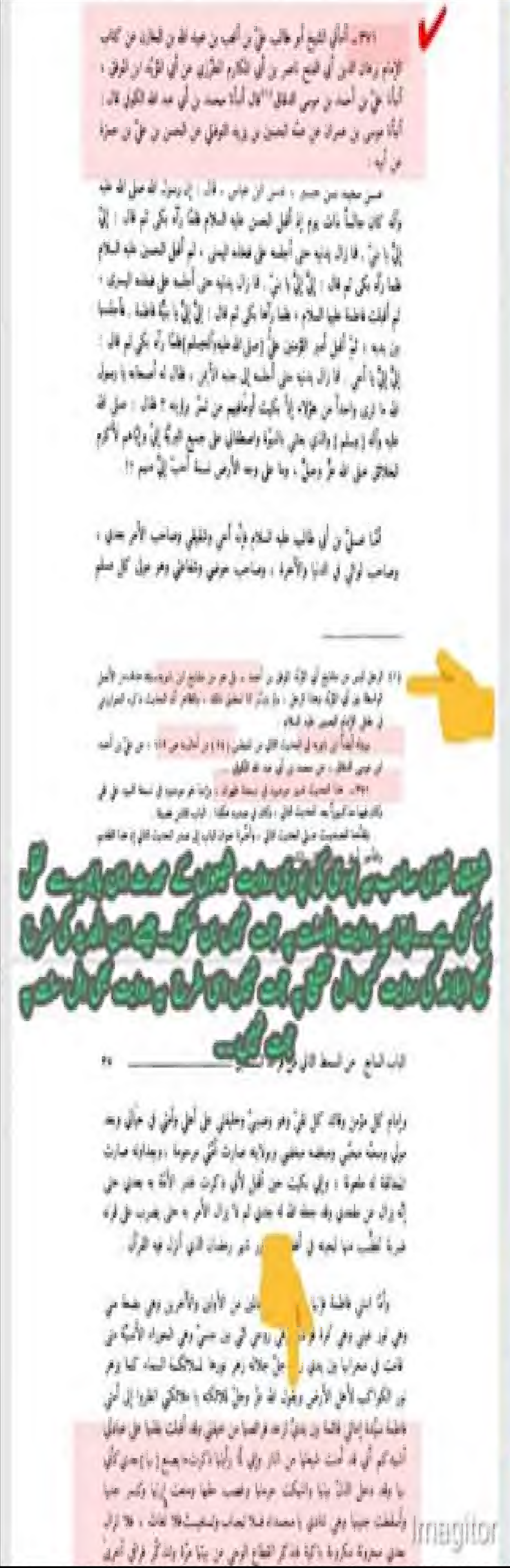

فرائد السمطين

في فضائل المرتضى و البتول و السبطين و الأئمة
من ذريتهم عليهم السلام

تأليف

المحدث الكبير ابراهيم الجويني الخراساني

من أعلام القرن السابع و الثامن الهجري

الجزء الثاني

تحقيق و تعليق

العلامة الشيخ محمد باقر المحمودي

دار الحبيب

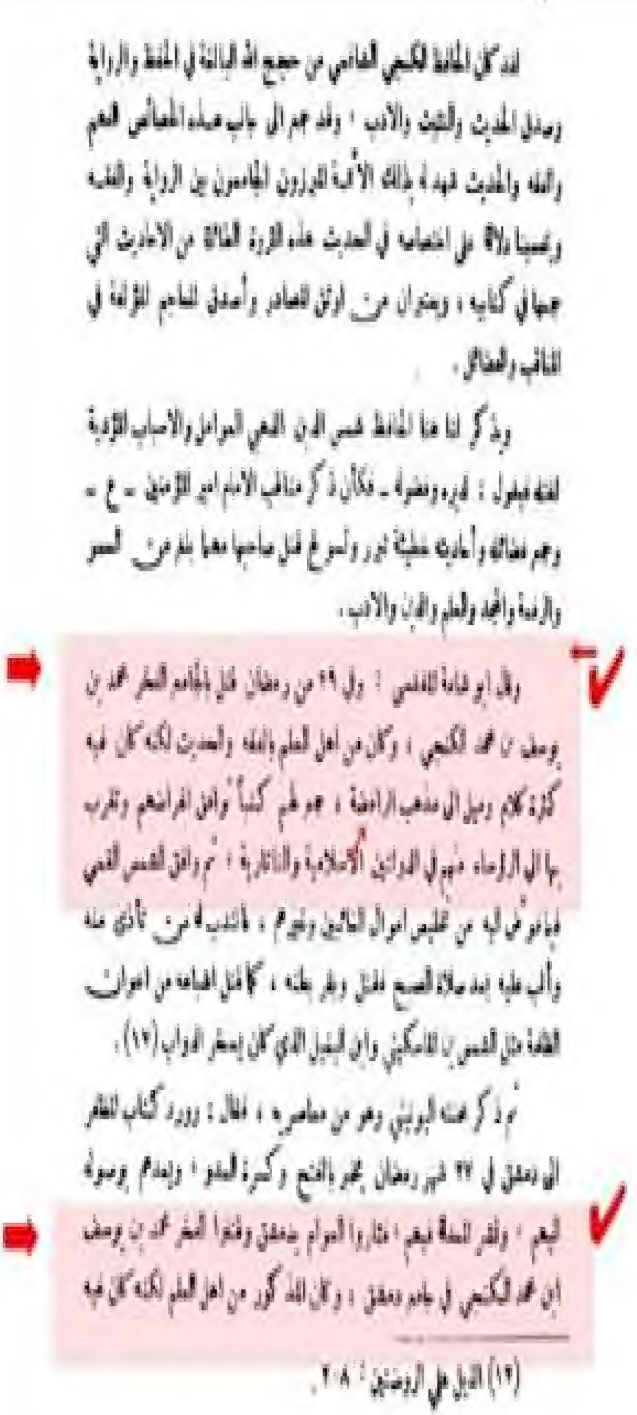

١٤

لقد كان الحافظ الكنجي الشافعي من حجج الله البالغة في الحفظ والرواية ومدقق الحديث والتحقيق والأدب ، وقد جمع الى جانب هذه الخصائص العلم والفقه والحديث فهو في طليعة الأئمة المبرزين الجامعين بين الرواية والفقه وتمسكه بولائه في اختصاصه في الحديث هذه الثروة الطائلة من الأحاديث التي جمعها في كتابه ، ويعتبران من أوثق المصادر وأصدق المنابع المؤلفة في المناقب والفضائل .

وذكر لنا هذا الحافظ شمس الدين الذهبي العوامل والأسباب المؤدية لقتله فيقول : [illegible] ـ فكأن ذكر مناقب الامام أمير المؤمنين ـ ع ـ وذكر فضائله وأحاديثه خطيئة كبرى ولا يسوغ قتل صاحبها مهما بلغ من العمر والرتبة والمجد والعلم والأدب .

وقال أبو شامة المقدسي : وفي ٢٩ من رمضان قتل بالجامع الفخر محمد بن يوسف بن محمد الكنجي ، وكان من أهل العلم بالفقه والحديث لكنه كان فيه كثرة كلام وميل الى مذهب الرافضة ، جمع لهم كتباً توافق أغراضهم وتقرب بها الى الرؤساء منهم في الدولتين الاسلامية والتتارية ؛ ثم وافق الشمس القمي فيما فرض اليه من تخليص أموال الغائبين وغيرهم ، فانتدب له من تأذى منه وألب عليه بعد صلاة الصبح فقتل وبقر بطنه ، كما قتل أمثاله من أعوان الظلمة مثل الشمس بن الماسكيني وابن البغيل الذي كان يحضر الدواب (١٢) .

ثم ذكر عنه اليونيني وهو من معاصريه ، فقال : وورد كتاب المظفر الى دمشق في ٢٧ شهر رمضان يخبر بالفتح وكسرة العدو ، وبعدم [illegible] اليهم ، وظفر السلطة بهم ، فثاروا العوام بدمشق وقتلوا الفخر محمد بن يوسف ابن محمد الكنجي في جامع دمشق ، وكان الله أكبر من أهل العلم لكنه كان فيه

---

(١٢) الذيل على الروضتين : ٢٠٨ .

اس کتب "کفایت الطالب فی مناقب علی بن ابی طالب علیہ السلام " کے مصنف "محمد بن یوسف گنجی الشافعی" کا میل جول رافضی مذہب سے تھا اور وہ شیعت کے پیروکار تھے ۔۔۔ یہ بات کتاب کے مقدمہ میں لکھی گئی ہے شیعہ حضرات اس کتاب سے اہلسنت کے ہاں حضرت فاطمہؑ کی شہادت کا استدلال نہیں کرسکتے ۔

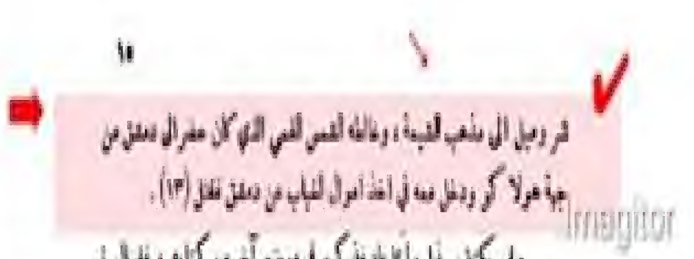

١٥

شره وميل الى مذهب الشيعة ، وخالط الشمس القمي الذي كان حضر الى دمشق من جهة هولاكو ودخل معه في أخذ أموال الغياب من دمشق فقتل (١٣) .

اسد علی

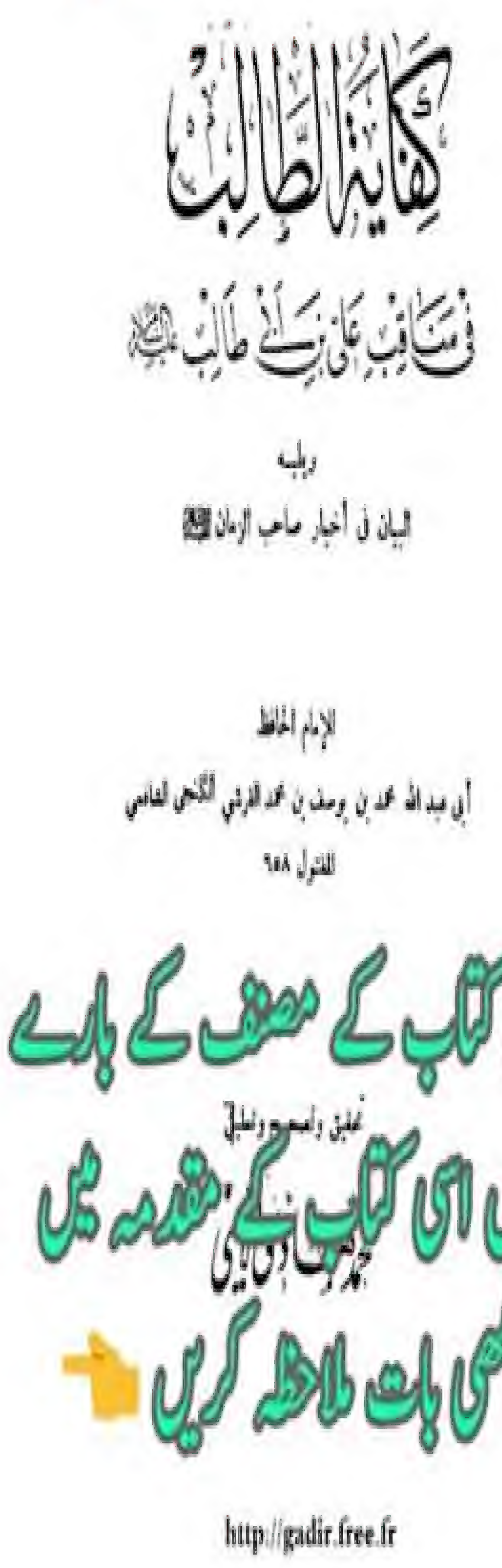

كفاية الطالب

في مناقب علي بن أبي طالب عليه السلام

ويليه

البيان في أخبار صاحب الزمان عليه السلام

للإمام الحافظ

أبي عبد الله محمد بن يوسف بن محمد القرشي الكنجي الشافعي

المقتول ٦٥٨

تحقيق وتصحيح وتعليق

محمد هادي الأميني

http://gadir.free.fr

اس کتاب کے مصنف کے بارے میں اسی کتاب کے مقدمہ میں لکھی بات ملاحظہ کریں

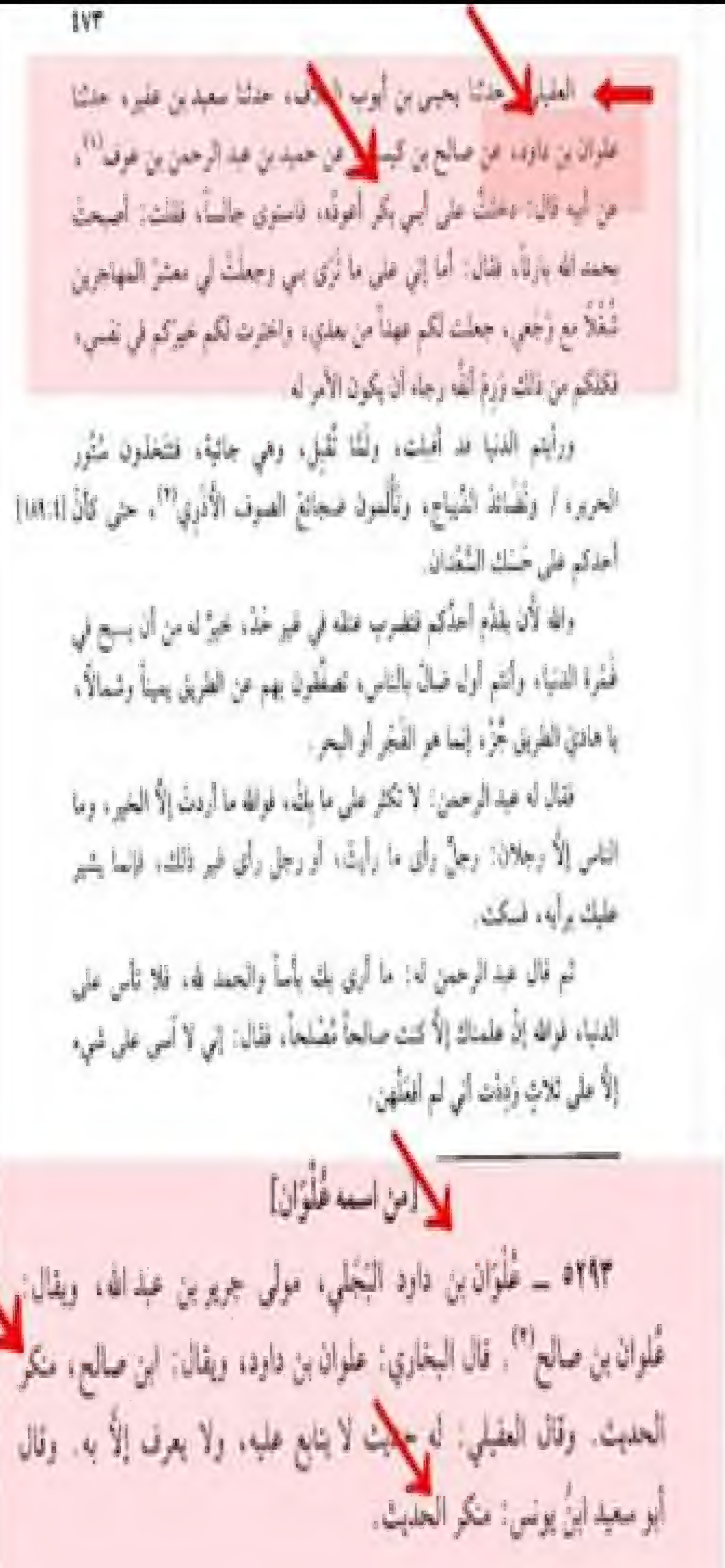

١٧٣

العقيلي: حدثنا يحيى بن أيوب العلاف، حدثنا سعيد بن عفير، حدثنا علوان بن داود، عن صالح بن كيسان، عن حميد بن عبد الرحمن بن عوف(1)، عن أبيه قال: دخلتُ على أبي بكر أعودُه، فاستوى جالساً، فقلتُ: أصبحتَ بحمد الله بارئاً، فقال: أما إني على ما تُرى بي وجعلتُ لي معشرَ المهاجرين شُغْلاً مع وَجَعي، جعلتُ لكم عهداً من بعدي، واخترتُ لكم خيرَكم في نفسي، فكلكم من ذلك ورِمَ أنفُه رجاءَ أن يكون الأمر له

ورأيتم الدنيا قد أقبلت، ولمّا تُقبل، وهي جائية، فتتخذون سُتور الحرير / ونَضائد الديباج، وتألمون ضجائع الصوف الأذري(2)، حتى كأنّ [189:4] أحدكم على حَسَك السَّعْدان.

والله لأن يُقدَّم أحدكم فتضرب عنقه في غير حَدٍّ، خيرٌ له من أن يسبح في غَمْرة الدنيا، وأنتم أول ضالٍّ بالناس، تصفّقون بهم عن الطريق يميناً وشمالاً، يا هاديَ الطريق جُرْتَ إنما هو الفجر أو البحر.

فقال له عبد الرحمن: لا تكثر على ما بك، فوالله ما أردتَ إلا الخير، وما الناس إلا رجلان: رجلٌ رأى ما رأيتَ، أو رجل رأى غير ذلك، فإنما يشير عليك برأيه، فسكت.

ثم قال عبد الرحمن له: ما أرى بك بأساً والحمد لله، فلا تأسَ على الدنيا، فوالله إنْ علمناك إلا كنتَ صالحاً مُصْلحاً، فقال: إني لا آسى على شيء إلا على ثلاث وَدِدتُ أني لم أفعلهن.

[من اسمه عُلْوان]

٥٢٩٣ ـ عُلْوان بن داود البَجَلي، مولى جرير بن عبد الله، ويقال: عُلوان بن صالح(3). قال البخاري: علوان بن داود، ويقال: ابن صالح، منكر الحديث. وقال العقيلي: له حديث لا يتابع عليه، ولا يعرف إلا به. وقال أبو سعيد ابنُ يونس: منكر الحديث.

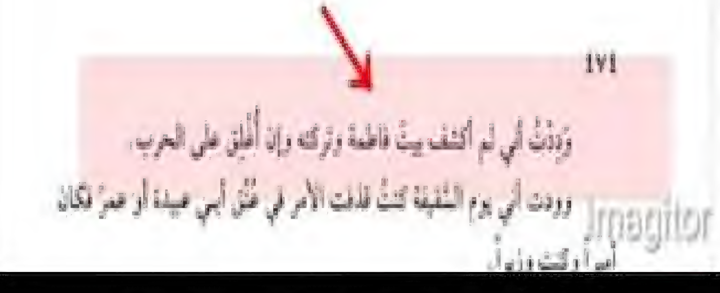

١٧٤

وَدِدْتُ أني لم أكشف بيتَ فاطمة وتركته وإن أُغلق على الحرب.

ووددت أني يوم السقيفة كنتُ قذفتُ الأمر في عُنُق أبي عبيدة أو عمرَ فكان أميراً وكنتُ وزيراً.

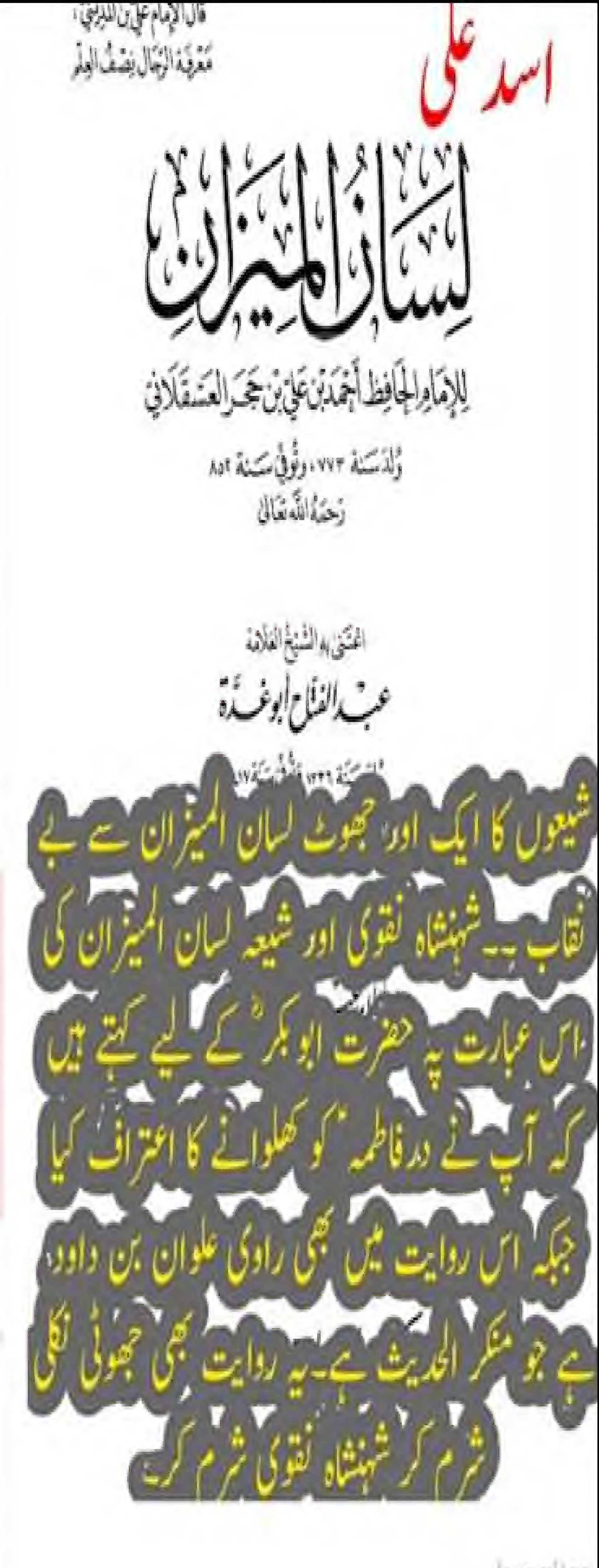

اسد علی

قال الإمام علي بن المديني:
معرفة الرجال نصف العلم

لسان الميزان

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

وُلد سنة ٧٧٣، وتوفي سنة ٨٥٢
رحمه الله تعالى

اعتنى به الشيخ العلامة
عبد الفتاح أبو غدة

وُلد سنة ١٣٣٦ وتوفي سنة ١٤١٧

شیعوں کا ایک اور جھوٹ لسان المیزان سے بے نقاب ہے۔ شہنشاہ نقوی اور شیعہ لسان المیزان کی اس عبارت پہ حضرت ابو بکرؓ کے لیے کہتے ہیں کہ آپ نے درِ فاطمہؑ کو کھلوانے کا اعتراف کیا جبکہ اس روایت میں بھی راوی علوان بن داود ہے جو منکر الحدیث ہے۔ یہ روایت بھی جھوٹی نکلی شرم کر شہنشاہ نقوی شرم کر

حضرت عمر کا سیدہ فاطمہ کا گھر جلانے کی دھمکی دینا: ضعیف روایت

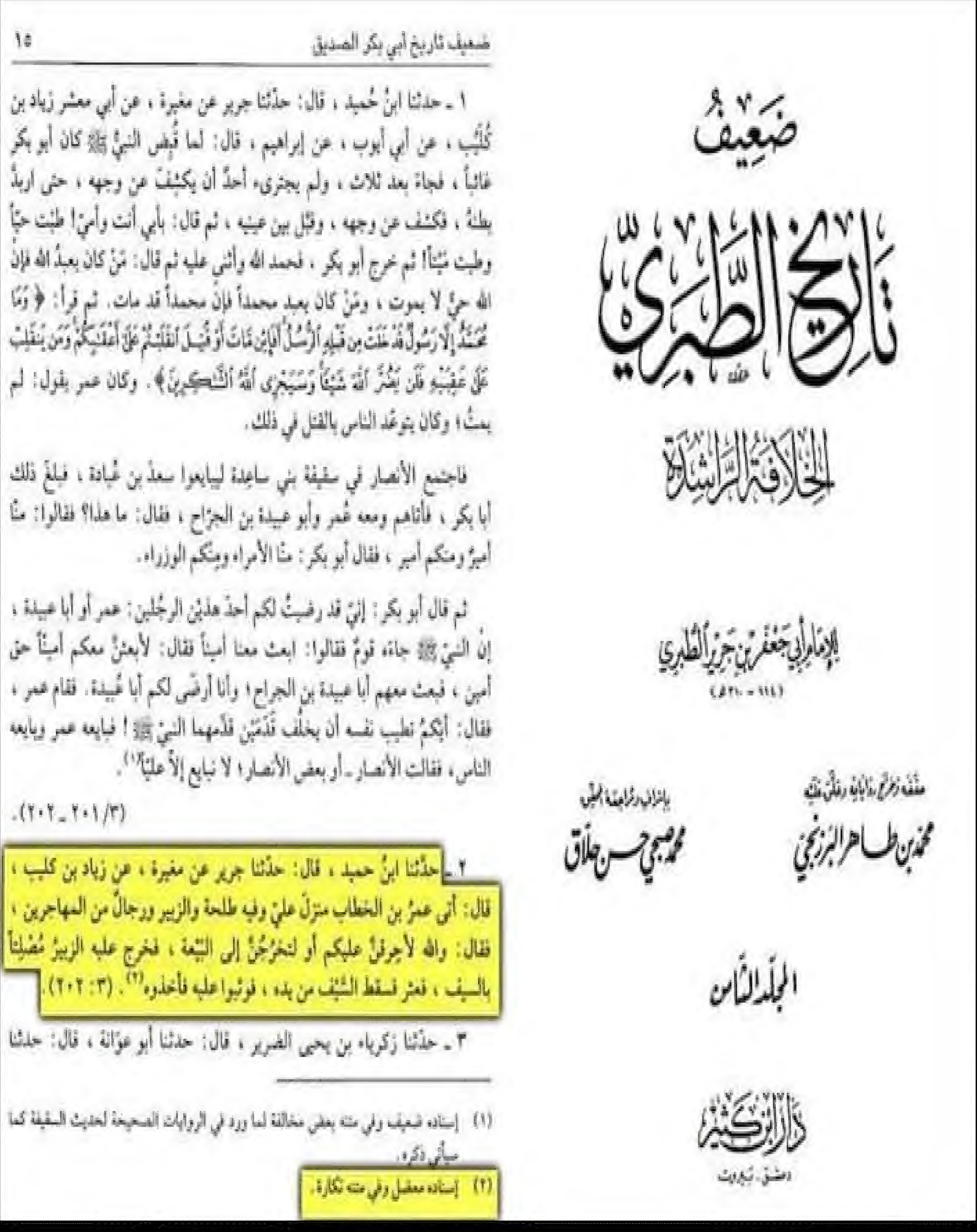

ضعيف
تاريخ الطبري
الخلافة الراشدة

للإمام أبي جعفر بن جرير الطبري
(٢٢٤ - ٣١٠ هـ)

حققه وخرج رواياته وعلق عليه
محمد بن طاهر البرزنجي

بإشراف ومراجعة المحقق
محمد صبحي حسن حلاق

المجلد الثامن

دار ابن كثير
دمشق - بيروت

---

١ - حدثنا ابنُ حُميد ، قال: حدثنا جرير عن مغيرة ، عن أبي معشر زياد بن كُلَيْب ، عن أبي أيوب ، عن إبراهيم ، قال: لما قُبِض النبيُّ ﷺ كان أبو بكر غائباً ، فجاء بعد ثلاث ، ولم يجترىء أحدٌ أن يكشِفَ عن وجهه ، حتى اربدَّ بطنُه ، فكشف عن وجهه ، وقبّل بين عينيه ، ثم قال: بأبي أنت وأمي! طِبْت حيّاً وطِبْت ميّتاً! ثم خرج أبو بكر ، فحمد الله وأثنى عليه ثم قال: مَنْ كان يعبدُ الله فإنّ الله حيٌّ لا يموت ، ومَنْ كان يعبد محمداً فإنّ محمداً قد مات. ثم قرأ: ﴿ وَمَا مُحَمَّدٌ إِلَّا رَسُولٌ قَدْ خَلَتْ مِن قَبْلِهِ ٱلرُّسُلُ أَفَإِيْن مَّاتَ أَوْ قُتِلَ ٱنقَلَبْتُمْ عَلَىٰ أَعْقَٰبِكُمْ وَمَن يَنقَلِبْ عَلَىٰ عَقِبَيْهِ فَلَن يَضُرَّ ٱللَّهَ شَيْـًٔا وَسَيَجْزِى ٱللَّهُ ٱلشَّٰكِرِينَ ﴾. وكان عمر يقول: لم يمتْ؛ وكان يتوعّد الناس بالقتل في ذلك.

فاجتمع الأنصار في سقيفة بني ساعِدة ليبايعوا سعدَ بن عُبادة ، فبلغ ذلك أبا بكر ، فأتاهم ومعه عُمر وأبو عبيدة بن الجرّاح ، فقال: ما هذا؟ فقالوا: منّا أميرٌ ومنكم أمير ، فقال أبو بكر: منّا الأمراء ومنكم الوزراء.

ثم قال أبو بكر: إنّي قد رضيتُ لكم أحدَ هذين الرجُلين: عمر أو أبا عبيدة ، إنّ النبيّ ﷺ جاءه قومٌ فقالوا: ابعث معنا أميناً فقال: لأبعثنّ معكم أميناً حقّ أمين ، فبعث معهم أبا عبيدة بن الجراح؛ وأنا أرضى لكم أبا عُبيدة. فقام عمر ، فقال: أيّكمْ تطيب نفسه أن يخلُف قدَمَيْن قدّمهما النبيّ ﷺ! فبايعه عمر وبايعه الناس، فقالت الأنصار - أو بعض الأنصار؛ لا نبايع إلاّ عليّاً[1].

(٣/ ٢٠١ - ٢٠٢).

٢ - حدثنا ابنُ حميد ، قال: حدثنا جرير عن مغيرة ، عن زياد بن كليب ، قال: أتى عمرُ بن الخطاب منزلَ عليّ وفيه طلحة والزبير ورجالٌ من المهاجرين ، فقال: والله لأحرقنّ عليكم أو لتخرُجُنّ إلى البَيْعة ، فخرج عليه الزبيرُ مُصْلِتاً بالسيف ، فعثر فسقط السّيْف من يده ، فوثبوا عليه فأخذوه[2]. (٣: ٢٠٢).

٣ - حدثنا زكرياء بن يحيى الضرير ، قال: حدثنا أبو عوانة ، قال: حدثنا

---

[1] إسناده ضعيف وفي متنه بعض مخالفة لما ورد في الروايات الصحيحة لحديث السقيفة كما سيأتي ذكره.

[2] إسناده معضل وفي متنه نكارة.

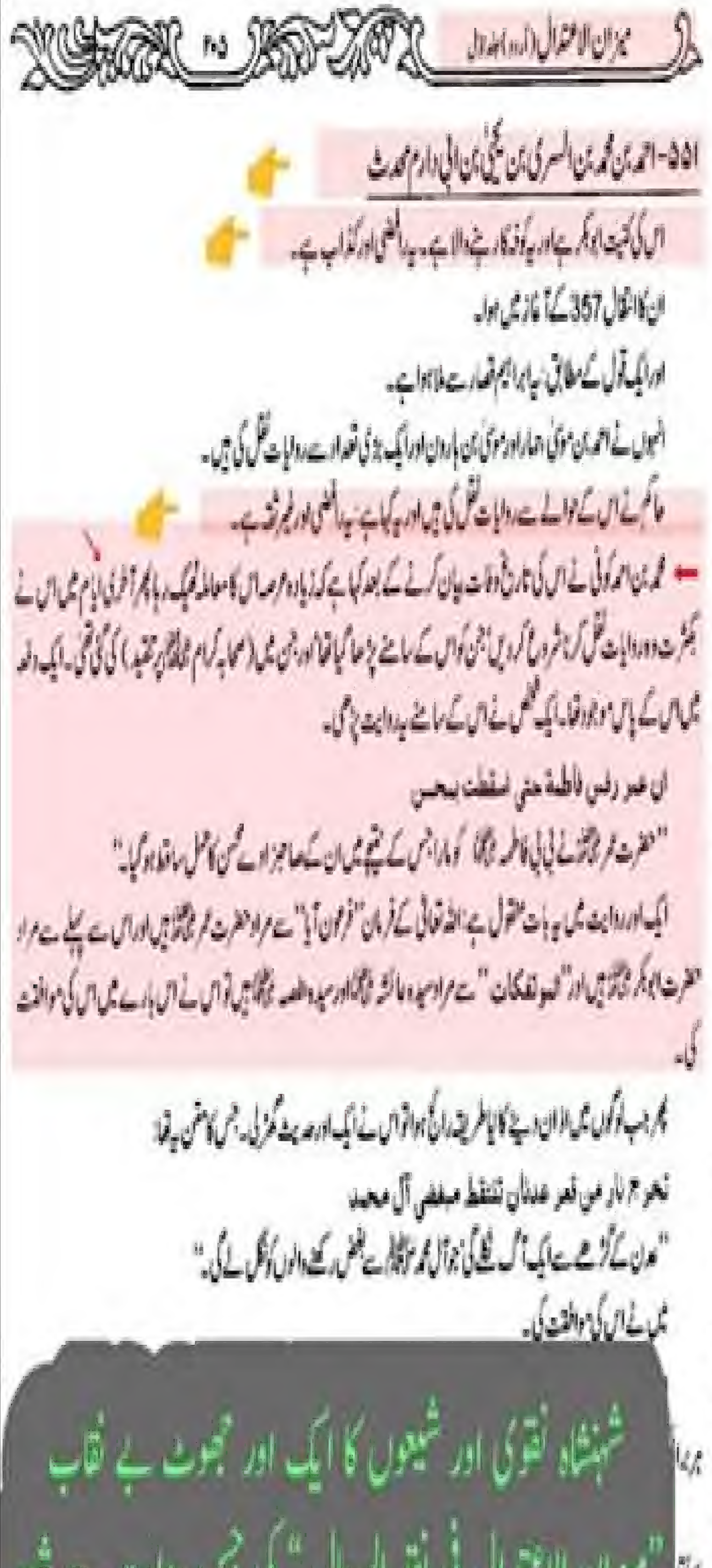

میزان الاعتدال (اردو) جلد اول ۲۰۵

۵۵۱-احمد بن محمد بن السری بن یحییٰ بن ابی دارم محدث

اس کی کنیت ابوبکر ہے اور یہ کوفہ کا رہنے والا ہے۔ یہ رافضی اور کذاب ہے۔

ان کا انتقال 357 کے آغاز میں ہوا۔

اور ایک قول کے مطابق: یہ ابراہیم قصار سے ملا ہوا ہے۔

انہوں نے احمد بن موسیٰ حمار اور موسیٰ بن ہارون اور ایک بڑی تعداد سے روایات نقل کی ہیں۔

حاکم نے اس کے حوالے سے روایات نقل کی ہیں اور یہ کہا ہے: یہ رافضی اور غیر ثقہ ہے۔

محمد بن احمد کوفی نے اس کی تاریخ وفات بیان کرنے کے بعد کہا ہے کہ زیادہ عرصہ اس کا معاملہ ٹھیک رہا، پھر آخری ایام میں اس نے بکثرت وہ روایات نقل کرنا شروع کر دیں جن کو اس کے سامنے پڑھا گیا تھا اور جن میں (صحابہ کرام ؓ پر تنقید) کی گئی تھی۔ ایک دفعہ میں اس کے پاس موجود تھا، ایک شخص نے اس کے سامنے یہ روایت پڑھی۔

ان عمر رفس فاطمة حتى اسقطت بمحسن

"حضرت عمر ؓ نے بی بی فاطمہ ؓ کو مارا جس کے نتیجے میں ان کے صاحبزادے محسن کا حمل ساقط ہو گیا۔"

ایک اور روایت میں یہ بات منقول ہے: اللہ تعالیٰ کے فرمان "فرعون آیا" سے مراد حضرت عمر ؓ ہیں اور اس سے پہلے سے مراد حضرت ابوبکر ؓ ہیں اور "[illegible]" سے مراد سیدہ عائشہ ؓ اور سیدہ حفصہ ؓ ہیں تو اس نے اس بارے میں اس کی موافقت کی۔

پھر جب لوگوں میں اذان دینے کا یہ طریقہ رائج ہوا تو اس نے ایک اور حدیث گھڑ لی۔ جس کا متن یہ تھا:

خرج نار من قعر عدان تلتقط مبغضي آل محمد

"عدن کے گڑھے سے ایک آگ نکلے گی جو آل محمد ﷺ سے بغض رکھنے والوں کو نگل لے گی۔"

میں نے اس کی موافقت کی۔

شہنشاہ نقوی اور شیعوں کا ایک اور جھوٹ بے نقاب
"میزان الاعتدال فی نقد الرجال" کی جس روایت سے شیعہ
حضرت عمر فاروق علیہ السلام پہ الزام لگاتے ہیں وہ روایت تو
خود شیعوں کے باطل عقیدہ کے رد میں ہے 😁

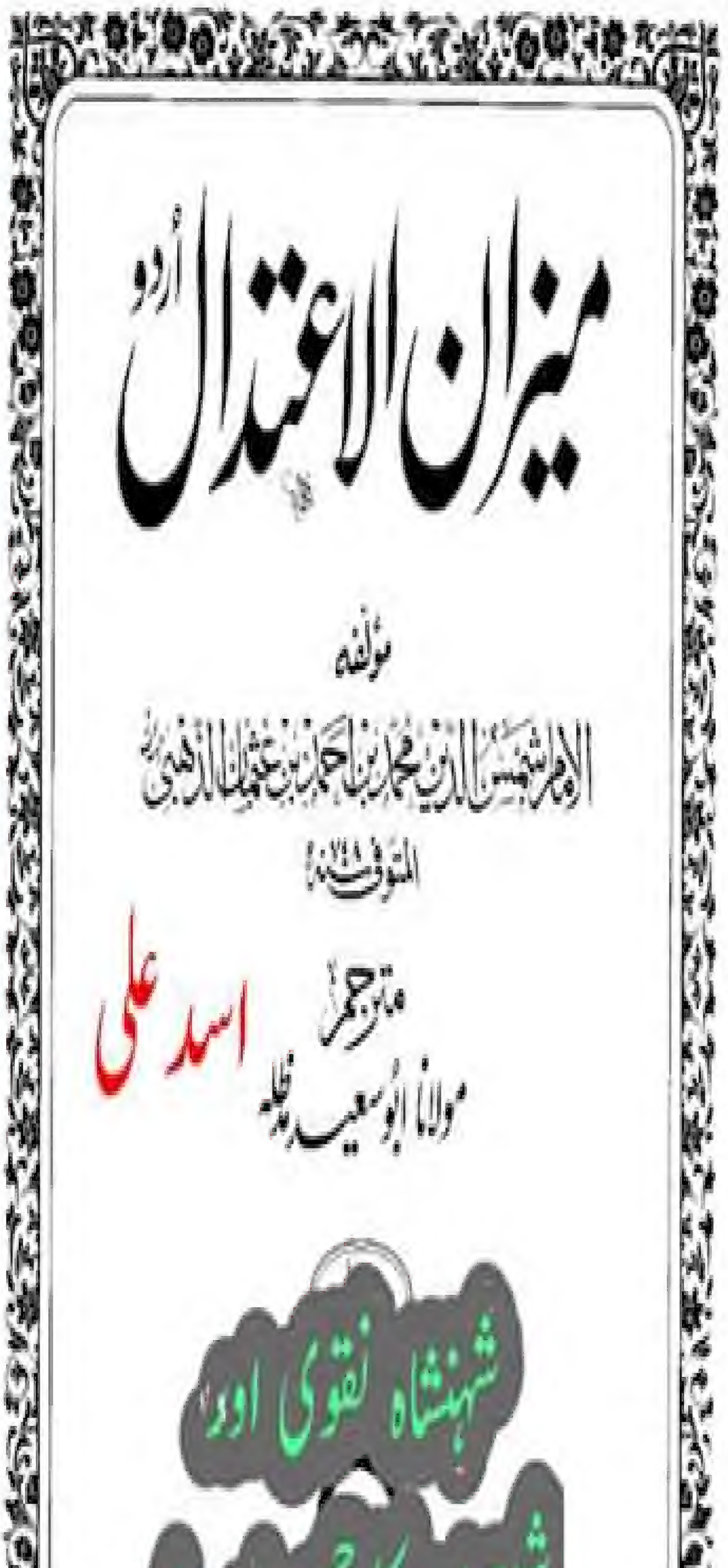

میزان الاعتدال اردو

مؤلفہ

الامام شمس الدین محمد بن احمد بن عثمان الذہبی ؒ

المتوفی ۷۴۸ھ

مترجم
مولانا ابوسعید مدظلہ

اسد علی

شہنشاہ نقوی اور شیعوں کا جھوٹ بے نقاب

AlHidayah - الہدایہ

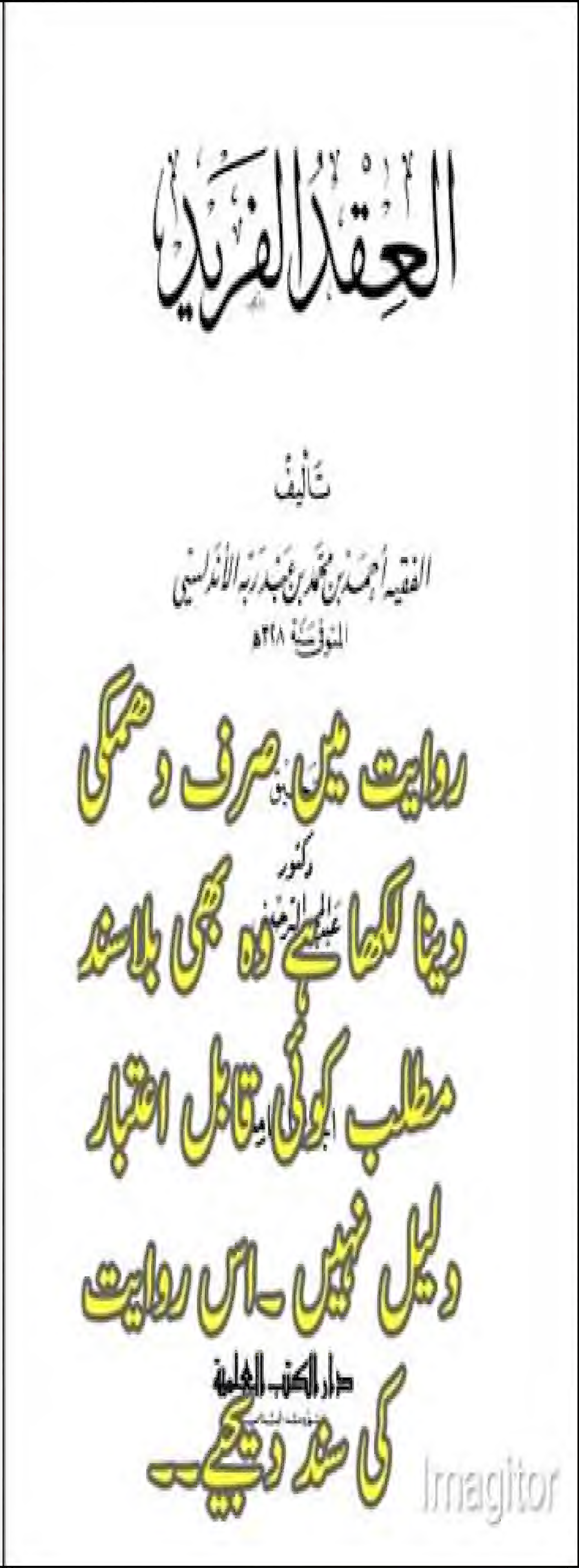

العِقْدُ الفَرِيد

تأليف

الفقيه أحمد بن محمد بن عبد ربه الأندلسي

المتوفى ٣٢٨هـ

روایت میں صرف دھمکی دینا لکھا ہے وہ بھی بلا سند مطلب کوئی قابل اعتبار دلیل نہیں ۔ اس روایت کی سند دیجیے۔۔

دار الكتب العلمية

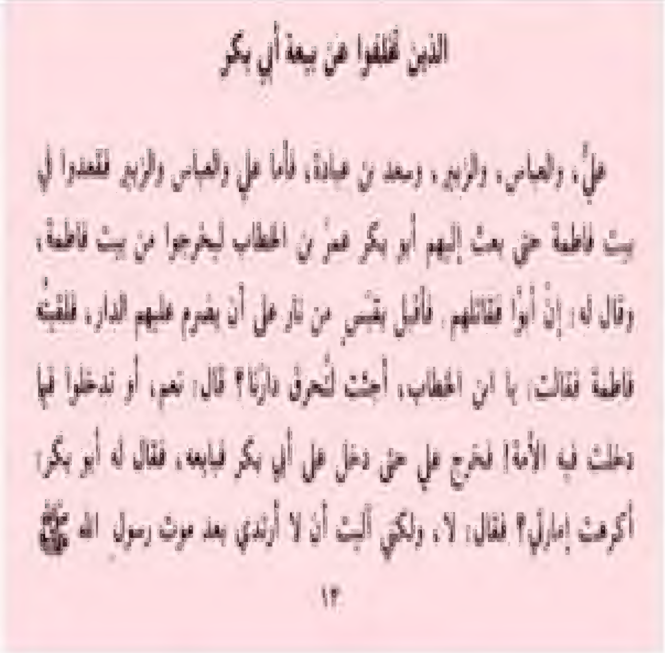

الذين تخلفوا عن بيعة أبي بكر

عليٌّ، والعباس، والزبير، وسعد بن عبادة، فأما علي والعباس والزبير فقعدوا في بيت فاطمة حتى بعث إليهم أبو بكر عمرَ بن الخطاب ليخرجوا من بيت فاطمة، وقال له: إنْ أبَوْا فقاتلهم. فأقبل بقَبَسٍ من نار على أن يضرم عليهم الدار، فلقيتْه فاطمة فقالت: يا ابن الخطاب، أجئتَ لتُحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخلت فيه الأمة! فخرج علي حتى دخل على أبي بكر فبايعه، فقال له أبو بكر: أكرهتَ إمارتي؟ فقال: لا، ولكني آليتُ أن لا أرتدي بعد موت رسول الله ﷺ

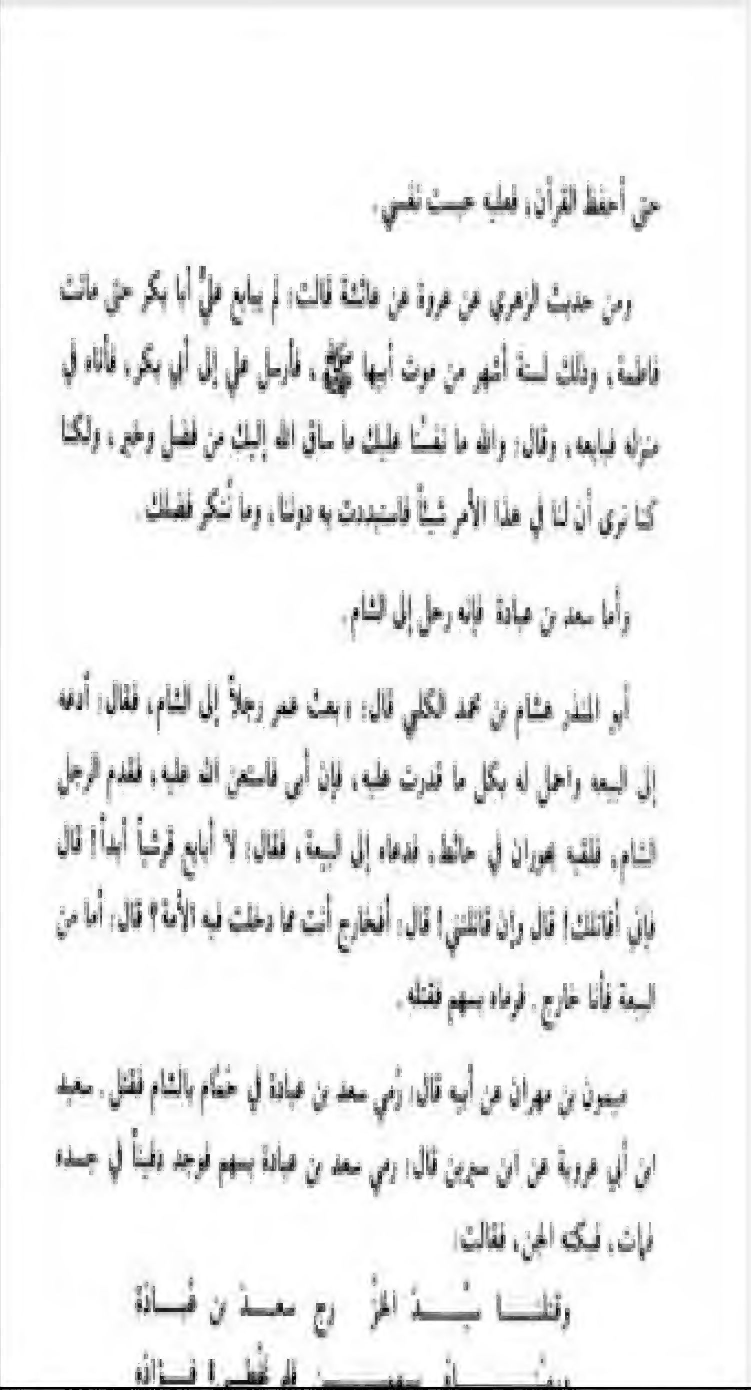

حتى أحفظ القرآن، فعليه حبستُ نفسي.

ومن حديث الزهري عن عروة عن عائشة قالت: لم يبايع عليٌّ أبا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك لستة أشهر من موت أبيها ﷺ، فأرسل علي إلى أبي بكر، فأتاه في منزله فبايعه، وقال: والله ما نفسْنا عليك ما ساق الله إليك من فضل وخير، ولكنا كنا نرى أن لنا في هذا الأمر شيئاً فاستبددت به دوننا، وما نُنكر فضلك.

وأما سعد بن عبادة فإنه رحل إلى الشام.

أبو المنذر هشام بن محمد الكلبي قال: بعث عمر رجلاً إلى الشام، فقال: أدعه إلى البيعة واحمل له بكل ما قدرت عليه، فإن أبى فاستعن الله عليه، فقدم الرجل الشام، فلقيه بحوران في حائط، فدعاه إلى البيعة، فقال: لا أبايع قرشياً أبداً! قال: فإني أقاتلك! قال: وإن قاتلتني! قال: أفخارج أنت مما دخلت فيه الأمة؟ قال: أما من البيعة فأنا خارج. فرماه بسهم فقتله.

ميمون بن مهران عن أبيه قال: رُمي سعد بن عبادة في حمّام بالشام فقتل. سعيد ابن أبي عروبة عن ابن سيرين قال: رمي سعد بن عبادة بسهم فوجد دفيناً في جسده فمات، فبكته الجن، فقالت:

وقتلنا سيِّدَ الخز رج سعدَ بن عُبادة
ورميناه بسهمين فلم نُخطِ فؤاده

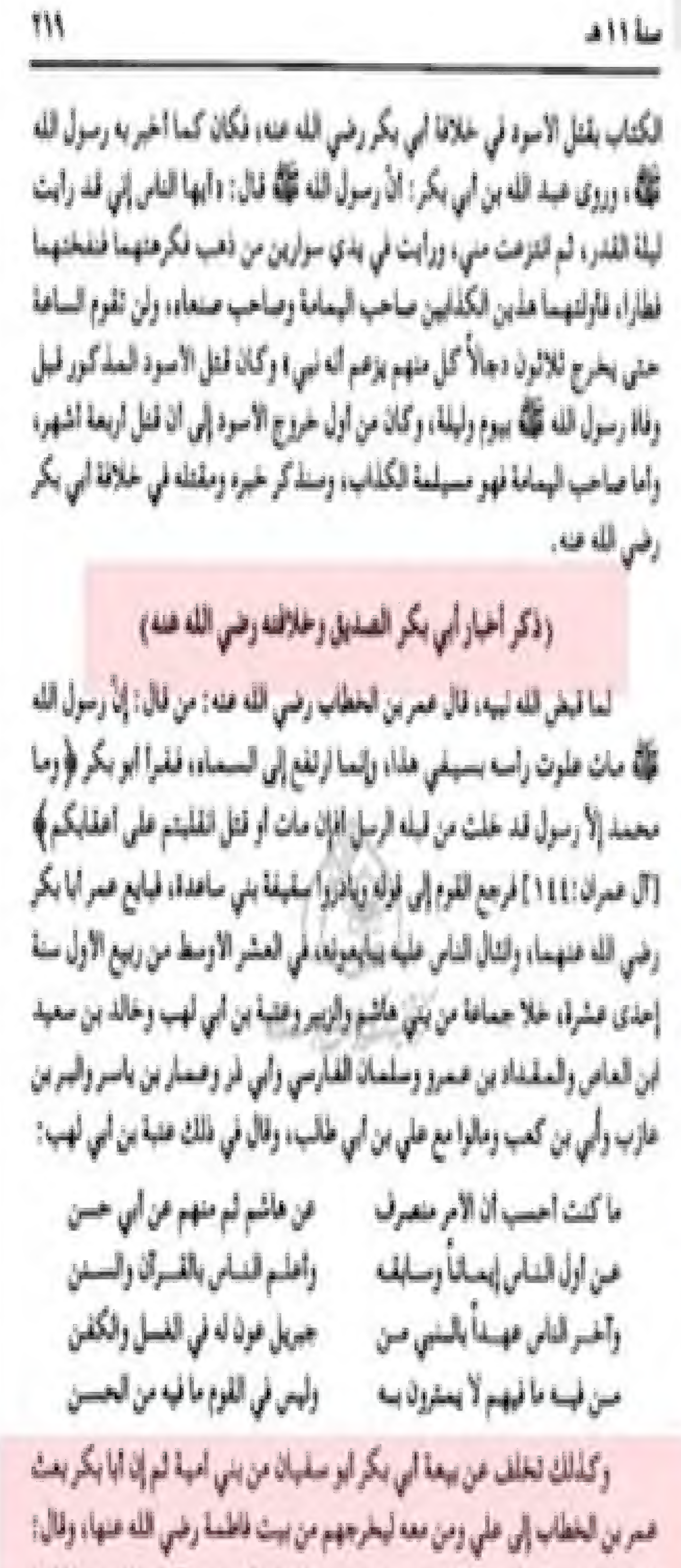

الكذاب بقتل الأسود في خلافة أبي بكر رضي الله عنه، فكان كما أخبر به رسول الله ﷺ، وروى عبد الله بن أبي بكر: أن رسول الله ﷺ قال: «أيها الناس إني قد رأيت ليلة القدر، ثم انتزعت مني، ورأيت في يدي سوارين من ذهب فكرهتهما فنفختهما فطارا، فأولتهما هذين الكذابين صاحب اليمامة وصاحب صنعاء، ولن تقوم الساعة حتى يخرج ثلاثون دجالاً كل منهم يزعم أنه نبي» وكان قتل الأسود المذكور قبل وفاة رسول الله ﷺ بيوم وليلة، وكان من أول خروج الأسود إلى أن قتل أربعة أشهر، وأما صاحب اليمامة فهو مسيلمة الكذاب، وسنذكر خبره ومقتله في خلافة أبي بكر رضي الله عنه.

(ذكر أخبار أبي بكر الصديق وخلافته رضي الله عنه)

لما قبض الله نبيه، قال عمر بن الخطاب رضي الله عنه: من قال: إن رسول الله ﷺ مات علوت رأسه بسيفي هذا، وإنما ارتفع إلى السماء، فقرأ أبو بكر ﴿وما محمد إلا رسول قد خلت من قبله الرسل أفإن مات أو قتل انقلبتم على أعقابكم﴾ [آل عمران: ١٤٤] فرجع القوم إلى قوله وبادروا سقيفة بني ساعدة، فبايع عمر أبا بكر رضي الله عنهما، وانثال الناس عليه يبايعونه، في العشر الأوسط من ربيع الأول سنة إحدى عشرة، خلا جماعة من بني هاشم والزبير وعتبة بن أبي لهب وخالد بن سعيد بن العاص والمقداد بن عمرو وسلمان الفارسي وأبي ذر وعمار بن ياسر والبراء بن عازب وأبي بن كعب ومالوا مع علي بن أبي طالب، وقال في ذلك عتبة بن أبي لهب:

ما كنت أحسب أن الأمر منصرف   عن هاشم ثم منهم عن أبي حسن
عن أول الناس إيماناً وسابقة   وأعلم الناس بالقرآن والسنن
وآخر الناس عهداً بالنبي ومن   جبريل عون له في الغسل والكفن
من فيه ما فيهم لا يمترون به   وليس في القوم ما فيه من الحسن

وكذلك تخلف عن بيعة أبي بكر أبو سفيان من بني أمية ثم إن أبا بكر بعث عمر بن الخطاب إلى علي ومن معه ليخرجهم من بيت فاطمة رضي الله عنها، وقال: إن أبوا عليك فقاتلهم. فأقبل عمر بشيء من نار على أن يضرم الدار، فلقيته فاطمة رضي الله عنها وقالت: إلى أين يا ابن الخطاب؟ أجئت لتحرق دارنا؟ قال: نعم، أو تدخلوا فيما دخل فيه الأمة فخرج علي حتى أتى أبا بكر فبايعه، كذا نقله القاضي جمال الدين بن واصل، وأسنده إلى ابن عبد ربه المغربي. (وروى) الزهري عن عائشة قالت: لم يبايع علي أبا بكر حتى ماتت فاطمة، وذلك بعد ستة أشهر لموت

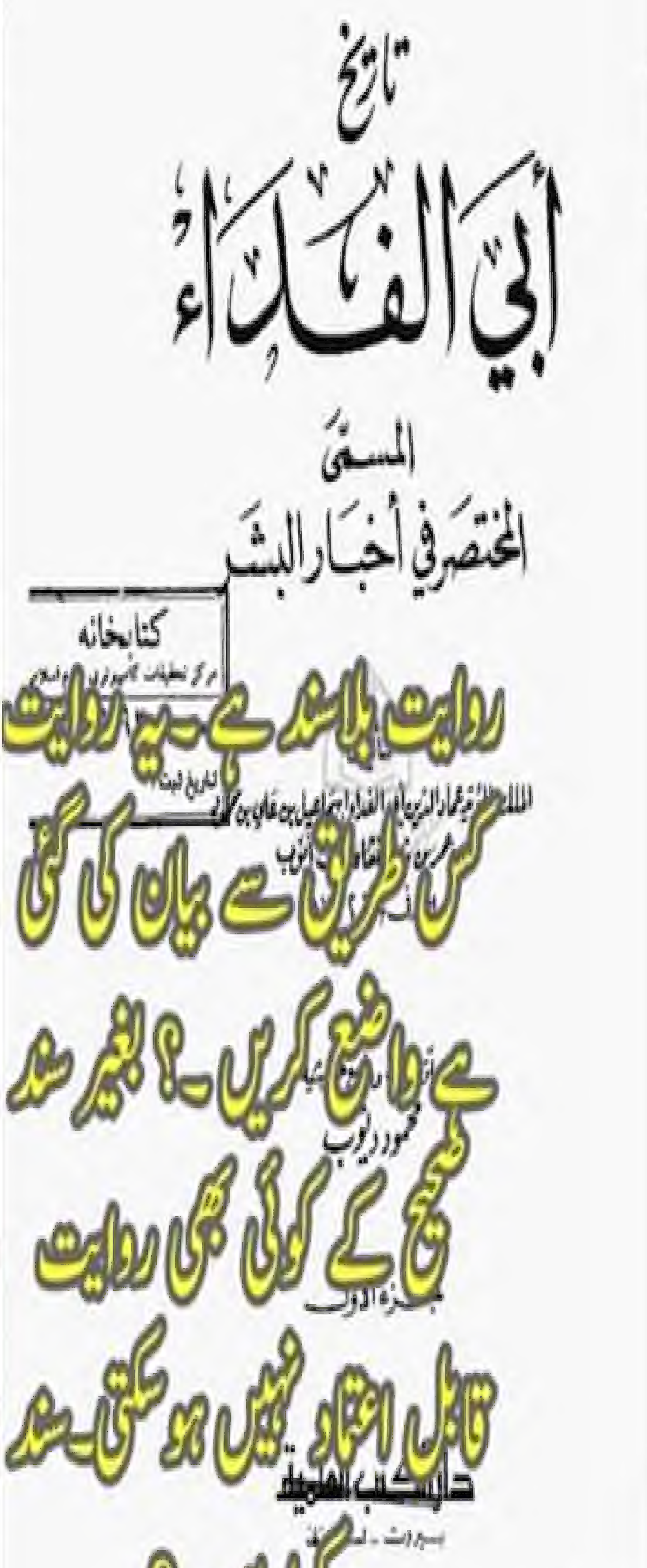

تاريخ
أبي الفداء
المسمّى
المختصر في أخبار البشر

كتابخانه
مركز تحقيقات كامپيوترى علوم اسلامى
تاريخ ثبت

محمود ديوب

الجزء الأول

دار الكتب العلمية
بيروت - لبنان

روایت بلا سند ہے۔ یہ روایت کس طریق سے بیان کی گئی ہے واضح کریں۔؟ بغیر سند صحیح کے کوئی بھی روایت قابل اعتماد نہیں ہو سکتی۔ سند دکھادیں۔؟

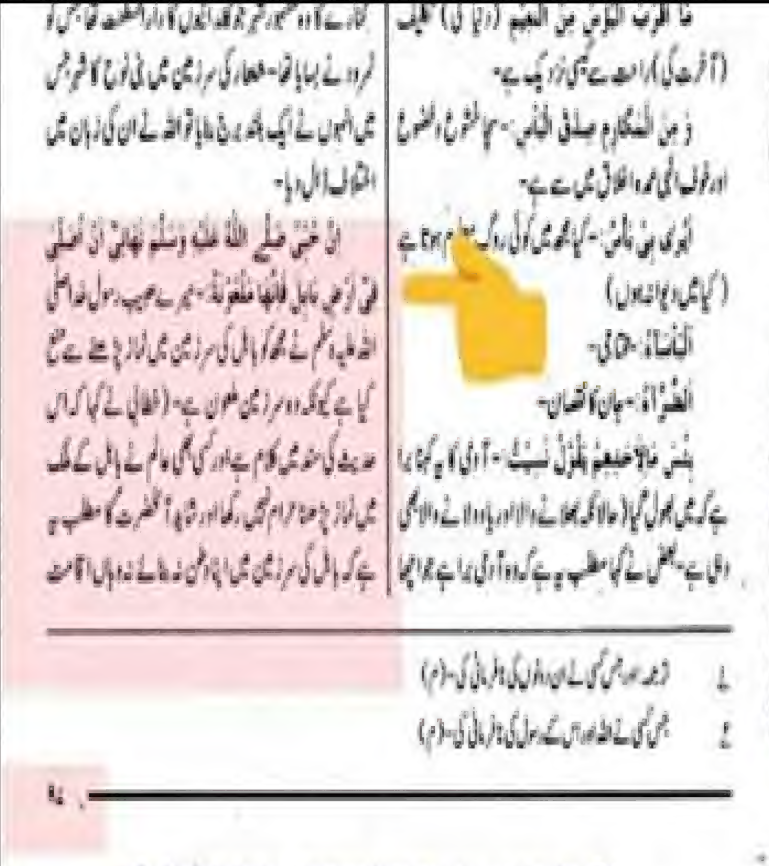

محکم دلائل وبراہین سے مزین، متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

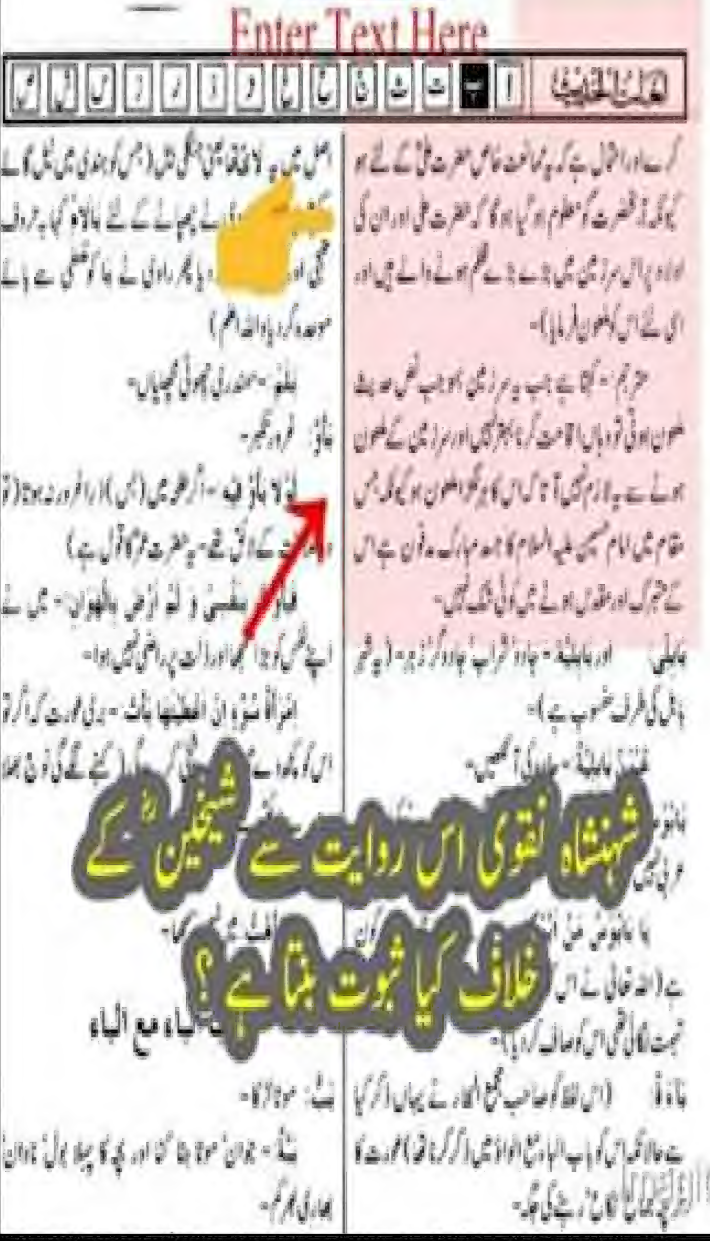

Enter Text Here

شہنشاہ نقوی اس روایت سے شیخین ؓ کے خلاف کیا ثبوت بنتا ہے؟

اسد علی

شہنشاہ نقوی زرا آنکھیں کھول کر پڑھو نبی مکرم ؐ عراق کی زمین پر مولا علیؑ اور آپکی اولاد پہ ہونے والے ظلم کی پیشگوئی کر رہے ہیں یہ بات مولا علی کو مولا نبیؐ نے پہلے ہی بتادی تھی کہ عراق کے شیعہ قتل حسینؑ کریں گے۔

شہنشاہ نقوی تم نے الزام ابوبکر و عمر علیہم السلام پہ لگادیا اپنے آباؤاجداد کے گناہوں کا۔ جھوٹوں پہ اللہ کی لعنت ہو

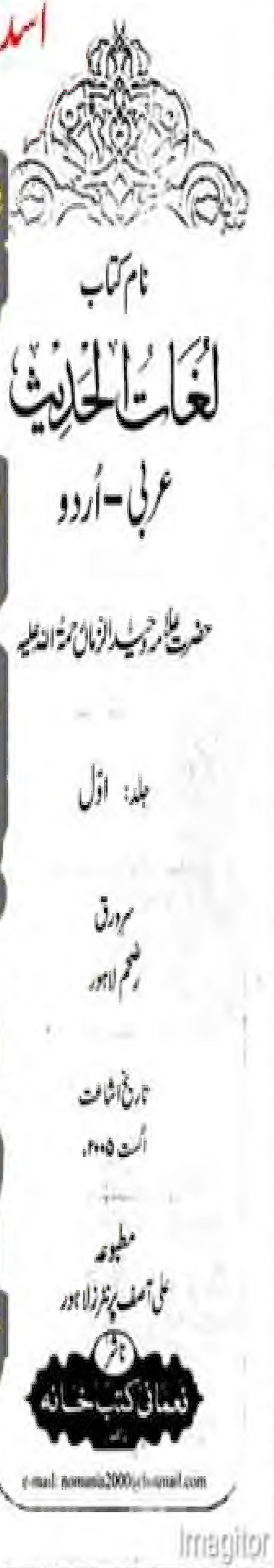

نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اردو

حضرت علامہ وحید الزمان رحمۃ اللہ علیہ

جلد: اول

سرورق
رحیم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور

ناشر
نعمانی کتب خانہ

e-mail: nomania2000@hotmail.com

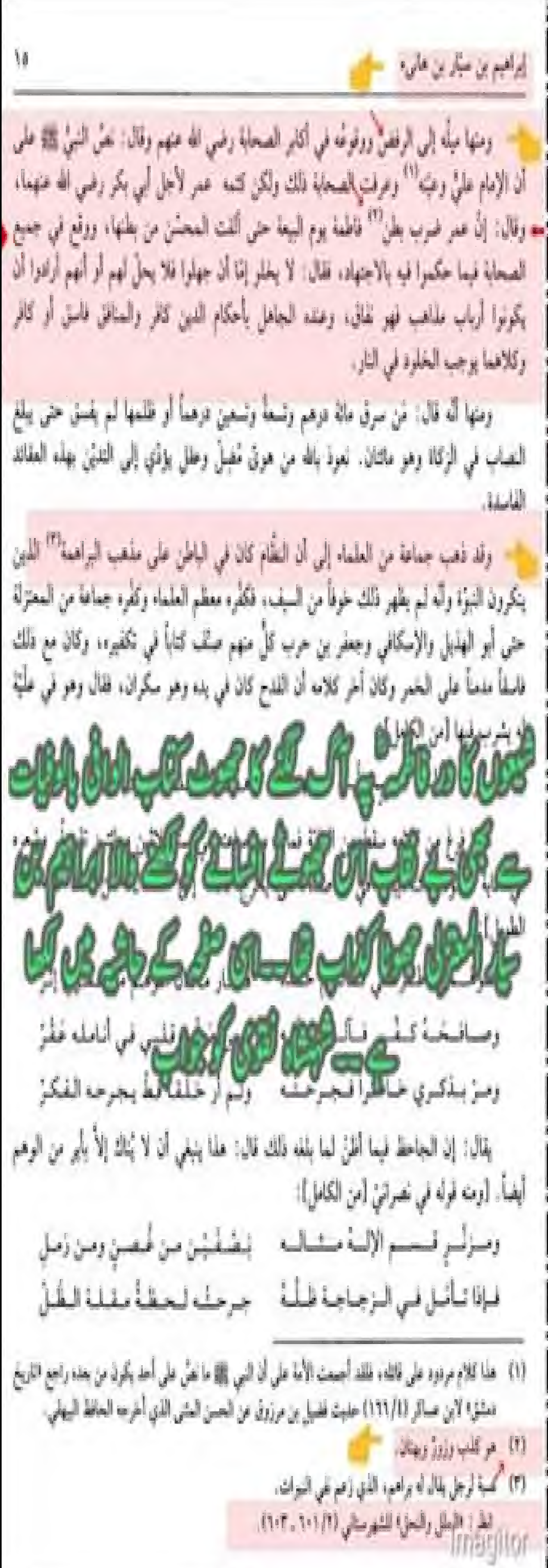

إبراهيم بن سيار بن هانيء ١٥

ومنها ميلُه إلى الرفضِ ووقوعُه في أكابر الصحابة رضي الله عنهم وقال: نصَّ النبيُّ ﷺ على أن الإمام عليٌّ وعيّنه[1] وعرفت الصحابة ذلك ولكن كتمه عمر لأجل أبي بكر رضي الله عنهما، وقال: إنَّ عمر ضرب بطن[2] فاطمة يوم البيعة حتى ألقت المحسّن من بطنها، ووقع في جميع الصحابة فيما حكموا فيه بالاجتهاد، فقال: لا يخلو إمّا أن جهلوا فلا يحلّ لهم أو أنهم أرادوا أن يكونوا أرباب مذاهب فهو نفاق، ومعتقد الجاهل بأحكام الدين كافر والمنافق فاسق أو كافر وكلاهما يوجب الخلود في النار.

ومنها أنه قال: مَن سرق مائة درهم وتسعةً وتسعين درهماً أو ظلمها لم يفسق حتى يبلغ النصاب في الزكاة وهو مائتان. نعوذ بالله من هوىً مُضِلٍّ وعقلٍ يؤدي إلى التديّن بهذه العقائد الفاسدة.

وقد ذهب جماعة من العلماء إلى أن النظّام كان في الباطن على مذهب البراهمة[3] الذين ينكرون النبوة وأنه لم يظهر ذلك خوفاً من السيف، فكفّره معظم العلماء وكفّره جماعة من المعتزلة حتى أبو الهذيل والإسكافي وجعفر بن حرب كلٌّ منهم صنّف كتاباً في تكفيره، وكان مع ذلك فاسقاً مدمناً على الخمر وكان آخر كلامه أن القدح كان في يده وهو سكران، فقال وهو في علّة له يشر [illegible] [من الكامل]:

شیعوں کا در فاطمہؓ پہ آگ لگنے کا جھوٹ کتاب الوافی بالوفیات سے بھی بے نقاب اس جھوٹے افسانے کو گھڑنے والا ابراہیم بن سیار المعتزلی جھوٹا کذاب ہے۔ اسی صفحہ کے حاشیہ میں لکھا ہے۔ شہنشاہ نقوی کو جواب

[illegible]

وصاحبةٍ كفٌّ [illegible] … قلبي في أناملهِ عَقْرُ

ومن بتذكري خاطراً فجرحتُه … ولم أرَ خلقاً قطُّ يجرحه الفكرُ

يقال: إن الجاحظ فيما أظنّ لما بلغه ذلك قال: هذا ينبغي أن لا يُناك إلا بأيرٍ من الوهم أيضاً. [ومنه قوله في نصرانيّ] [من الكامل]:

ومزنَّرٍ قسم الإلهُ مثالَه … يَنْشَقْنَ من غُصُنٍ ومن رَمْلِ

فإذا تأمّل في الزجاجة ظلَّه … جرحتْه لحظةُ مقلةِ الظلِّ

---

(١) هذا كلام مردود على قائله، فلقد أجمعت الأمة على أن النبي ﷺ ما نصّ على أحد يكون من بعده راجع تاريخ دمشق لابن عساكر (١٦٦/١) حديث فضيل بن مرزوق عن الحسن المثنى الذي أخرجه الحافظ البيهقي.

(٢) هو كذب وزورٌ وبهتان.

(٣) نسبة لرجل يقال له براهم، الذي زعم نفي النبوات.
انظر: «الملل والنحل» للشهرستاني (٢/٦٠١ ـ ٦٠٣).

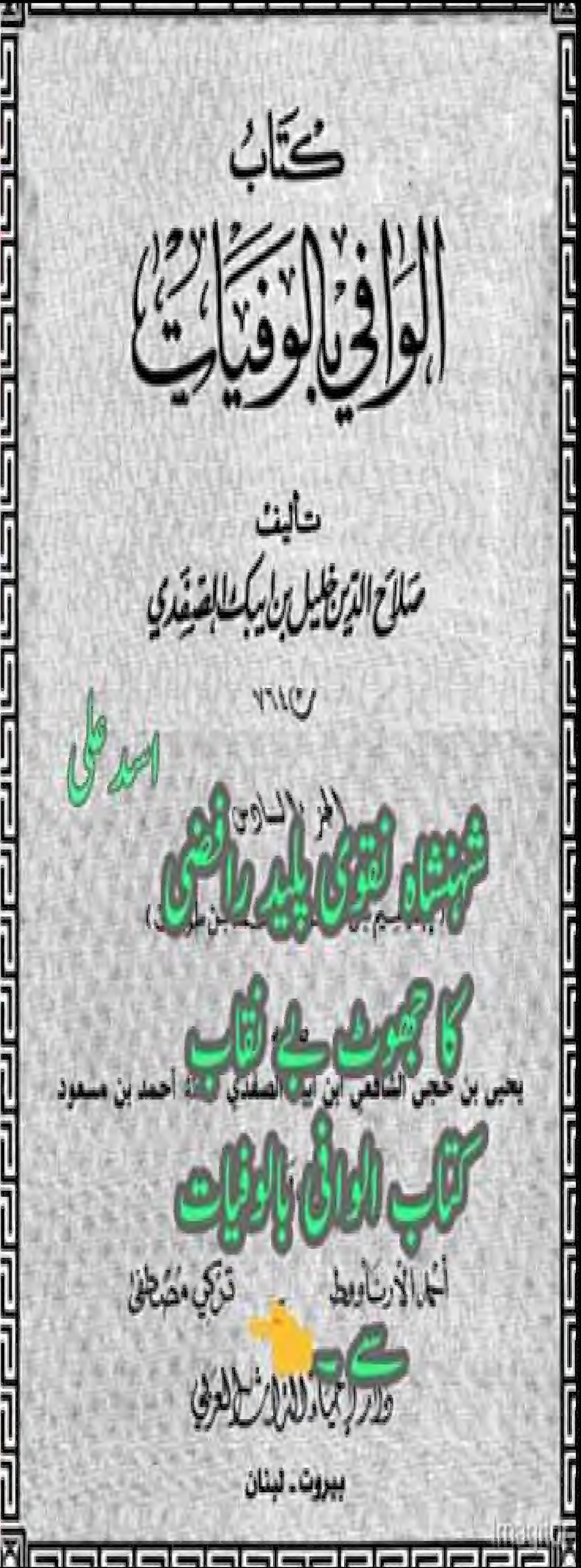

كتاب

الوافي بالوفيات

تأليف

صلاح الدين خليل بن أيبك الصفدي

ت ٧٦٤ هـ

اسد علی

الجزء السادس

شہنشاہ نقوی پلید رافضی

(إبراهيم [illegible] بن علي)

کا جھوٹ بے نقاب

يحيى بن حبش الشافعي ابن أيبك الصفدي [illegible] أحمد بن مسعود

کتاب الوافی بالوفیات

أحمد الأرناؤوط — تركي مصطفى

سے۔

دار إحياء التراث العربي

بيروت - لبنان

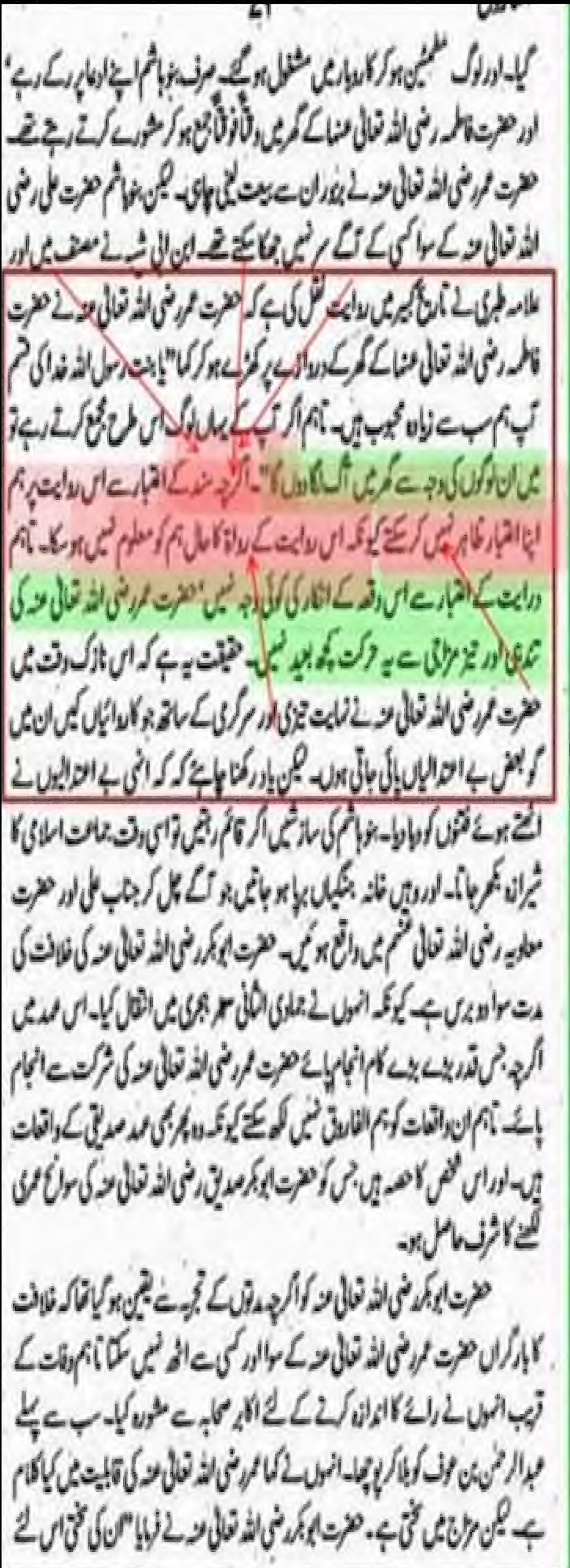

گیا۔ اور لوگ مطمئن ہو کر کاروبار میں مشغول ہو گئے۔ صرف بنو ہاشم اپنے ارادہ پر رکے رہے، اور حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں وقتاً فوقتاً جمع ہو کر مشورے کرتے رہتے تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بزور ان سے بیعت لینی چاہی۔ لیکن بنو ہاشم حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا کسی کے آگے سر نہیں جھکا سکتے تھے۔ ابن ابی شیبہ نے مصنف میں اور علامہ طبری نے تاریخ کبیر میں روایت نقل کی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر کے دروازے پر کھڑے ہو کر کہا "یا بنت رسول اللہ خدا کی قسم آپ ہم سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ تاہم اگر آپ کے یہاں لوگ اس طرح مجمع کرتے رہے تو میں ان لوگوں کی وجہ سے گھر میں آگ لگا دوں گا"۔ اگرچہ سند کے اعتبار سے اس روایت پر ہم اپنا اعتبار ظاہر نہیں کر سکتے کیونکہ اس روایت کے رواۃ کا حال ہم کو معلوم نہیں ہو سکا۔ تاہم درایت کے اعتبار سے اس واقعہ کے انکار کی کوئی وجہ نہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تندی اور تیز مزاجی سے یہ حرکت کچھ بعید نہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ اس نازک وقت میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نہایت تیزی اور سرگرمی کے ساتھ جو کارروائیاں کیں ان میں گو بعض بے اعتدالیاں پائی جاتی ہوں۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ انہی بے اعتدالیوں نے اٹھتے ہوئے فتنوں کو دبا دیا۔ بنو ہاشم کی سازشیں اگر قائم رہتیں تو اسی وقت جماعت اسلامی کا شیرازہ بکھر جاتا۔ اور وہیں خانہ جنگیاں برپا ہو جاتیں جو آگے چل کر جناب علی اور حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں واقع ہوئیں۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کی مدت سوا دو برس ہے۔ کیونکہ انہوں نے جمادی الثانی ۱۳ھ ہجری میں انتقال کیا۔ اس عہد میں اگرچہ جس قدر بڑے بڑے کام انجام پائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شرکت سے انجام پائے۔ تاہم ان واقعات کو ہم الفاروق نہیں لکھ سکتے کیونکہ وہ پھر بھی عہد صدیقی کے واقعات ہیں۔ اور اس شخص کا حصہ ہیں، جس کو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی سوانح عمری لکھنے کا شرف حاصل ہو۔

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اگرچہ مدتوں کے تجربے سے یقین ہو گیا تھا کہ خلافت کا بار گراں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سوا اور کسی سے اٹھ نہیں سکتا تاہم وفات کے قریب انہوں نے رائے کا اندازہ کرنے کے لئے اکابر صحابہ سے مشورہ کیا۔ سب سے پہلے عبدالرحمٰن بن عوف کو بلا کر پوچھا۔ انہوں نے کہا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قابلیت میں کیا کلام ہے۔ لیکن مزاج میں سختی ہے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا "ان کی سختی اس لئے

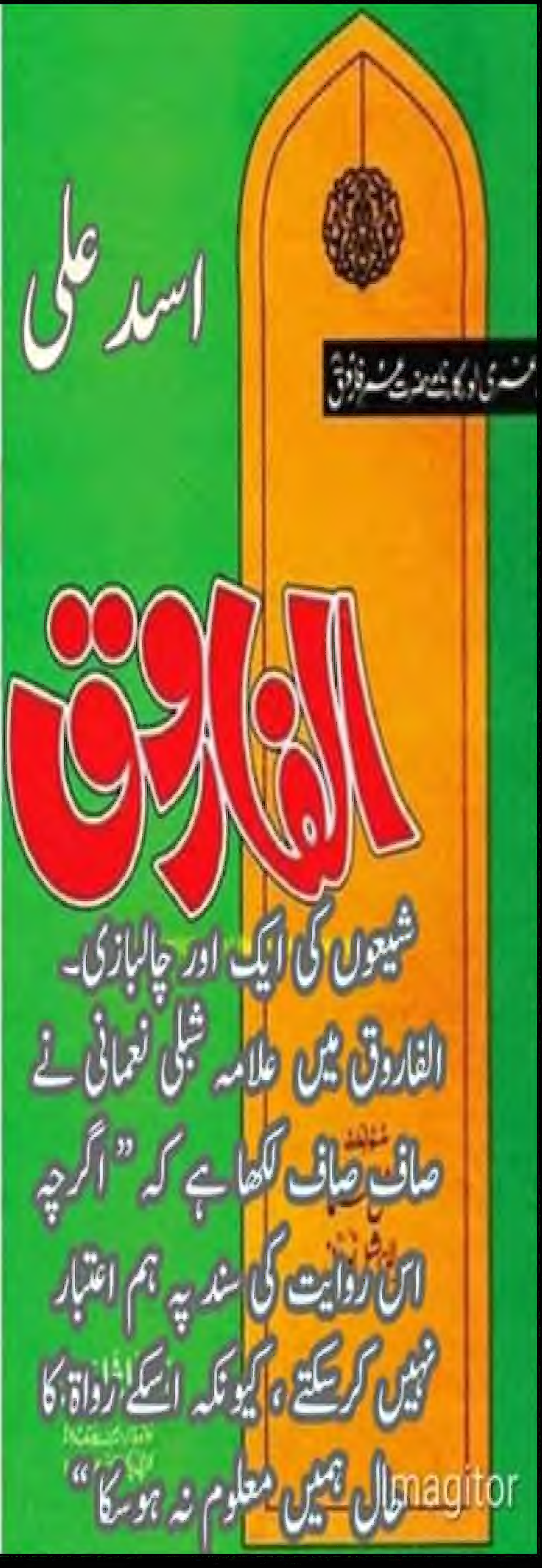

شیعوں کی ایک اور چالبازی۔
الفاروق میں علامہ شبلی نعمانی نے
صاف صاف لکھا ہے کہ "اگرچہ
اس روایت کی سند پہ ہم اعتبار
نہیں کر سکتے، کیونکہ اسکے رواۃ کا
حال ہمیں معلوم نہ ہو سکا"

magitor

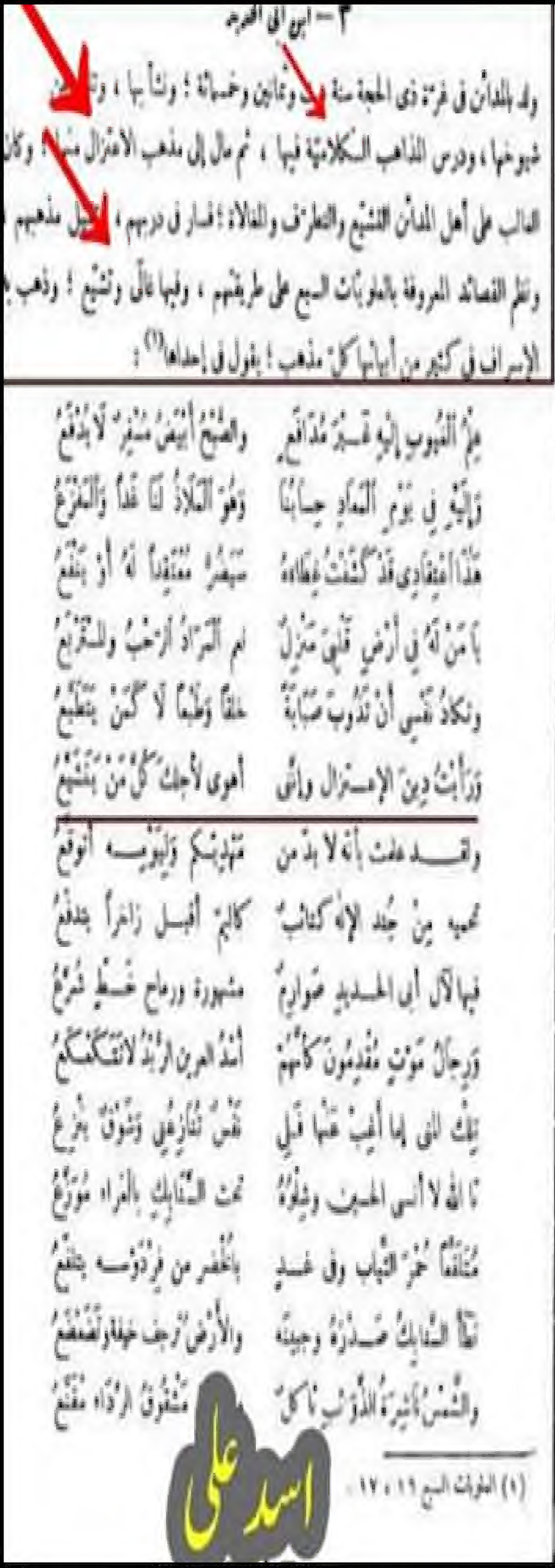

٤ — ابن أبي الحديد

ولد بالمدائن في غرة ذي الحجة سنة [illegible] وثمانين وخمسمائة؛ ونشأ بها، وتـ
شيوخها، ودرس المذاهب الكلامية فيها، ثم مال إلى مذهب الاعتزال منها؛ وكان
الغالب على أهل المدائن التشيع والتطرف والمغالاة؛ فسار في دربهم، [illegible] مذهبهم
ونظم القصائد المعروفة بالعلويات السبع على طريقتهم، وفيها غالى وتشيع؛ وذهب بـ
الإسراف في كثير من أبياتها كل مذهب؛ يقول في إحداها[١]:

عِلْمُ الغيوبِ إليه غيرُ مُدافَعٍ   والصبحُ أبيضُ مُسْفِرٌ لا يُدفَعُ
وإليهِ في يومِ المعادِ حسابُنا   وهو الملاذُ لنا غداً والمفزَعُ
هذا اعتقادي قد كشفتُ غطاءَهُ   سيَضُرُّ معتقِداً له أو ينفعُ
يا مَنْ له في أرضِ قلبي منزلٌ   نِعْمَ المرادُ الرحبُ والمستربَعُ
وتكادُ نفسي أن تذوبَ صبابةً   خلقاً وطبعاً لا كمَنْ يتطبّعُ
ورأيتُ دينَ الاعتزالِ وإنّني   أهوى لأجلِكَ كلَّ مَنْ يتشيّعُ

ولقـد علمتُ بأنّه لا بُدَّ من   مهديِّكم وليومِـه أتوقّعُ
تحميه مِنْ جُندِ الإلهِ كتائبٌ   كاليمِّ أقبلَ زاخراً يتدفّعُ
فيها لآلِ أبي الحديدِ صوارمٌ   مشهورةٌ ورماحُ خطٍّ شُرَّعُ
ورجالُ موتٍ مُقْدِمون كأنّهم   أُسْدُ العرينِ الرُّبْدُ لا تتكعكعُ
تلكَ المنى إمّا أُغَبْ عنها فلي   نفسٌ تُنازِعُني وشوقٌ يَنزِعُ
تالله لا أنسى الحسينَ وشِلْوَهُ   تحتَ السنابكِ بالعراءِ مُوزَّعُ
مُتلفِّعاً حُمْرَ الثيابِ وفي غدٍ   بالخُضْرِ من فردوسِهِ يتلفّعُ
تطأُ السنابكُ صدرَهُ وجبينَهُ   والأرضُ ترجفُ خيفةً وتضعضعُ
والشمسُ ناشرةُ الذوائبِ ثاكلٌ   والدهرُ مشقوقُ الرداءِ مقنّعُ

---

[١] العلويات السبع ١٦ ، ١٧ .

اسد علی

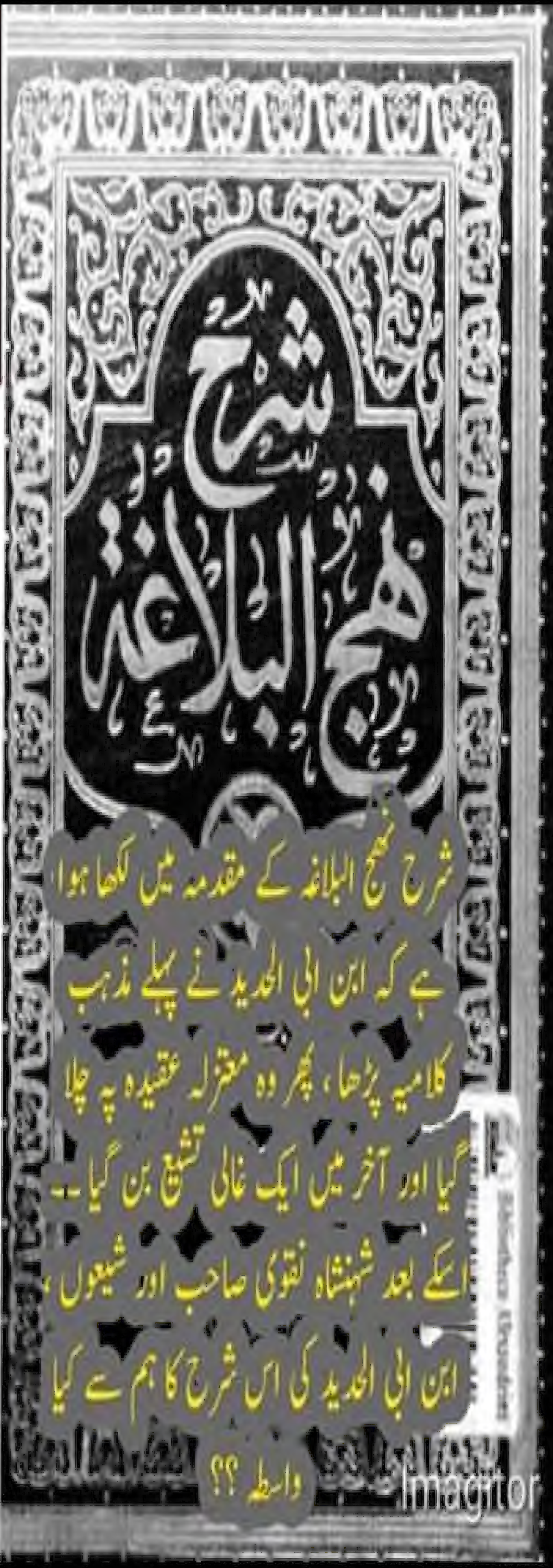

شرح نہج البلاغہ کے مقدمہ میں لکھا ہوا ہے کہ ابن ابی الحدید نے پہلے مذہب کلامیہ پڑھا، پھر وہ معتزلہ عقیدہ پہ چلا گیا اور آخر میں ایک غالی تشیع بن گیا۔ اسکے بعد شہنشاہ نقوی صاحب اور شیعوں، ابن ابی الحدید کی اس شرح کا ہم سے کیا واسطہ ؟؟

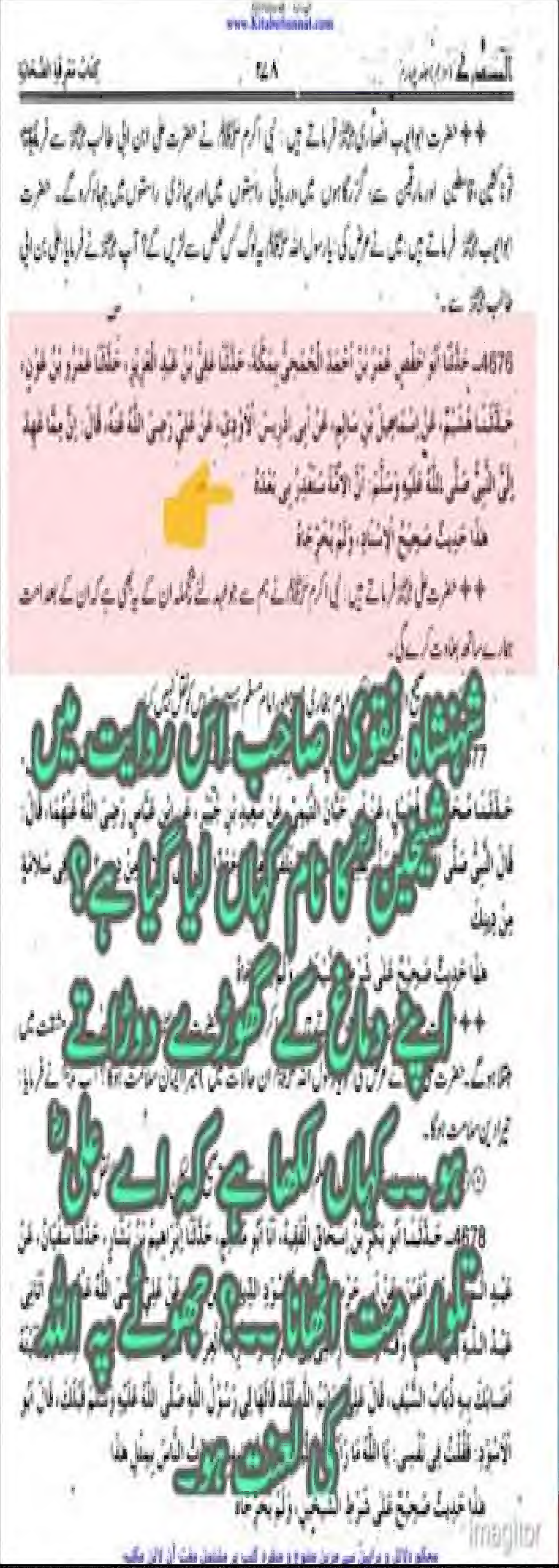

◆◆ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے فرمایا: تم ناکثین، قاسطین اور مارقین سے، گزرگاہوں میں، دریائی راستوں میں اور پہاڑی راستوں میں جہاد کرو گے۔ حضرت ابو ایوب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! ہم لوگ کس کے ساتھ مل کر لڑیں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے۔

4676 - حَدَّثَنَا أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ بْنُ أَحْمَدَ الْجُمَحِيُّ بِمَكَّةَ، حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ، حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عَوْنٍ، حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَبِي إِدْرِيسَ الْأَوْدِيِّ، عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، قَالَ: إِنَّ مِمَّا عَهِدَ إِلَيَّ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أَنَّ الْأُمَّةَ سَتَغْدِرُ بِي بَعْدَهُ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحُ الْإِسْنَادِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

◆◆ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: نبی اکرم ﷺ نے ہم سے جو عہد لئے تھے، ان میں یہ بھی ہے کہ ان کے بعد امت ہمارے ساتھ بغاوت کرے گی۔

[illegible]

4677 - حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ [illegible] حَنْبَلٍ [illegible] حَيَّانَ الشَّيْبَانِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا، قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى [illegible] فِي سَلَامَةٍ مِنْ دِينِكَ

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ [illegible]

◆◆ [illegible] مبتلا ہو گے۔ حضرت علی [illegible] ان حالات میں میرا ایمان سلامت [illegible] آپ ﷺ نے فرمایا: تیرا ایمان سلامت ہوگا۔

①

4678 - حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحَاقَ الْفَقِيهُ، أَنَا أَبُو مُسْلِمٍ، حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ بَشَّارٍ، حَدَّثَنَا سُفْيَانُ، عَنْ عَبْدِ [illegible] الدِّيلِيِّ [illegible] عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ [illegible] أَتَانِي عَبْدُ اللَّهِ [illegible] أَصَابَكَ بِهِ ذُبَابُ السَّيْفِ، قَالَ عَلِيٌّ [illegible] اللَّهِ لَقَدْ قَالَهَا لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَبْلَكَ، قَالَ أَبُو الْأَسْوَدِ: فَقُلْتُ فِي نَفْسِي: يَا اللَّهُ مَا [illegible] يُحَدِّثُ النَّاسَ بِمِثْلِ هَذَا

هَذَا حَدِيثٌ صَحِيحٌ عَلَى شَرْطِ الشَّيْخَيْنِ، وَلَمْ يُخَرِّجَاهُ

شہنشاہ نقوی صاحب اس روایت میں
شیخین کا نام کہاں لیا گیا ہے؟
اپنے دماغ کے گھوڑے دوڑاتے
ہو ۔۔ کہاں لکھا ہے کہ اے علی
تلوار مت اٹھانا ۔۔؟ جھوٹے پہ اللہ
کی لعنت ہو
Imagitor

اسد علی
المستدرک
علی الصحیحین
www.KitaboSunnat.com
(4)
الامام الحافظ ابی عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم النیسابوری
ترجمہ
الشیخ الحافظ ابو الصالح محمد شفیق الرحمن القادری الرضوی
شبیر برادرز
Imagitor

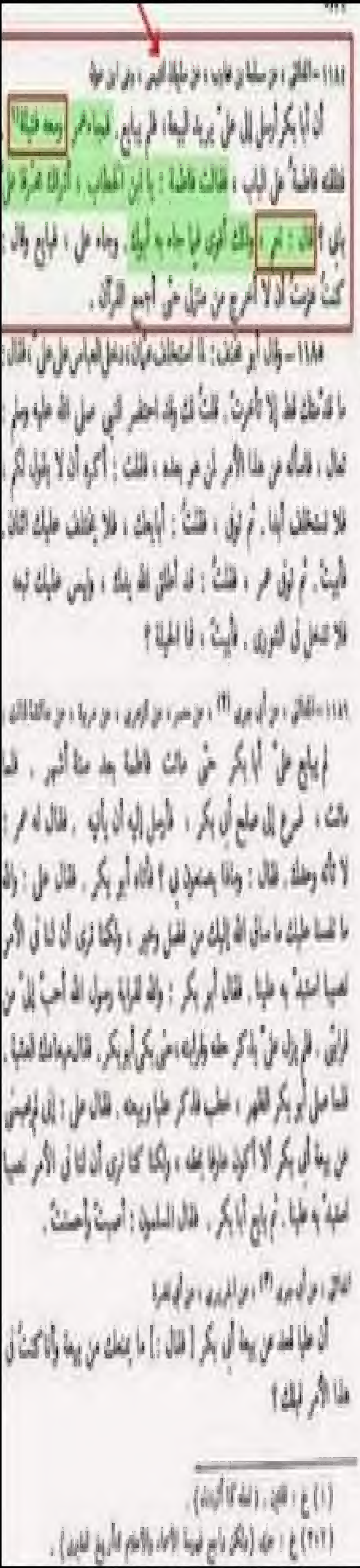

١١٨٤ – المدائني، عن مسلمة بن محارب، عن سليمان التيمي، وعن ابن عون:

أن أبا بكر أرسل إلى علي يريد البيعة، فلم يبايع. فجاء عمر ومعه فتيلة، فتلقته فاطمة على الباب، فقالت فاطمة: يا ابن الخطاب، أتراك محرقا علي بابي؟ قال: نعم، وذلك أقوى فيما جاء به أبوك. وجاء علي، فبايع وقال: كنت عزمت أن لا أخرج من منزلي حتى أجمع القرآن.

١١٨٥ – وقال أبو مخنف: لما استخلف عمر، دخل العباس على علي فقال: ما قدمتك إلى أمر إلا تأخرت. قلت لك وقد احتضر النبي صلى الله عليه وسلم: تعال، فلنسأله عن هذا الأمر لمن هو بعده، فقلت: أكره أن لا يولينا فلا نستخلف أبدا. ثم توفي، فقلت: أبايعك، فلا يختلف عليك اثنان، فأبيت. ثم توفي عمر، فقلت: قد أطلق الله يدك، وليس عليك تبعة، فلا تدخل في الشورى، فأبيت. فما الحيلة؟

١١٨٦ – المدائني، عن أبي جزي[1]، عن معمر، عن الزهري، عن عروة، عن عائشة قالت:

لم يبايع علي أبا بكر حتى ماتت فاطمة بعد ستة أشهر، فلما ماتت، ضرع إلى صلح أبي بكر، فأرسل إليه أن يأتيه، فقال له عمر: لا تأته وحدك، قال: وماذا يصنعون بي؟ فأتاه أبو بكر، فقال علي: والله ما نفسنا عليك ما ساق الله إليك من فضل وخير، ولكنا كنا نرى أن لنا في الأمر نصيبا استبد به علينا. فقال أبو بكر: والله لقرابة رسول الله أحب إلي من قرابتي. فلم يزل علي يذكر حقه وقرابته حتى بكى أبو بكر، فقال: ميعادك العشية. فلما صلى أبو بكر الظهر، خطب فذكر عليا وبيعته. فقال علي: إني لم يحبسني عن بيعة أبي بكر ألا أكون عارفا بحقه، ولكنا كنا نرى أن لنا في الأمر نصيبا استبد به علينا. ثم بايع أبا بكر، فقال المسلمون: أصبت وأحسنت.

المدائني، عن أبي جزي[2]، عن الجريري، عن أبي نضرة:

أن عليا قعد عن بيعة أبي بكر [فقال]: ما يقعدك عن بيعتي وأنا كنت في هذا الأمر قبلك؟

---

(١) خ: القاضي، (انظر [illegible]).

(٢-٣) خ: [illegible]

ذخائر العرب

٢٧

أنساب الأشراف

تصنيف

أحمد بن يحيى المعروف بالبلاذري

الجزء الأول

تحقيق

الدكتور محمد حميد الله

بإشراف

معهد المخطوطات بجامعة الدول العربية

بالاشتراك مع

دار المعارف بمصر

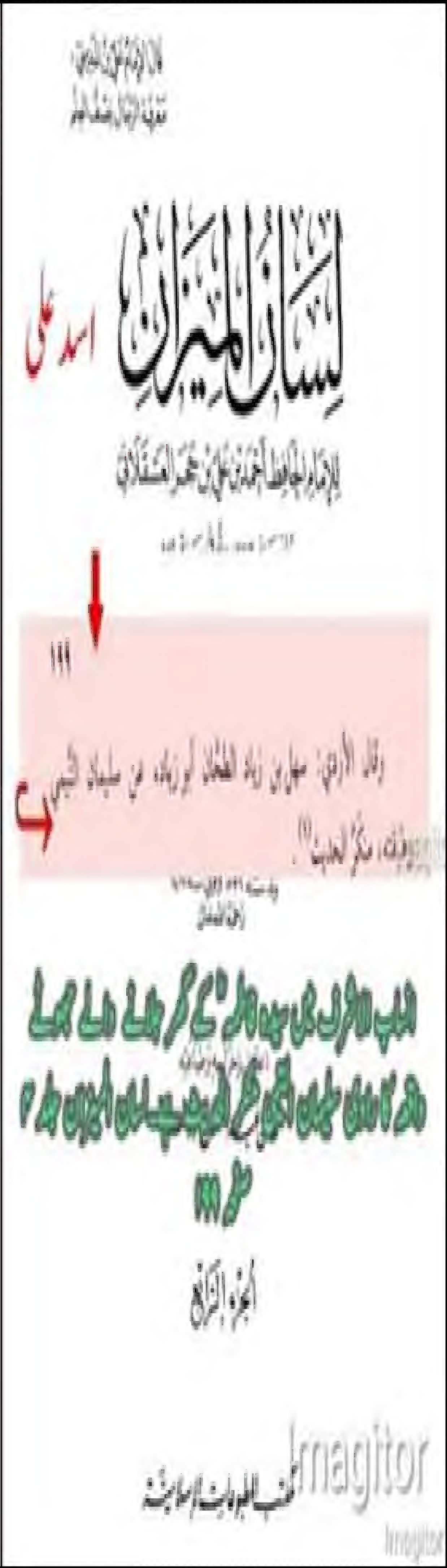

لسان الميزان

اسد علی

للإمام الحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني

١٩٩

وقال الأزدي: مسلمة بن زياد القطان أبو زياد، عن سليمان التيمي وغيره، منكر الحديث[1].

انساب الاشراف کی سیدہ فاطمہؓ کے گھر جلانے والی جھوٹی

[illegible] لسان المیزان جلد ۴

ص ۱۹۹

الجزء الرابع

مكتب المطبوعات الإسلامية

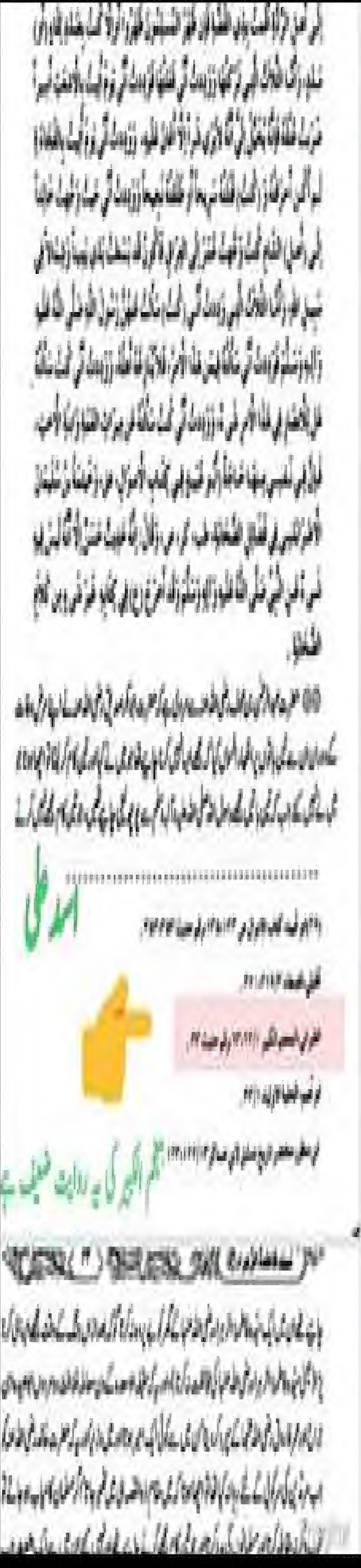

معجم الکبیر کی یہ روایت ضعیف ہے

اسد علی

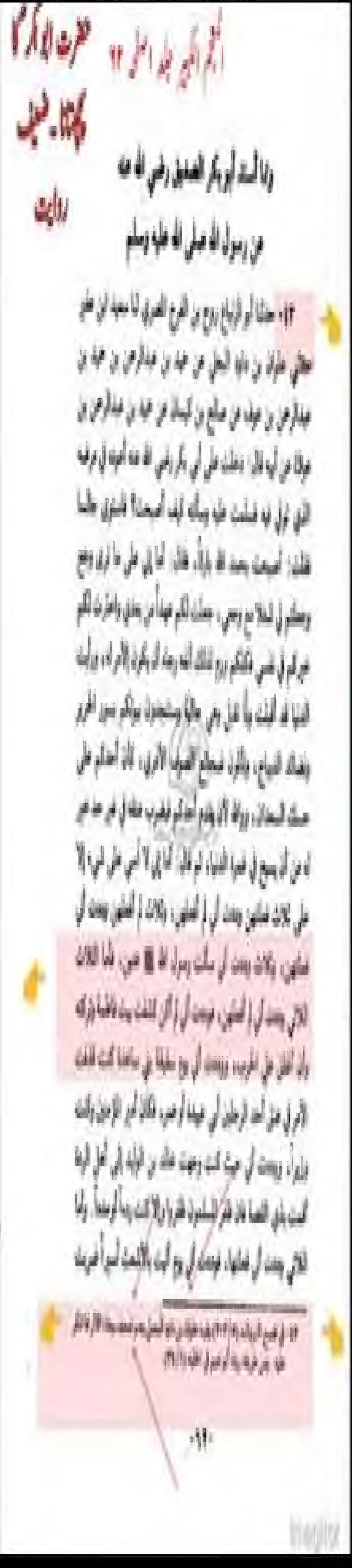

المعجم الکبیر جلد اول ۲۲

حضرت ابوبکر کی ... ضعیف روایت

ومما أسند أبو بكر الصديق رضي الله عنه

عن رسول الله صلى الله عليه وسلم

مسند فاطمۃ الزہراء

شیخ سیوطی نے مسند سیدہ فاطمہ زہراء کی

اس روایت سے استدلال کیا کہ حضرت

ابوبکر ... معجم الکبیر سے

نقل کی گئی ہے جو کہ ضعیف ہے

۲. "النظامیہ"

(یہ گروہ) ابو اسحاق ابراہیم بن سیار بن ہانی النظام کا ہے۔ اس نے فلاسفہ کی بہت سی کتابوں کا مطالعہ کیا اور ان کے کلام کو معتزلہ کے کلام کے ساتھ خلط ملط کر دیا۔ یہ اپنے اصحاب (معتزلہ) سے کئی مسائل میں منفرد و مختلف ہے وہ مسائل درج ذیل ہیں۔

کتاب الملل والنحل ... شہرستانی

15838

محکم دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کتاب الملل والنحل میں علامہ شہرستانی فرقہ نظامیہ کے حالات لکھتے ہوئے

پہلا مسئلہ :

[illegible] اس کا قول ہے کہ "[illegible]" [illegible]

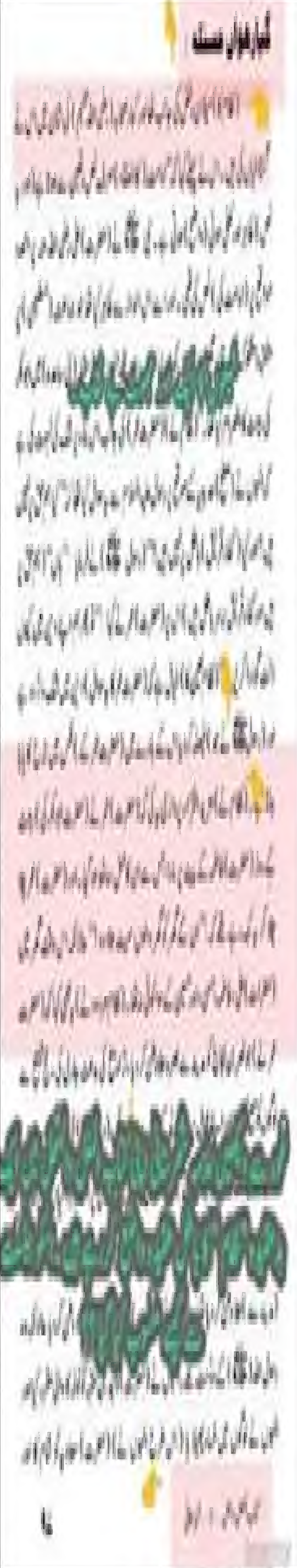

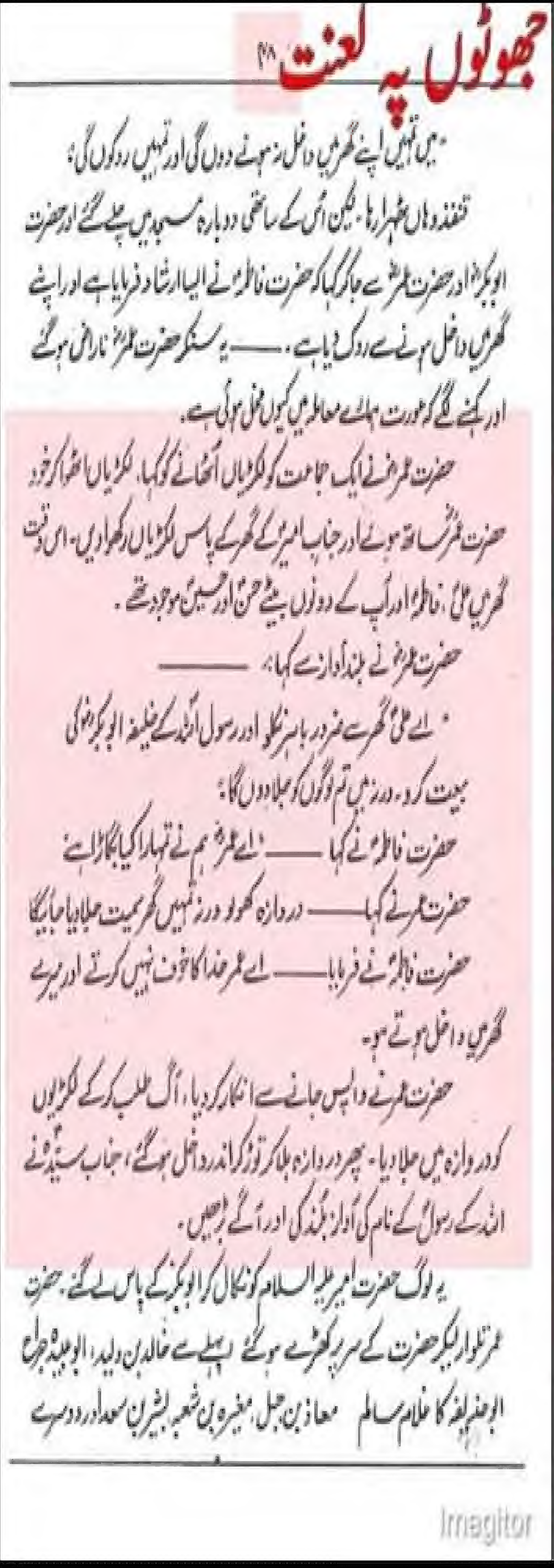

جھوٹوں پہ لعنت

۴۸

"میں تمہیں اپنے گھر میں داخل نہ ہونے دوں گی اور تمہیں روکوں گی۔"

قنفذ وہاں ٹھہرا رہا۔ لیکن اس کے ساتھی دوبارہ مسجد میں چلے گئے اور حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ سے جا کر کہا کہ حضرت فاطمہؑ نے ایسا ارشاد فرمایا ہے اور اپنے گھر میں داخل ہونے سے روک دیا ہے۔ —— یہ سنکر حضرت عمرؓ ناراض ہو گئے اور کہنے لگے کہ عورت ہمارے معاملہ میں کیوں مخل ہوئی ہے۔

حضرت عمرؓ نے ایک جماعت کو لکڑیاں اٹھانے کو کہا، لکڑیاں اٹھوا کر خود حضرت عمرؓ ساتھ ہوئے اور جناب امیرؑ کے گھر کے پاس لکڑیاں رکھوا دیں۔ اس وقت گھر میں علیؑ، فاطمہؑ اور آپ کے دونوں بیٹے حسنؑ اور حسینؑ موجود تھے۔

حضرت عمرؓ نے بلند آواز سے کہا: ——

"اے علیؑ گھر سے ضرور باہر نکلو اور رسول اللہ کے خلیفہ ابوبکرؓ کی بیعت کرو، ورنہ میں تم لوگوں کو جلا دوں گا۔"

حضرت فاطمہؑ نے کہا —— "اے عمرؓ ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے"

حضرت عمرؓ نے کہا —— دروازہ کھولو ورنہ تمہیں گھر سمیت جلا دیا جائیگا

حضرت فاطمہؑ نے فرمایا —— اے عمر خدا کا خوف نہیں کرتے اور میرے گھر میں داخل ہوتے ہو۔

حضرت عمرؓ نے واپس جانے سے انکار کر دیا، آگ طلب کر کے لکڑیوں کو دروازہ میں جلا دیا۔ پھر دروازہ جلا کر توڑ کر اندر داخل ہو گئے، جناب سیدہؑ نے اللہ کے رسولؐ کے نام کی آواز بلند کی اور آگے بڑھیں۔

یہ لوگ حضرت امیر علیہ السلام کو نکال کر ابوبکر کے پاس لے گئے۔ حضرت عمر تلوار لیکر حضرت کے سر پر کھڑے ہو گئے پہلے سے خالد بن ولید، ابوعبیدہ جراح ابوحذیفہ کا غلام سالم معاذ بن جبل، مغیرہ بن شعبہ، بشیر بن سعد اور دوسرے

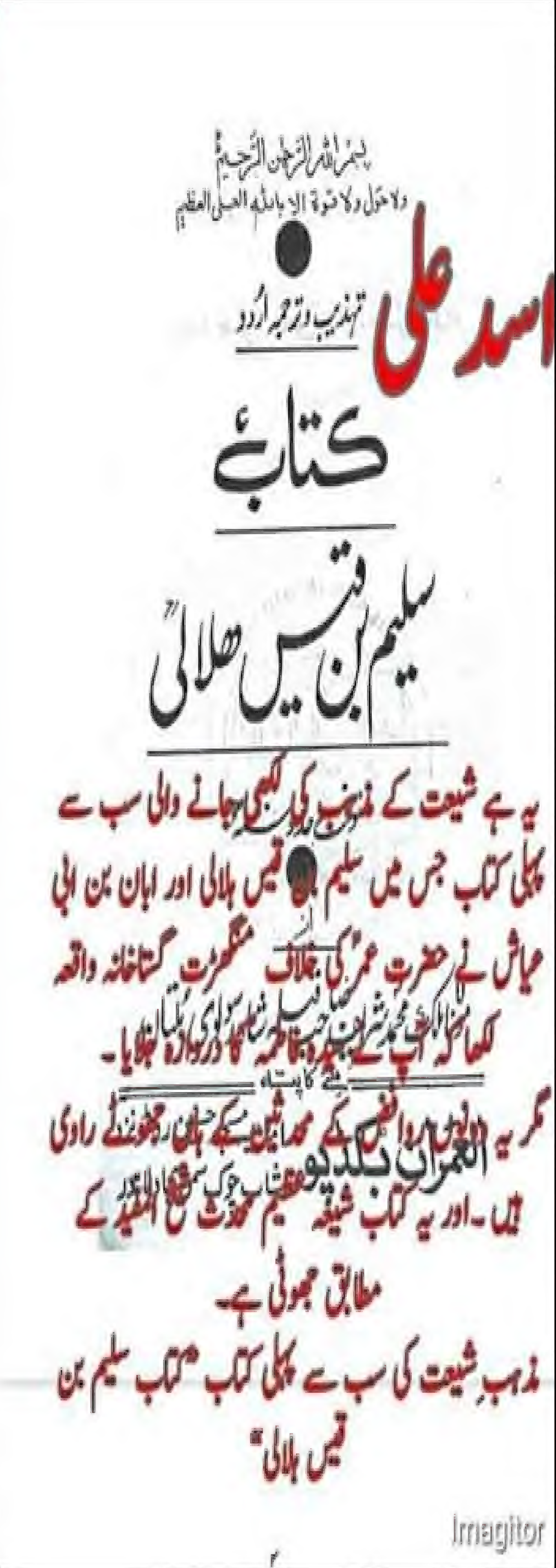

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم

اسد علی

تہذیب و ترجمہ اُردو

کتاب
سلیم بن قیس ہلالیؒ

یہ ہے شیعت کے مذہب کی لکھی جانے والی سب سے پہلی کتاب جس میں سلیم بن قیس ہلالی اور ابان بن ابی عیاش نے حضرت عمرؓ کی خلاف من گھڑت گستاخانہ واقعہ لکھا کہ آپ نے سیدہ فاطمہ کا دروازہ جلایا۔

ملنے کا پتہ

العمران بکڈپو

مگر یہ دونوں روافض کے محدثین کے ہاں جھوٹے راوی ہیں۔ اور یہ کتاب شیعہ عظیم محدث شیخ المفید کے مطابق جھوٹی ہے۔

مذہب شیعت کی سب سے پہلی کتاب "کتاب سلیم بن قیس ہلالی"

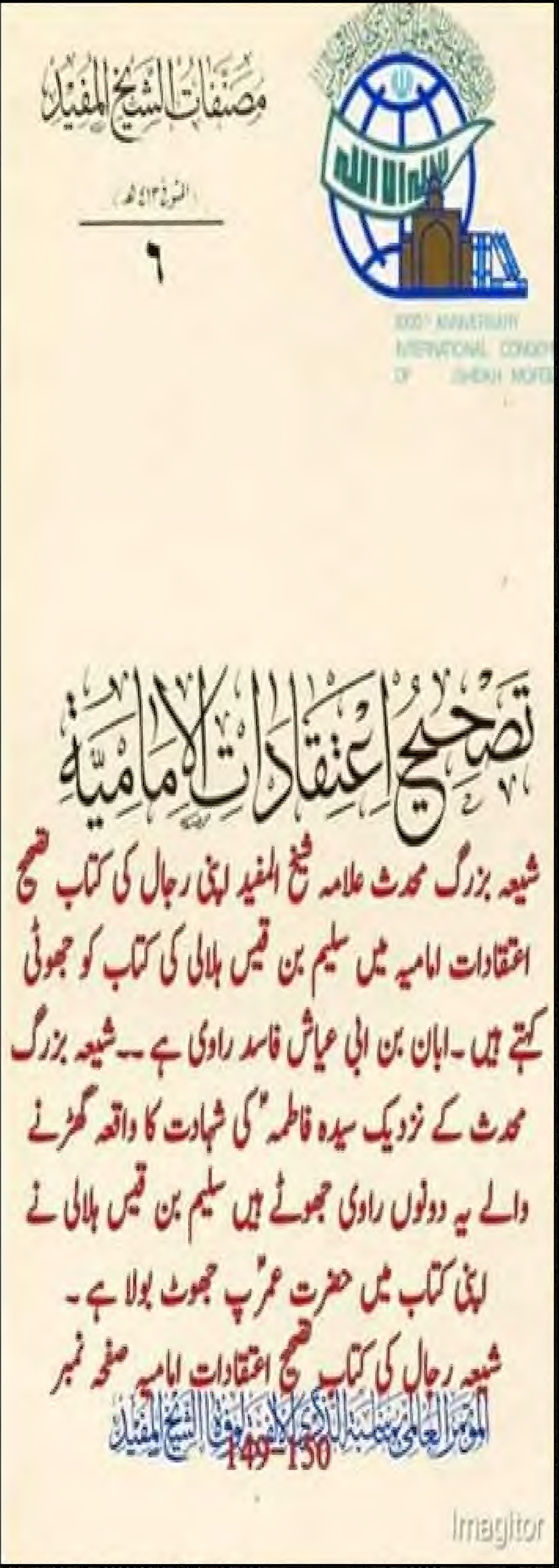

مصنّفات الشيخ المفيد

(المتوفى ٤١٣ هـ)

٦

1000th ANNIVERSARY
INTERNATIONAL CONG
OF SHEIKH MOFI

تصحيح اعتقادات الإمامية

شیعہ بزرگ محدث علامہ شیخ المفید اپنی رجال کی کتاب تصحیح اعتقادات امامیہ میں سلیم بن قیس ہلالی کی کتاب کو جھوٹی کہتے ہیں۔ ابان بن ابی عیاش فاسد راوی ہے۔۔۔ شیعہ بزرگ محدث کے نزدیک سیدہ فاطمہؓ کی شہادت کا واقعہ گھڑنے والے یہ دونوں راوی جھوٹے ہیں سلیم بن قیس ہلالی نے اپنی کتاب میں حضرت عمرؓ پر جھوٹ بولا ہے۔

شیعہ رجال کی کتاب تصحیح اعتقادات امامیہ صفحہ نمبر

المؤتمر العالمي بمناسبة الذكرى الألفية لوفاة الشيخ المفيد

149-150

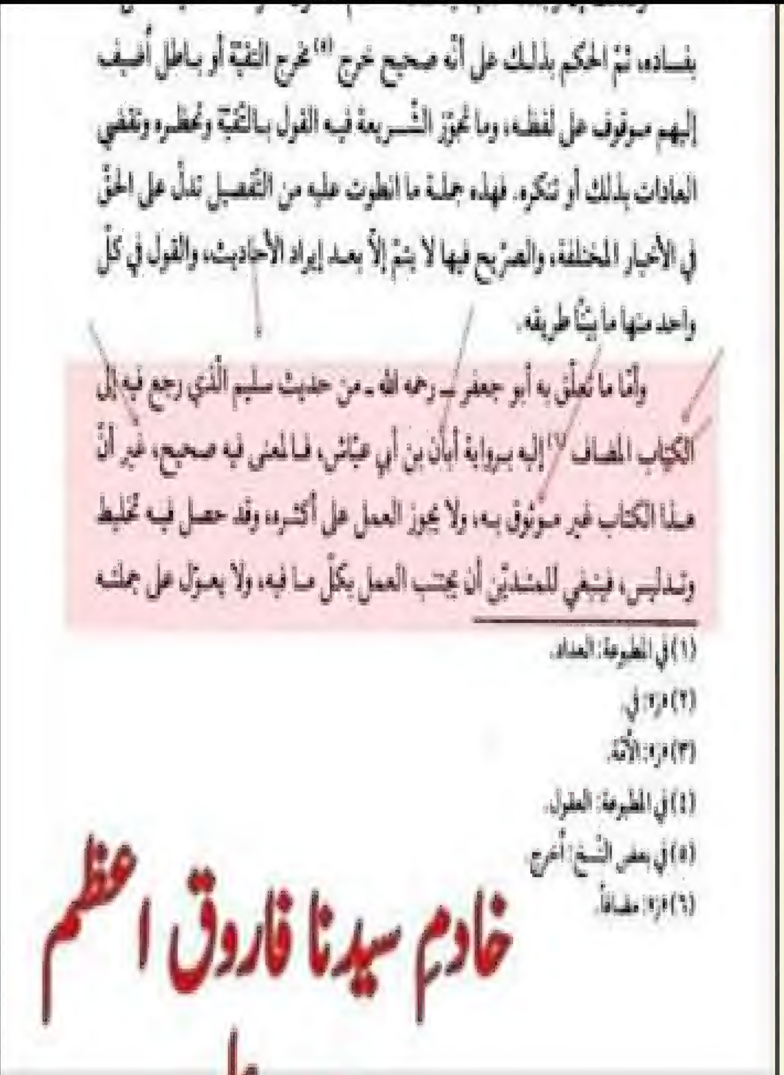

بفساده، ثمّ الحكم بذلك على أنّه صحيح خرج [5] مخرج التقيّة أو باطل أضيف إليهم موقوف على لفظه، وما تجوّز الشّريعة فيه القول بالتقيّة وتحظره وتقتضي العادات بذلك أو تنكره. فهذه جملة ما انطوت عليه من التّفصيل تدلّ على الحقّ في الأخبار المختلفة، والصّريح فيها لا يتمّ إلاّ بعد إيراد الأحاديث، والقول في كلّ واحد منها ما يثبّت طريقه.

وأمّا ما تعلّق به أبو جعفر ـ رحمه الله ـ من حديث سليم الّذي رجع فيه إلى الكتاب المضاف [6] إليه برواية أبان بن أبي عيّاش، فالمعنى فيه صحيح، غير أنّ هذا الكتاب غير موثوق به، ولا يجوز العمل على أكثره، وقد حصل فيه تخليط وتدليس، فينبغي للمتديّن أن يجتنب العمل بكلّ ما فيه، ولا يعوّل على جملته

---

(١) في المطبوعة: العداد.
(٢) ق،ز: في.
(٣) ق،ز: الأئمّة.
(٤) في المطبوعة: العقول.
(٥) في بعض النّسخ: أخرج.
(٦) ق،ز: مضافاً.

خادم سیدنا فاروق اعظم
اسد علی

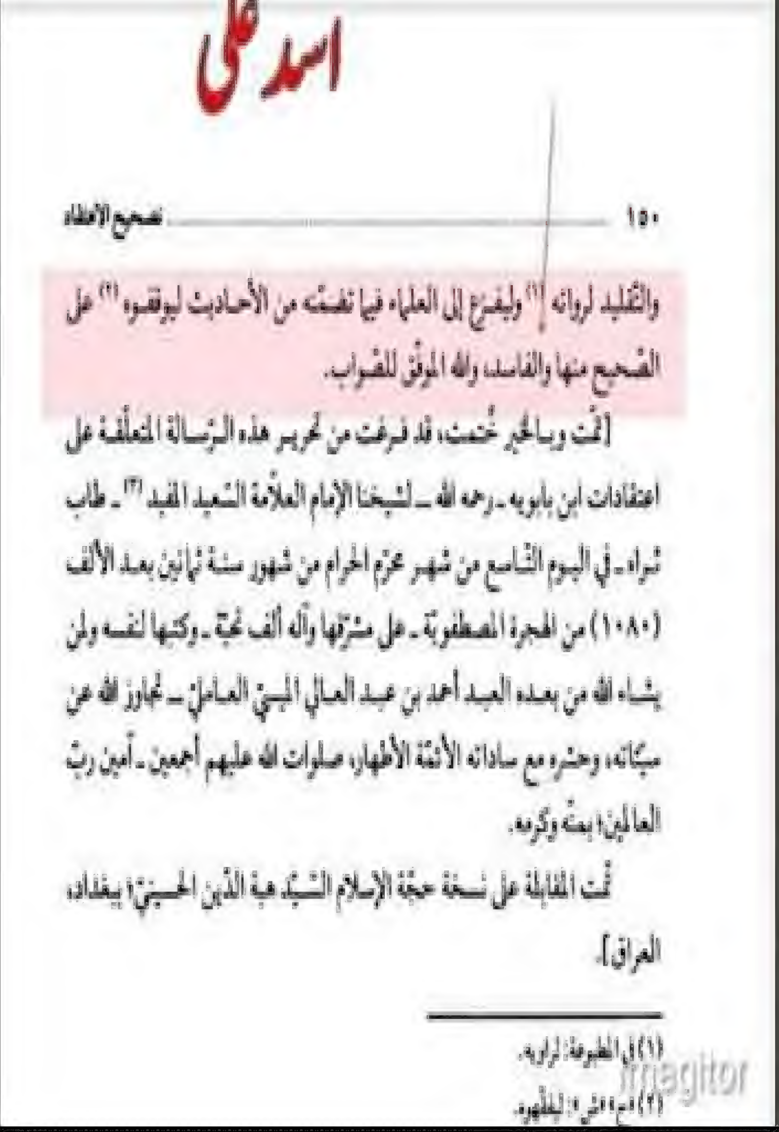

والتقليد لرواته [1] وليفزع إلى العلماء فيما تضمّنه من الأحاديث ليوقفوه [2] على الصّحيح منها والفاسد، والله الموفّق للصّواب.

[تمّت وبالخير خُتمت، قد فرغت من تحرير هذه الرّسالة المتعلّقة على اعتقادات ابن بابويه ـ رحمه الله ـ لشيخنا الإمام العلاّمة السّعيد المفيد [3] ـ طاب ثراه ـ في اليوم التّاسع من شهر محرّم الحرام من شهور سنة ثمانين بعد الألف (١٠٨٠) من الهجرة المصطفويّة ـ على مشرّفها وآله ألف تحيّة ـ وكتبها لنفسه ولمن يشاء الله من بعده العبد أحمد بن عبد العالي الميسيّ العاملي ـ تجاوز الله عن سيّئاته، وحشره مع ساداته الأئمّة الأطهار، صلوات الله عليهم أجمعين ـ آمين ربّ العالمين؛ بمنّه وكرمه.

تمّت المقابلة على نسخة حجّة الإسلام السّيّد هبة الدّين الحسينيّ؛ ببغداد، العراق].

---

(١) في المطبوعة: لراويه.
(٢) م، ق، ش: ليطلعوه.

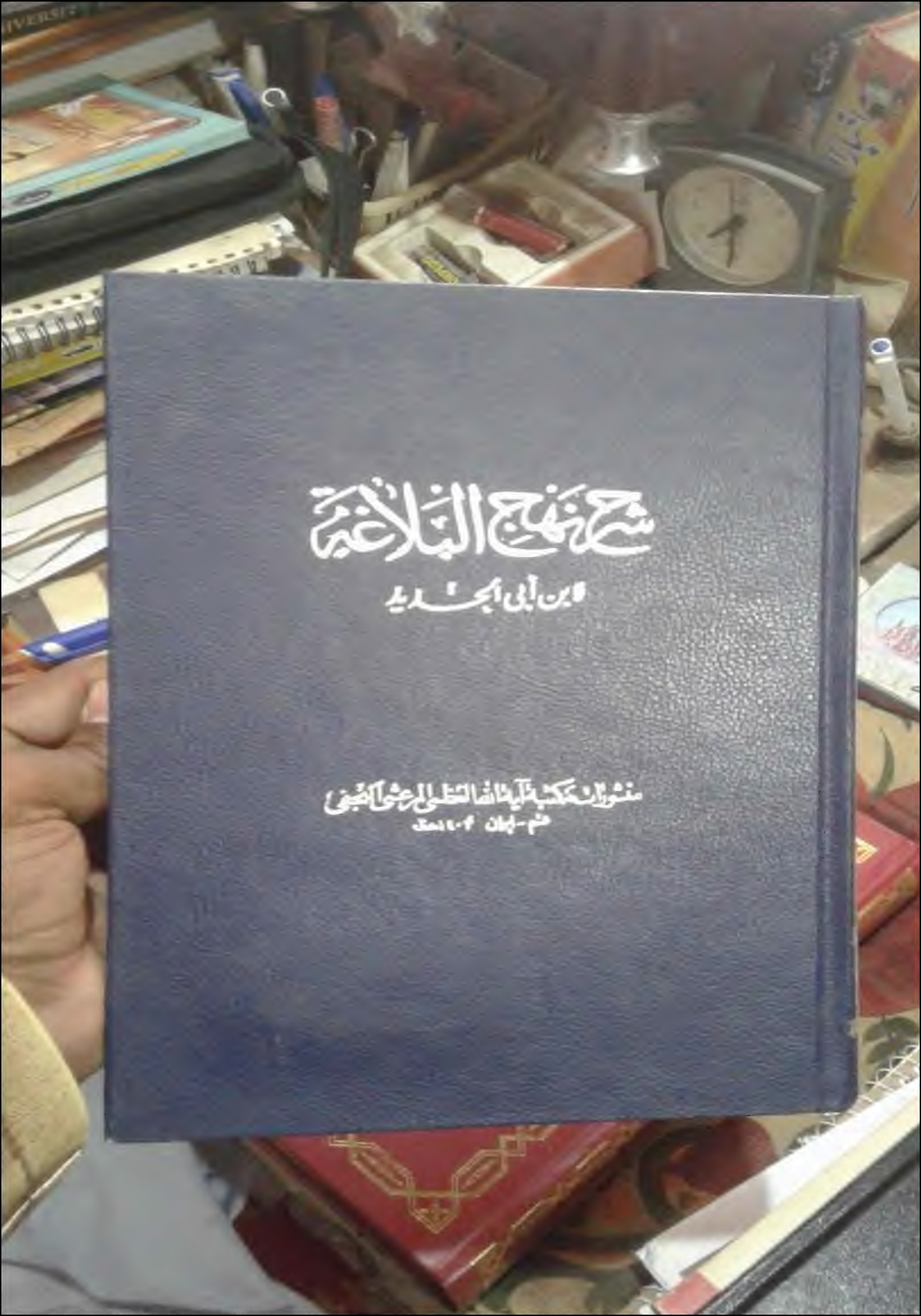

شرح نهج البلاغة

لابن أبي الحديد

منشورات مكتبة آية الله العظمى المرعشي النجفي
قم - ايران ۱۴۰۴ هـ.ق

قال : ومما يذكرونه أن فاطمة عليها السلام لغضبها على أبى بكر وعمر أوصت ألا يصليا عليها ، وأن تدفن سرًّا منهما ، فدفنت ليلا ، وهذا كما ادعوا رواية رووها عن جعفر بن محمد عليهما السلام وغيره ، أن عمر ضرب فاطمة عليها السلام بالسوط ، وضرب الزبير بالسيف ، وأن عمر قصد منزلها وفيه على والزبير والمقداد وجماعة ممن تخلف عن أبى بكر وهم يجتمعون هناك ، فقال لها : ما أحدٌ بعد أبيك أحبّ إلينا منك ، وايمُ الله لئن اجتمع هؤلاء النفر عندك لنحرقن عليهم ! فمنعت القومَ من الاجتماع .

١ قال : ونحن لا نصدّق هذه الروايات ولا نجوّزها . وأمّا أمر الصلاة فقد رُوى أن أبا بكر هو الذى صلّى على فاطمة عليها السلام ، وكبّر عليها أربعاً ، وهذا أحد ما استدلّ به كثير من الفقهاء فى التكبير على الميت ، ولا يصحّ أيضا أنها دُفنت ليلا ، وإن صحّ ذلك فقد دُفن رسولُ الله صلّى الله عليه وآله ليلا ، ودَفَن عمرُ ابنه ليلا ، وقد كان أصحابُ رسول الله صلّى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ، فما فى هذا مما يطعن به ، بل الأقرب فى النساء أنّ دفنهنّ ليلا أستَر وأولَى بالسنة .

٢ ثم حكى عن أبى على تكذيب ما رُوى من الضرب بالسوط ، قال : والمروى عن جعفر بن محمد عليه السلام أنه كان يتولّاهما ، ويأتى القبر فيسلم عليهما مع تسليمه على رسول الله صلّى الله عليه وآله ، رَوَى ذلك عباد بن صُهيب ، وشعبة بن الحجاج ، ومهدىّ ابن هلال ، والدَّراوَرْدىّ ، وغيرهم ، وقد روى عن أبيه محمد بن علىّ عليه السلام وعن علىّ بن الحسين مثل ذلك ، فكيف يصحّ ما ادّعوه ! وهل هذه الرواية إلا كروايتهم على أن علىّ بن أبى طالب عليه السلام هو إسرافيل والحسن ميكائيل والحسين جبرائيل وفاطمة ملك الموت ، وآمنة أمّ النبىّ صلى الله عليه وآله ليلة القدر ! فإن صدّقوا ذلك أيضاً قيل لهم : فعمر بنُ الخطاب كيف يقدر على ضرب ملك الموت ! وإن قالوا : لا نصدّق ذلك ، فقد جوّزوا ردّ هذه الروايات ، وصحّ أنه لا يجوز التعويل على هذا الخبر

قال : ومما يَذْكرونه أن فاطمة عليها السلام لغضبها على أبى بكر وعمرَ أوصت ألا يصلّيا عليها ، وأن تُدْفن سرّا منهما ، فدفنت ليلا . وهــذا كما ادّعوا رواية روَوْها عن جعفر بن محمد عليهما السلام وغيره ، أنّ عمر ضرّب فاطمة عليها السلام بالسوط ، وضرب الزبير بالسيف ، وأن عمر قصد منزلها وفيه على والزبير والمقداد وجماعة ممّن تخلّف عن أبى بكر وهم مجتمعون هناك ، فقال لها : ما أحدٌ بعدَ أبيك أحبّ إلينا منك ، وايمُ الله لئن اجتمع هؤلاء النفر عندك لنحرقن عليهم ! فمنعت القومَ من الاجتماع .

١ قال : ونحن لا نصدّق هذه الروايات ولا نجوّزها . وأمّا أمر الصلاة فقد رُوى أنّ أبا بكر هو الذى صلّى على فاطمة عليها السلام ، وكبّر عليها أربعاً ، وهذا أحد ما استدلّ به كثير من الفقهاء فى التكبير على الميت ، ولا يصحّ أيضا أنها دُفنت ليلا ، وإن صحّ ذلك فقد دُفن رسولُ الله صلّى الله عليه وآله ليلا ، ودفَن عمرُ ابنه ليلا ، وقد كان أصحابُ رسول الله صلّى الله عليه وآله يدفنون بالنهار ويدفنون بالليل ، فما فى هــذا مما يطعن به ، بل الأقرب فى النساء أنّ دفنهنّ ليلا أستَر وأولَى بالسنة .

٢ ثم حكى عن أبى على تكذيب ما روِى من الضرب بالسوط ؛ قال : ونروى عن جعفر بن محمد عليه السلام أنه كان يتولّاهما ، ويأتى القبر فيسلم عليهما مع تسليمه على رسول الله صلّى الله عليه وآله ، رَوَى ذلك عباد بن صُهيب ، وشعبة بن الحجاج ، ومهدىّ ابن هلال ، والدّراوَرْدىّ ، وغيرهم ، وقد روى عن أبيه محمد بن علىّ عليــه السلام وعن علىّ بن الحسين مثل ذلك ، فكيف يصحّ ما ادّعَوْه ! وهل هذه الرواية إلا كروايتهم على أن علىّ بن أبى طالب عليــه السلام هو إسرافيل والحسن ميكائيل والحسين جبرائيل وفاطمة ملك الموت ، وآمنة أمّ النبىّ صلى الله عليه وآله ليلة القدر ! فإن صدّقوا ذلك أيضاً قيل لهم : فعمر بنُ الخطاب كيف يقدر على ضرب ملك الموت ! وإن قالوا : لا نصدّق ذلك ، فقد جوّزوا ردّ هذه الروايات ، وصحّ أنه لا يجوز التعويل على هــذا الخبر

شیعہ روافض بدترین گستاخ اہلبیت

سیدنا علی رضہ کو رسول خدا کی طرف سے ایک باغ ملا تھا جسے سیدنا علی رضہ نے بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا تھا
جس پر خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضہ سخت ناراض ہوئیں اور سیدنا علی رضہ کے کپڑے کو پکڑا اور انکے ہاتھ پر مارا بھی

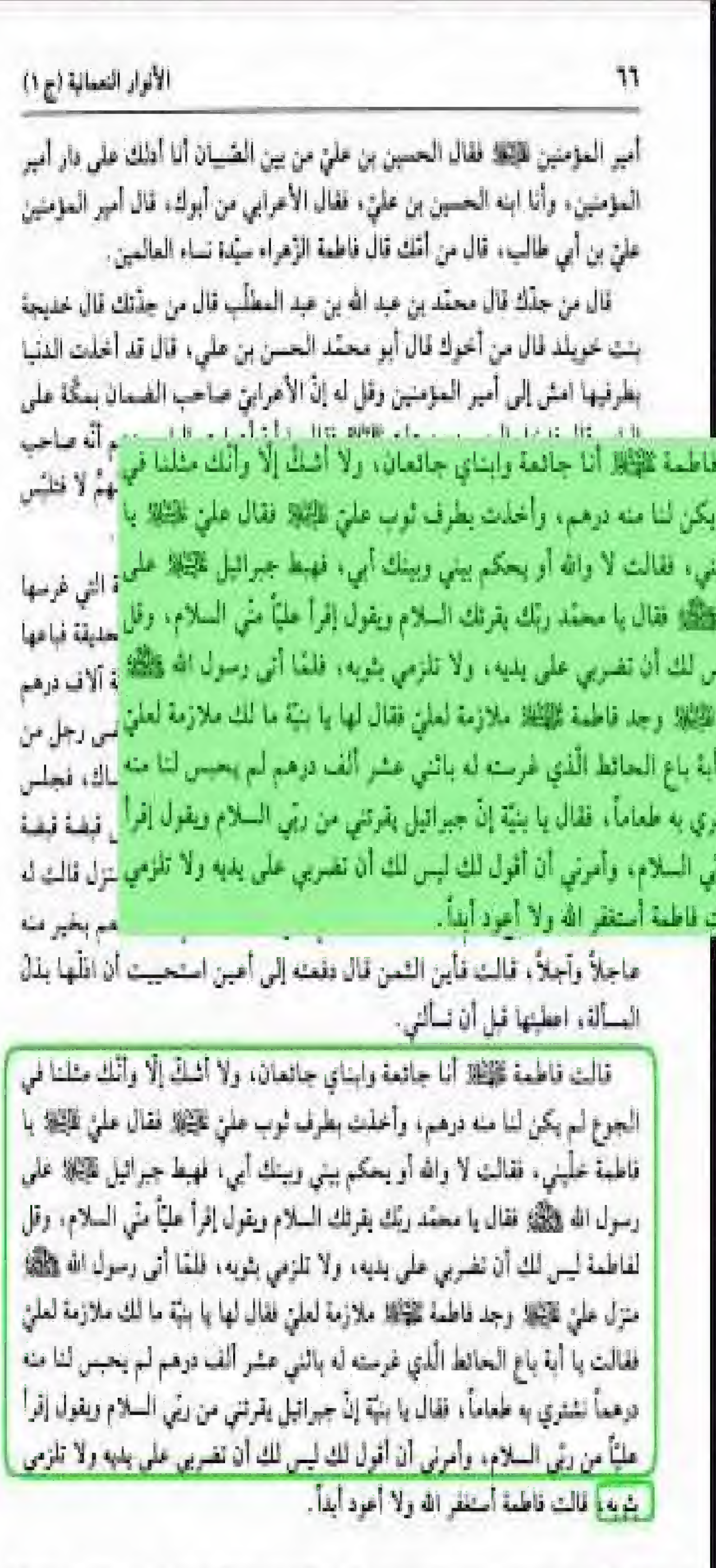

أمير المؤمنين عليه السلام فقال الحسين بن عليّ من بين الصّبيان أنا أدلّك على دار أمير المؤمنين، وأنا ابنه الحسين بن عليّ، فقال الأعرابي من أبوك، قال أمير المؤمنين عليّ بن أبي طالب، قال من أمّك قال فاطمة الزهراء سيّدة نساء العالمين.

قال من جدّك قال محمّد بن عبد الله بن عبد المطّلب قال من جدّتك قال خديجة بنت خويلد قال من أخوك قال أبو محمّد الحسن بن علي، قال قد أخذت الدنيا بطرفيها امش إلى أمير المؤمنين وقل له إنّ الأعرابيّ صاحب الضمان بمكّة على

م أنّه صاحب

هم لا فلس

ة التي غرسها

حديقة فباعها

ة آلاف درهم

س رجل من

ساك، فجلس

قبضة قبضة

نزل قالت له

هم بخير منه

عاجلاً وآجلاً، قالت فأين الثمن قال دفعته إلى أعين استحييت أن أذلّها بذلّ المسألة، أعطيتها قبل أن تسألني.

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشكّ إلّا وأنّك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب عليّ عليه السلام فقال عليّ عليه السلام يا فاطمة خلّيني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمّد ربّك يقرئك السلام ويقول إقرأ عليّاً منّي السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلمّا أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل عليّ عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعليّ فقال لها يا بنيّة ما لك ملازمة لعليّ فقالت يا أبة باع الحائط الّذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنيّة إنّ جبرائيل يقرئني من ربّي السلام ويقول إقرأ عليّاً من ربّي السلام، وأمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

قالت فاطمة عليها السلام أنا جائعة وابناي جائعان، ولا أشكّ إلّا وأنّك مثلنا في الجوع لم يكن لنا منه درهم، وأخذت بطرف ثوب عليّ عليه السلام فقال عليّ عليه السلام يا فاطمة خلّيني، فقالت لا والله أو يحكم بيني وبينك أبي، فهبط جبرائيل عليه السلام على رسول الله صلى الله عليه وآله فقال يا محمّد ربّك يقرئك السلام ويقول إقرأ عليّاً منّي السلام، وقل لفاطمة ليس لك أن تضربي على يديه، ولا تلزمي بثوبه، فلمّا أتى رسول الله صلى الله عليه وآله منزل عليّ عليه السلام وجد فاطمة عليها السلام ملازمة لعليّ فقال لها يا بنيّة ما لك ملازمة لعليّ فقالت يا أبة باع الحائط الّذي غرسته له باثني عشر ألف درهم لم يحبس لنا منه درهماً نشتري به طعاماً، فقال يا بنيّة إنّ جبرائيل يقرئني من ربّي السلام ويقول إقرأ عليّاً من ربّي السلام، وأمرني أن أقول لك ليس لك أن تضربي على يديه ولا تلزمي بثوبه، قالت فاطمة أستغفر الله ولا أعود أبداً.

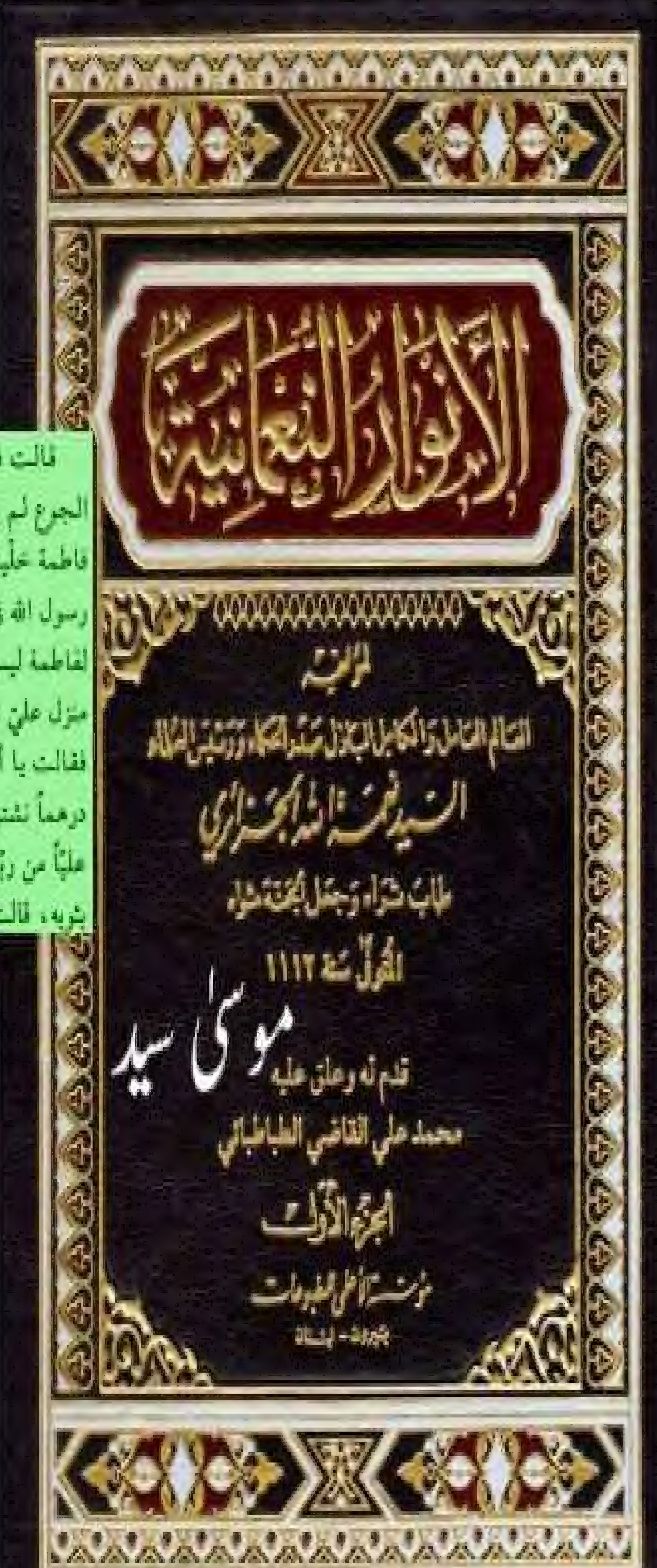

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہونا

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

كتاب شرح نهج البلاغة - ابن أبي الحديد - ج ٦ - الصفحة ١٩٦

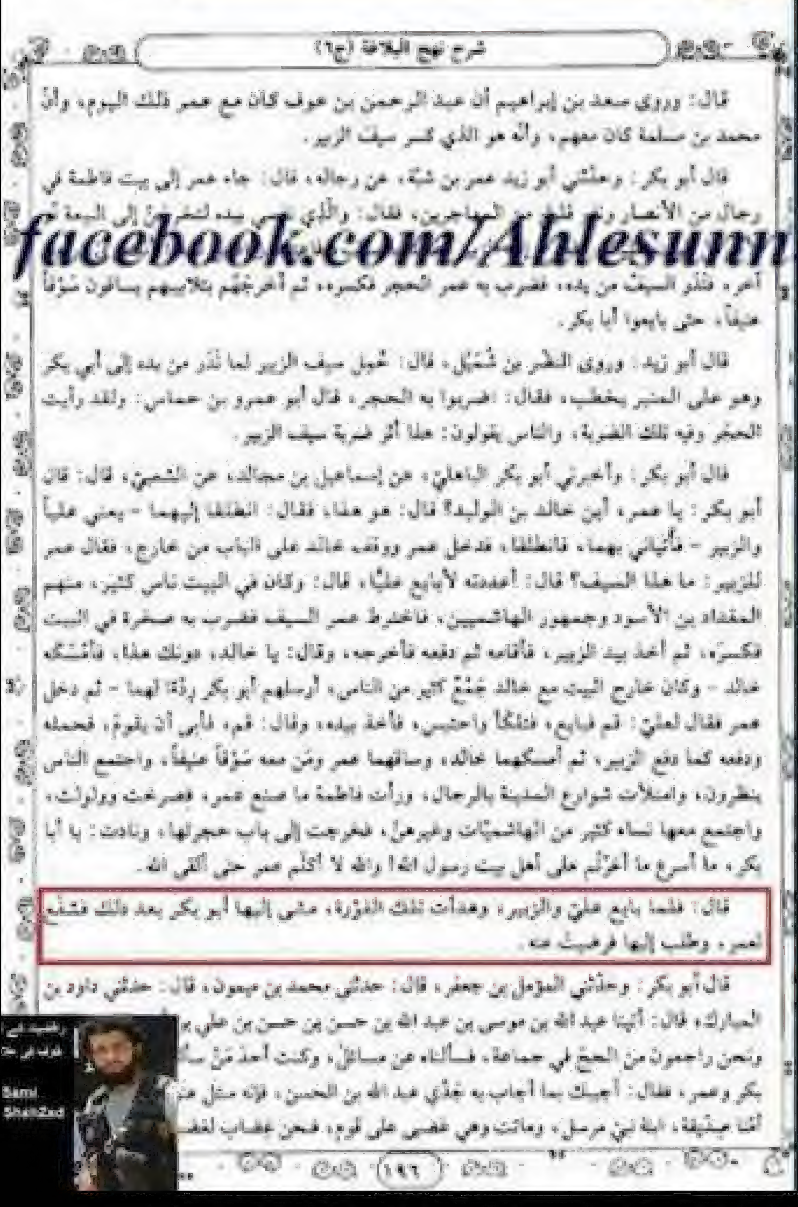

قال: وروى سعد بن إبراهيم أن عبد الرحمن بن عوف كان مع عمر ذلك اليوم، وأن محمد بن مسلمة كان معهم، وأنه هو الذي كسر سيف الزبير.

قال أبو بكر: وحدثني أبو زيد عمر بن شبة، عن رجاله، قال: جاء عمر إلى بيت فاطمة في رجال من الأنصار ونفر قليل من المهاجرين، فقال: والذي نفسي بيده لتخرجن إلى البيعة [illegible] آخر، فندر السيف من يده، فضرب به عمر الحجر فكسره، ثم أخرجهم بتلابيبهم يساقون سوقاً عنيفاً، حتى بايعوا أبا بكر.

facebook.com/Ahlesunnat Rad e Rafzi wa Khar

قال أبو زيد: وروى النضر بن شميل، قال: حمل سيف الزبير لما ندر من يده إلى أبي بكر وهو على المنبر يخطب، فقال: اضربوا به الحجر، قال أبو عمرو بن حماس: ولقد رأيت الحجر وفيه تلك الضربة، والناس يقولون: هذا أثر ضربة سيف الزبير.

قال أبو بكر: وأخبرني أبو بكر الباهلي، عن إسماعيل بن مجالد، عن الشعبي، قال: قال أبو بكر: يا عمر، أين خالد بن الوليد؟ قال: هو هذا، فقال: انطلقا إليهما - يعني علياً والزبير - فأتياني بهما، فانطلقا، فدخل عمر ووقف خالد على الباب من خارج، فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال: أعددته لأبايع علياً، قال: وكان في البيت ناس كثير، منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين، فاخترط عمر السيف فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثم أخذ بيد الزبير، فأقامه ثم دفعه فأخرجه، وقال: يا خالد، دونك هذا، فأمسكه خالد - وكان خارج البيت مع خالد جمع كثير من الناس، أرسلهم أبو بكر ردءاً لهما - ثم دخل عمر فقال لعلي: قم فبايع، فتلكأ واحتبس، فأخذ بيده، وقال: قم، فأبى أن يقوم، فحمله ودفعه كما دفع الزبير، ثم أمسكهما خالد، وساقهما عمر ومن معه سوقاً عنيفاً، واجتمع الناس ينظرون، وامتلأت شوارع المدينة بالرجال، ورأت فاطمة ما صنع عمر، فصرخت وولولت، واجتمع معها نساء كثير من الهاشميات وغيرهن، فخرجت إلى باب حجرتها، ونادت: يا أبا بكر، ما أسرع ما أغرتم على أهل بيت رسول الله! والله لا أكلم عمر حتى ألقى الله.

قال: فلما بايع علي والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك فشفع لعمر، وطلب إليها فرضيت عنه.

قال أبو بكر: وحدثني المؤمل بن جعفر، قال: حدثني محمد بن ميمون، قال: حدثني داود بن المبارك، قال: أتينا عبد الله بن موسى بن عبد الله بن حسن بن حسن بن علي بن
ونحن راجعون من الحج في جماعة، فسألناه عن مسائل، وكنت أحد من
بكر وعمر، فقال: أجيبك بما أجاب به جدي عبد الله بن الحسن، فإنه سئل عن
أمنا صديقة، ابنة نبي مرسل، وماتت وهي غضبى على قوم، فنحن غضاب

Sami ShahZed

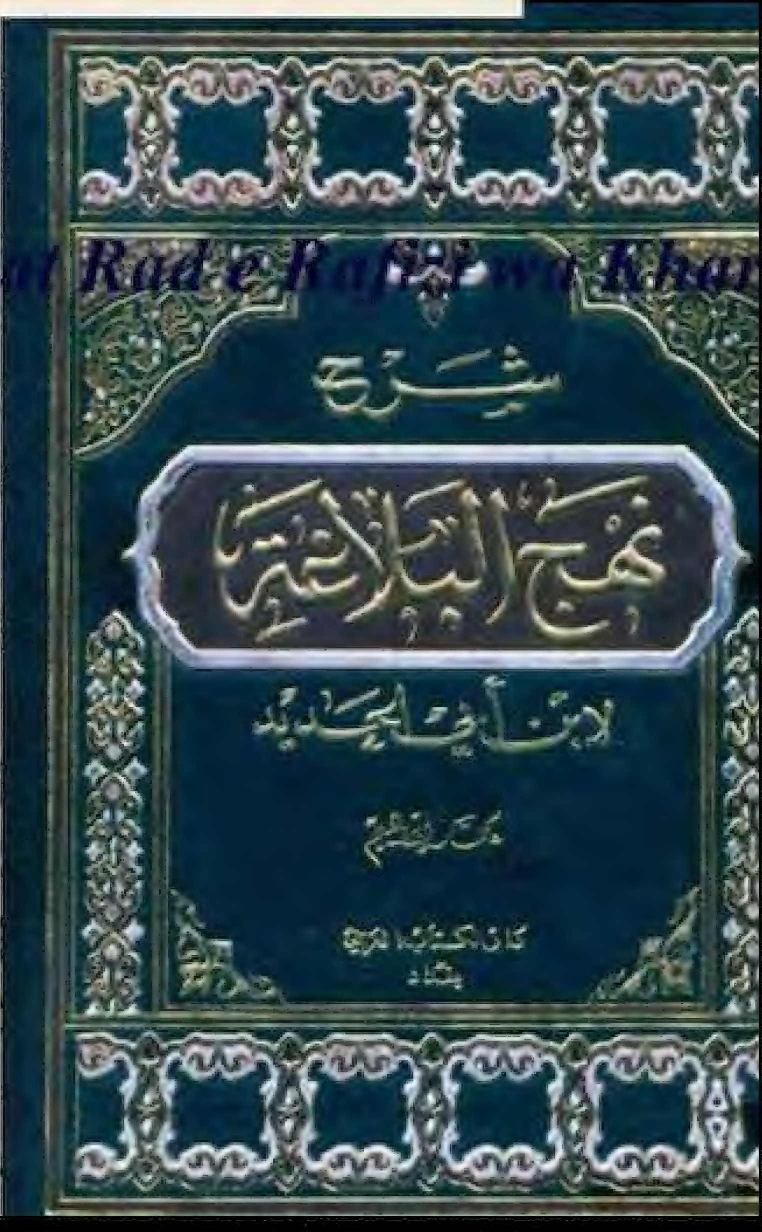

سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ناراض ہونا رافضیوں کی کتب سے ثبوت

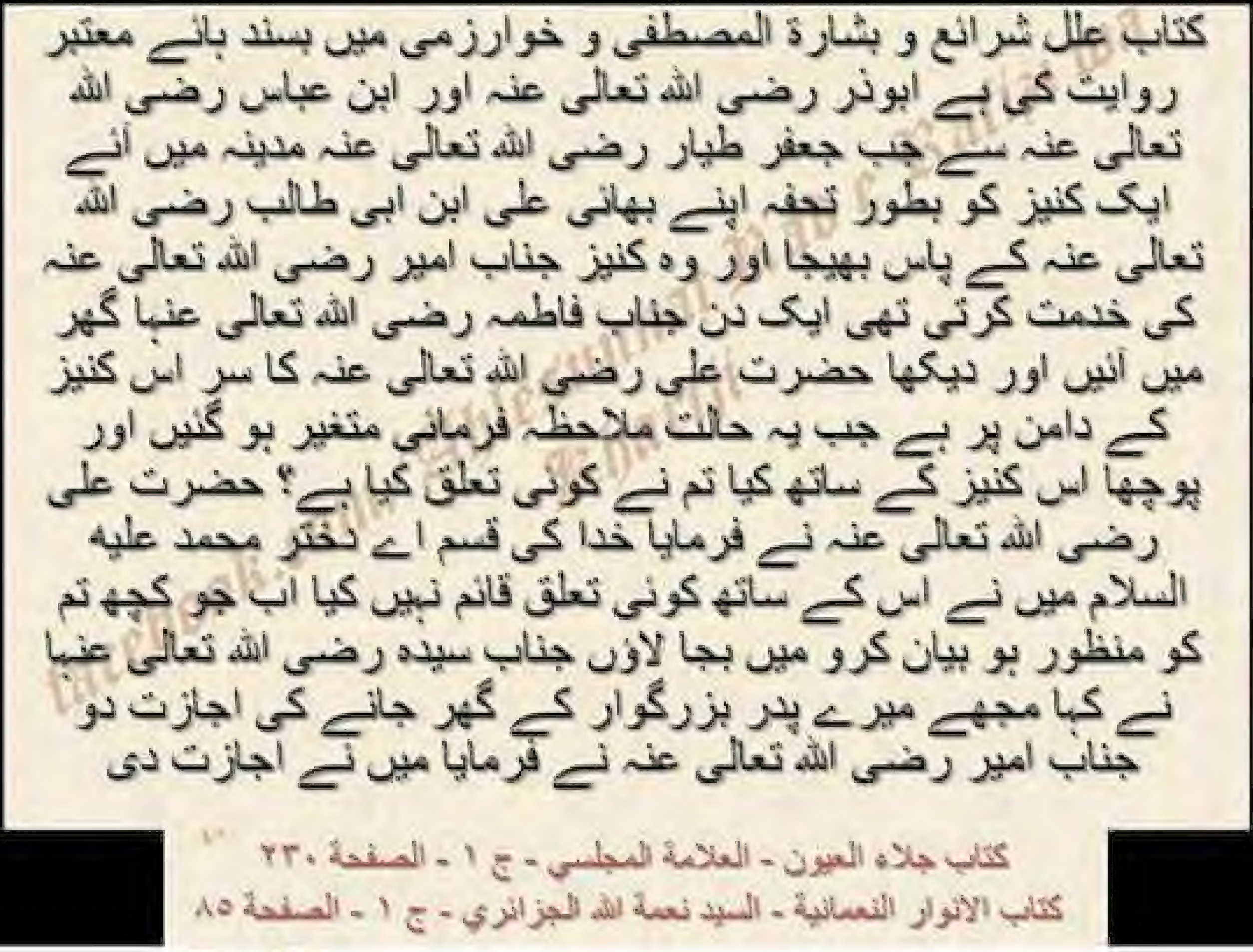

کتاب علل شرائع و بشارة المصطفی و خوارزمی میں بسند ہائے معتبر روایت کی ہے ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہ سے جب جعفر طیار رضی اللہ تعالی عنہ مدینہ میں آئے ایک کنیز کو بطور تحفہ اپنے بھائی علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس بھیجا اور وہ کنیز جناب امیر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت کرتی تھی ایک دن جناب فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا گھر میں آئیں اور دیکھا حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کا سر اس کنیز کے دامن پر ہے جب یہ حالت ملاحظہ فرمائی متغیر ہو گئیں اور پوچھا اس کنیز کے ساتھ کیا تم نے کوئی تعلق کیا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا خدا کی قسم اے دختر محمد علیہ السلام میں نے اس کے ساتھ کوئی تعلق قائم نہیں کیا اب جو کچھ تم کو منظور ہو بیان کرو میں بجا لاؤں جناب سیدہ رضی اللہ تعالی عنہا نے کہا مجھے میرے پدر بزرگوار کے گھر جانے کی اجازت دو جناب امیر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا میں نے اجازت دی

کتاب جلاء العيون - العلامة المجلسي - ج ۱ - الصفحة ۲۳۰
كتاب الانوار النعمانية - السيد نعمة الله الجزائري - ج ۱ - الصفحة ۸۵

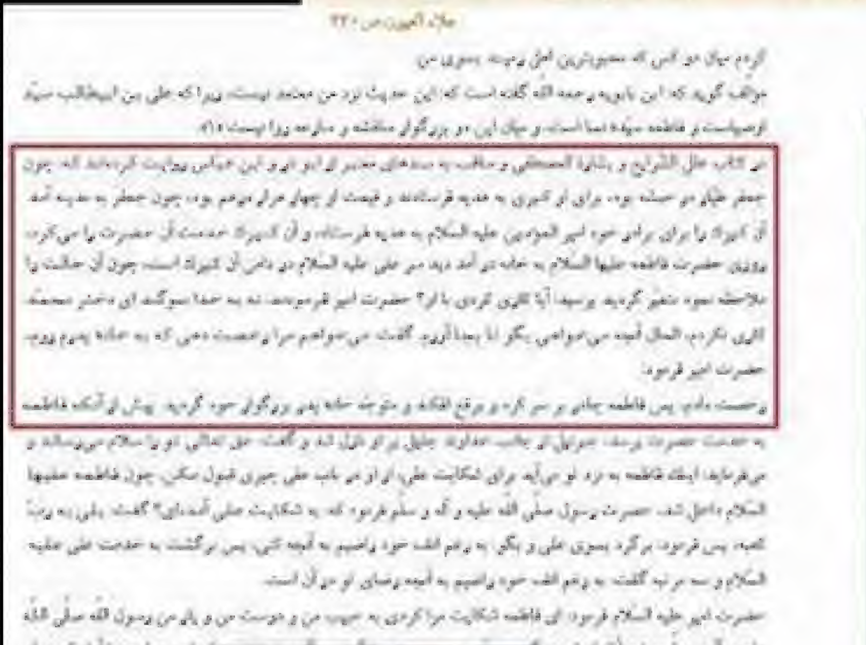

جلاء العیون ص ۲۳۰

رافضیت کے لیے
خوف کی علامت
Sami
ShahZad

faceb hlesunnat Rad e Rafizi wa Kharij

جلاء العیون
محمدباقربن محمدتقی مجلسی

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا
حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راضی ہونا
رافضیوں کی کتب سے ثبوت

جب حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیعت کر لی اور حالات پرسکون ہوگئے تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے بعد سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس آئے اور فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے سفارش کی اور رضا کے طلب گار ہوئے تو آپ راضی ہوگئیں

كتاب بحار الأنوار - العلامة المجلسي - ج ٢٨ - الصفحة ٣٥٨

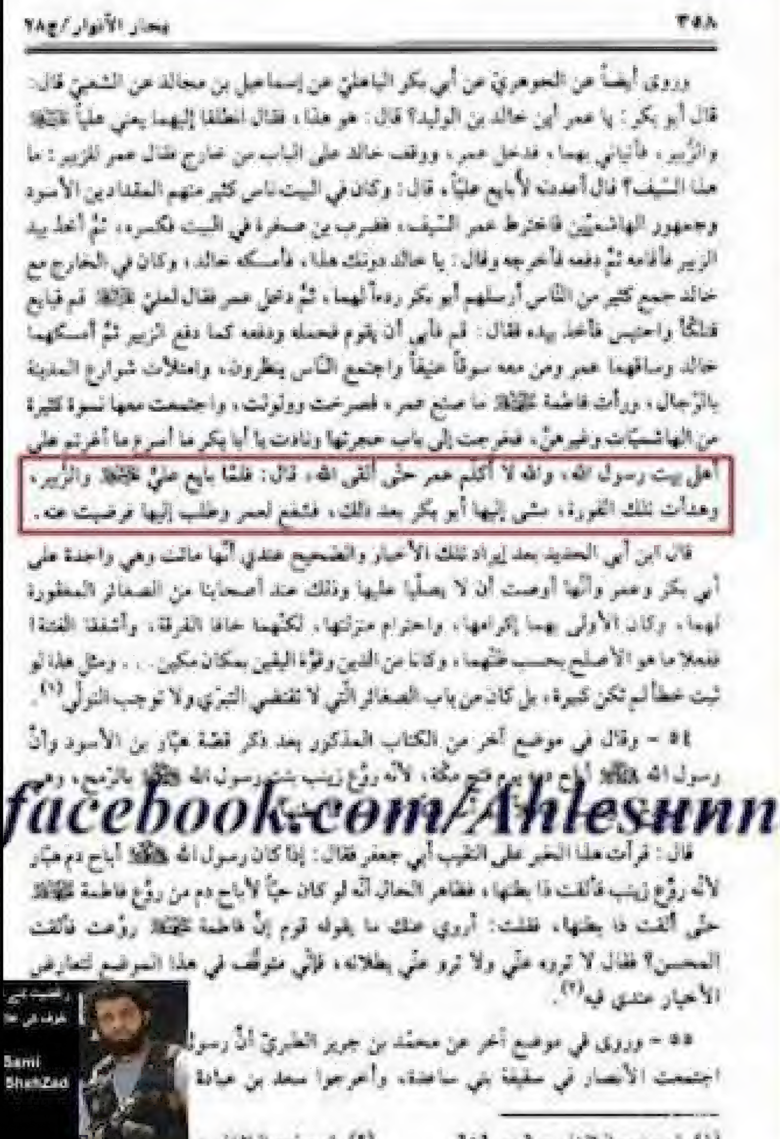

٣٥٨ بحار الأنوار/ج٢٨

وروى أيضاً عن الجوهري عن أبي بكر الباهلي عن إسماعيل بن مجالد عن الشعبي قال: قال أبو بكر: يا عمر أين خالد بن الوليد؟ قال: هو هذا، فقال انطلقا إليهما يعني علياً عليه السلام والزبير، فأتياني بهما، فدخل عمر، ووقف خالد على الباب من خارج فقال عمر للزبير: ما هذا السيف؟ قال أعددته لأبايع علياً، قال: وكان في البيت ناس كثير منهم المقداد بن الأسود وجمهور الهاشميين فاخترط عمر السيف، فضرب به صخرة في البيت فكسره، ثمّ أخذ بيد الزبير فأقامه ثمّ دفعه فأخرجه وقال: يا خالد دونك هذا، فأمسكه خالد، وكان في الخارج مع خالد جمع كثير من الناس أرسلهم أبو بكر ردءاً لهما، ثمّ دخل عمر فقال لعليّ عليه السلام: قم فبايع فتلكّأ واحتبس فأخذ بيده فقال: قم فأبى أن يقوم فحمله ودفعه كما دفع الزبير ثمّ أمسكهما خالد وساقهما عمر ومن معه سوقاً عنيفاً واجتمع الناس ينظرون، وامتلأت شوارع المدينة بالرجال، ورأت فاطمة عليها السلام ما صنع عمر، فصرخت وولولت، واجتمعت معها نسوة كثيرة من الهاشميات وغيرهنّ، فخرجت إلى باب حجرتها ونادت يا أبا بكر ما أسرع ما أغرتم على أهل بيت رسول الله، والله لا أكلّم عمر حتّى ألقى الله، قال: فلمّا بايع عليّ عليه السلام والزبير، وهدأت تلك الفورة، مشى إليها أبو بكر بعد ذلك، فشفع لعمر وطلب إليها فرضيت عنه.

قال ابن أبي الحديد بعد إيراد تلك الأخبار: والصحيح عندي أنّها ماتت وهي واجدة على أبي بكر وعمر وأنّها أوصت أن لا يصلّيا عليها وذلك عند أصحابنا من الصغائر المغفورة لهما، وكان الأولى بهما إكرامها، واحترام منزلتها، لكنّهما خافا الفرقة، وأشفقا الفتنة ففعلا ما هو الأصلح بحسب ظنّهما، وكانا من الدين وقوّة اليقين بمكان مكين... ومثل هذا لو ثبت خطأ لم تكن كبيرة، بل كان من باب الصغائر التي لا تقتضي التبرّي ولا توجب التولّي(١).

٥٤ - وقال في موضع آخر من الكتاب المذكور بعد ذكر قصّة هبّار بن الأسود وأنّ رسول الله صلى الله عليه وآله أباح دمه يوم فتح مكّة، لأنّه روّع زينب بنت رسول الله صلى الله عليه وآله بالرمح، وهي

قال: قرأت هذا الخبر على النقيب أبي جعفر فقال: إذا كان رسول الله صلى الله عليه وآله أباح دم هبّار لأنّه روّع زينب فألقت ذا بطنها، فظاهر الحال أنّه لو كان حيّاً لأباح دم من روّع فاطمة عليها السلام حتّى ألقت ذا بطنها، فقلت: أروي عنك ما يقوله قوم إنّ فاطمة عليها السلام روّعت فألقت المحسن؟ فقال: لا تروه عنّي ولا ترو عنّي بطلانه، فإنّي متوقّف في هذا الموضع لتعارض الأخبار عندي فيه(٢).

٥٥ - وروى في موضع آخر عن محمّد بن جرير الطبري أنّ رسول
اجتمعت الأنصار في سقيفة بني ساعدة، وأخرجوا سعد بن عبادة

---

(١) شرح نهج البلاغة، ج ٦ ص ٢٠١
(٢) شرح نهج البلاغة، ج

بحار الأنوار
الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار عليهم السلام
تأليف
الشيخ محمد باقر المجلسي
المجلد الرابع عشر
٢٧-٢٨
منشورات
مؤسسة الأعلمي للمطبوعات
بيروت - لبنان

facebook.com/Ahlesunnat

شیعہ کی قدیم ترین کتاب
”سلیم بن قیس“

✅ سیدہ فاطمہ کی وفات کی خبر پورے مدینے کو ہوگئی تھی۔

❌ شیعہ کا یہ اعتراض بھی باطل ہے کہ خاتون جنت کا جنازہ خاموشی میں رات کے اندھیرے میں صرف حضرت علی نے پڑھا تھا۔

✅ حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق نے نہ صرف تعزیت کی تھی بلکہ جنازہ میں شریک بھی ہوئے تھے۔

خاتونِ جنتؑ کی رحلت

ابن عباس کہتے ہیں کہ اس روز حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام نے انتقال فرمایا۔ یہ سن کر مدینہ زن و مرد کے گریہ و بکاء اور آہ و فغاں سے کانپ اٹھا۔ اور لوگوں پر اس طرح دہشت طاری ہوگئی، جیسے اس دن طاری ہوئی تھی جس دن حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم اس جہان فانی سے رخصت ہوئے تھے۔ پس ابوبکر و عمر نے آ کر علی مرتضیٰ علیہ السلام کو تعزیت دی اور کہنے لگے: اے ابوالحسن! آپ ہم سے پہلے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دختر کی نماز جنازہ نہ پڑھیں۔ جب رات ہوئی تو علی مرتضیٰؑ نے عباس، فضل، مقداد، سلمان، ابوذر اور عمار کو بلایا۔ عباس نے نماز ادا کی۔ اور آپ نے دفن کر دیا جس میں سب شریک تھے۔

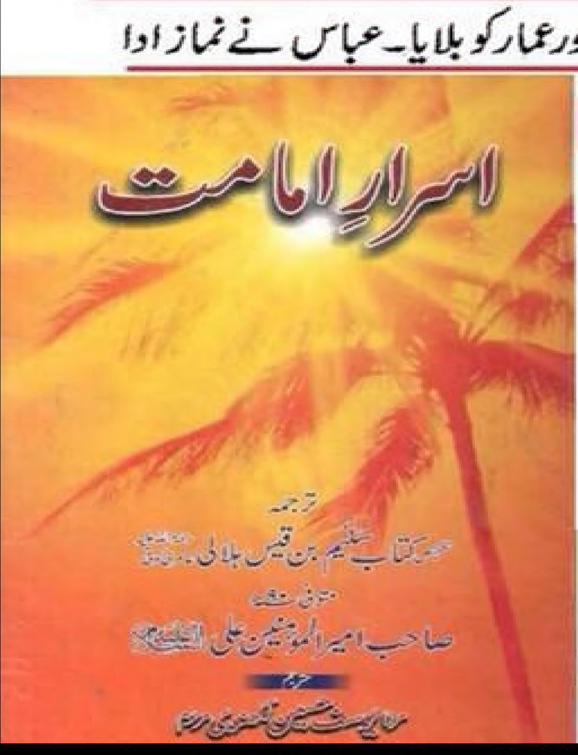

شیعہ کہتے ہیں کہ حضرت علی نے حضرت ابوبکر کو سیدہ کی وفات کے متعلق خبر نہیں پہنچائی تھی، یعنی وہ یہ تاثر دیتے ہیں کہ حضرت ابوبکر کو معلوم ہی نہیں تھا کہ سیدہ وفات پا چکی ہیں۔!! جبکہ شیعہ کی قدیم ترین کتاب سلیم بن قیس میں اس کا رد موجود ہے۔

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جنازہ صرف ۷ شخصوں نے پڑھا

ملا باقر مجلسی اپنی کتاب جلاء العیون صفحہ نمبر ۲۵۴ پر حضرت علی رضی اللہ عنہ سے عبارت نقل کرتا ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے جنازہ میں صرف ۷ لوگ تھے جن کے نام سلمان، مقداد، عمار، حذیفہ و عبد اللہ بن مسعود اور حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کے امام تھے

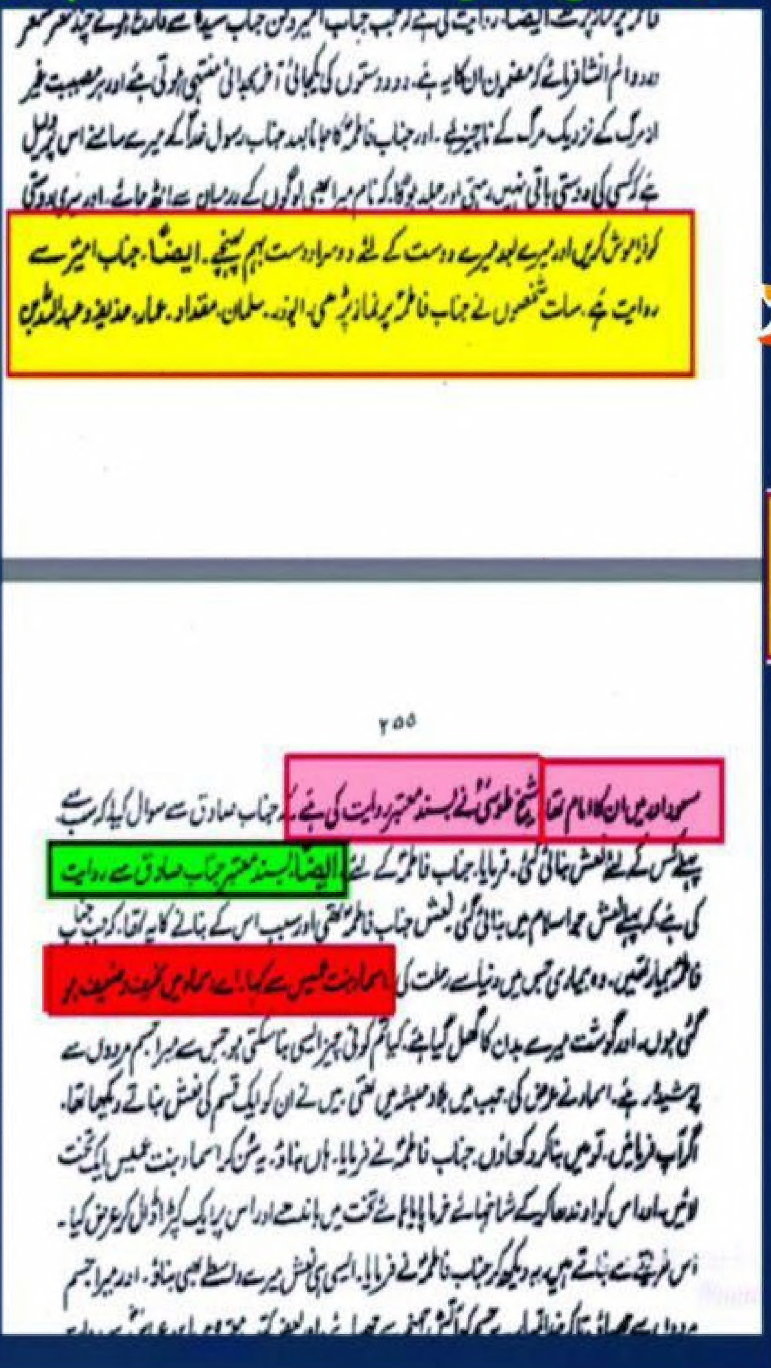

فاطمہ پر نماز پڑھے۔ ایضاً۔ روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ دفن جناب سیدہؑ سے فارغ ہوئے چند شعر درد والم انشاء فرمائے کہ مضمون ان کا یہ ہے۔ دو دوستوں کی یکجائی آخر کو جدائی منتہی ہوتی ہے اور ہر مصیبت غیر از مرگ کے نزدیک مرگ کے ناچیز ہے۔ اور جناب فاطمہؑ کا جانا بعد جناب رسول خداؐ کے میرے سامنے اس پر دلیل ہے کہ کسی کی دوستی باقی نہیں رہتی اور جلد ہوگا کہ نام میرا بھی لوگوں کے درمیان سے اٹھ جائے۔ اور میری دوستی کو فراموش کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دوسرا دوست بہم پہنچے۔ ایضاً۔ جناب امیرؑ سے روایت ہے۔ سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر۔ سلمان۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ و عبداللہ بن

۲۵۵

مسعود اور میں ان کا امام تھا۔ شیخ طوسیؒ نے بسند معتبر روایت کی ہے۔ کہ جناب صادقؑ سے سوال کیا کہ سب پہلے کس کے لئے نعش بنائی گئی۔ فرمایا۔ جناب فاطمہؑ کے لئے۔ ایضاً بسند معتبر جناب صادقؑ سے روایت کی ہے کہ پہلے نعش جو اسلام میں بنائی گئی نعش جناب فاطمہؑ تھی اور سبب اس کے بنانے کا یہ تھا۔ کہ جب جناب فاطمہؑ بیمار تھیں۔ وہ بیماری جس میں دنیا سے رحلت کی۔ اسماء بنت عمیس سے کہا۔ اے اسماء میں نحیف و ضعیف ہو گئی ہوں۔ اور گوشت میرے بدن کا گھل گیا ہے۔ کیا تم کوئی چیز ایسی بنا سکتی ہو جس سے میرا جسم مردوں سے پوشیدہ رہے۔ اسماء نے عرض کی۔ جب میں بلاد حبشہ میں تھی میں نے ان کو ایک قسم کی نعش بناتے دیکھا تھا۔ اگر آپ فرمائیں۔ تو میں بنا کر دکھاؤں۔ جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ ہاں بناؤ۔ یہ سن کر اسماء بنت عمیس ایک تخت لائیں۔ اور اس کو اوندھا کر کے شاخہائے خرما پایہ ہائے تخت میں باندھے اور اس پر ایک کپڑا ڈال کر عرض کیا۔ اس طریقے سے بناتے ہیں یہ دیکھ کر جناب فاطمہؑ نے فرمایا۔ ایسی ہی نعش میرے واسطے بھی بناؤ۔ اور میرا جسم

محمد عمیر

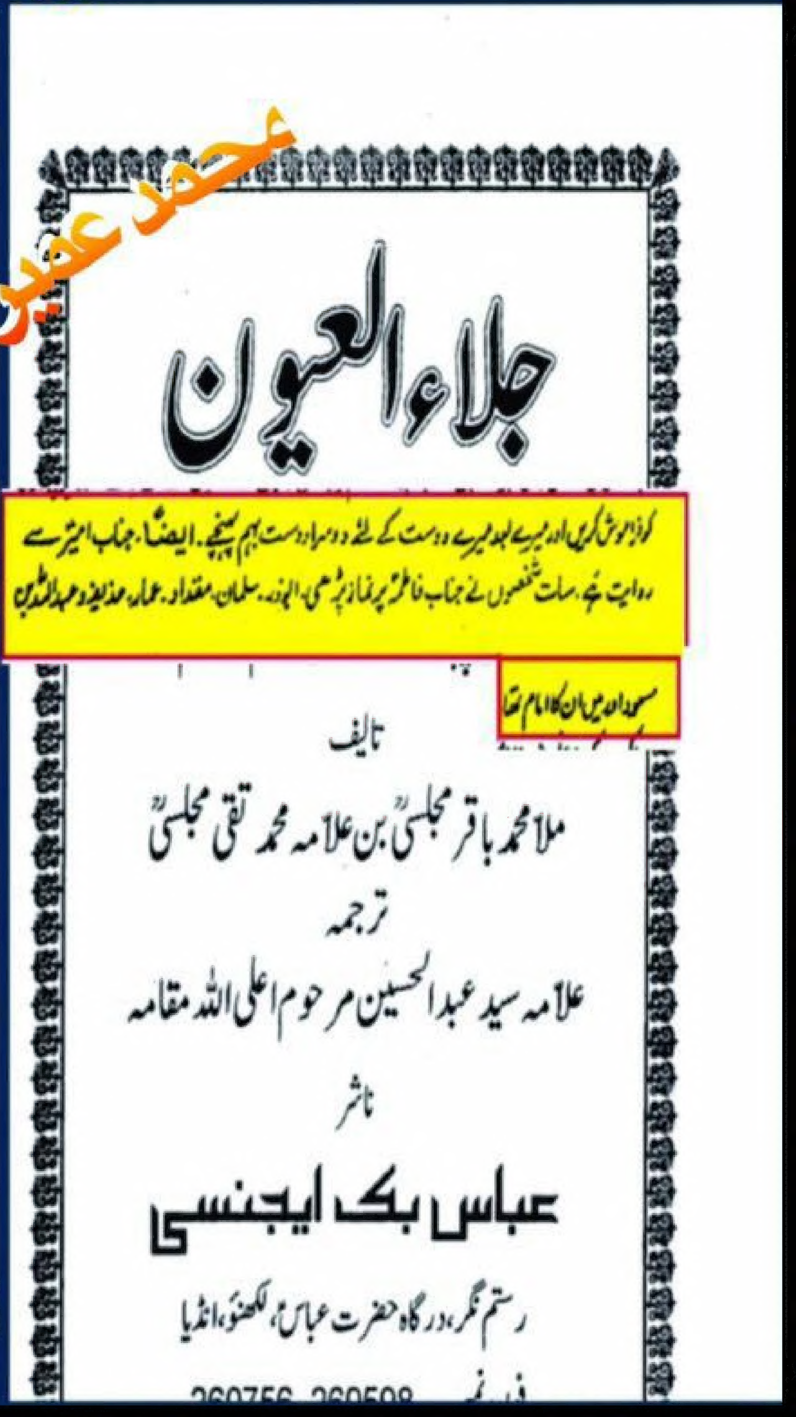

جلاء العیون

کو فراموش کریں اور میرے بعد میرے دوست کے لئے دوسرا دوست بہم پہنچے۔ ایضاً۔ جناب امیرؑ سے روایت ہے۔ سات شخصوں نے جناب فاطمہؑ پر نماز پڑھی۔ ابوذر۔ سلمان۔ مقداد۔ عمار۔ حذیفہ و عبداللہ بن

مسعود اور میں ان کا امام تھا

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر 260756، 260598

یہ ایک طویل روایت ھے جس میں سیدة نسآء اهل الجنة فاطمة البتول علی ابیها و علیها افضل الصلاة و احسن السلام کے زهد و تقوی کی بے حرمتی کی گئی هے

سیدنا علیؓ کو نبی کریم صلی اللہ علیہ والہ وسلم سے ایک باغ ملا تھا جسے انہوں بیچ کر فقراء و مساکین میں تقسیم کر دیا جس پر سیدة نسآء اہل الجنة فاطمہؓ ناراض ہوئیں اور سیدنا علیؓ کے کپڑے کو پکڑا اور انکے ہاتھوں پر بھی مارا رقم الروایة : ۱۰

کتاب الرافضة الامالی و المجالس للشیخ الصدوق الصفحات ۴۶۸:۶۹:۷۰:۷۱

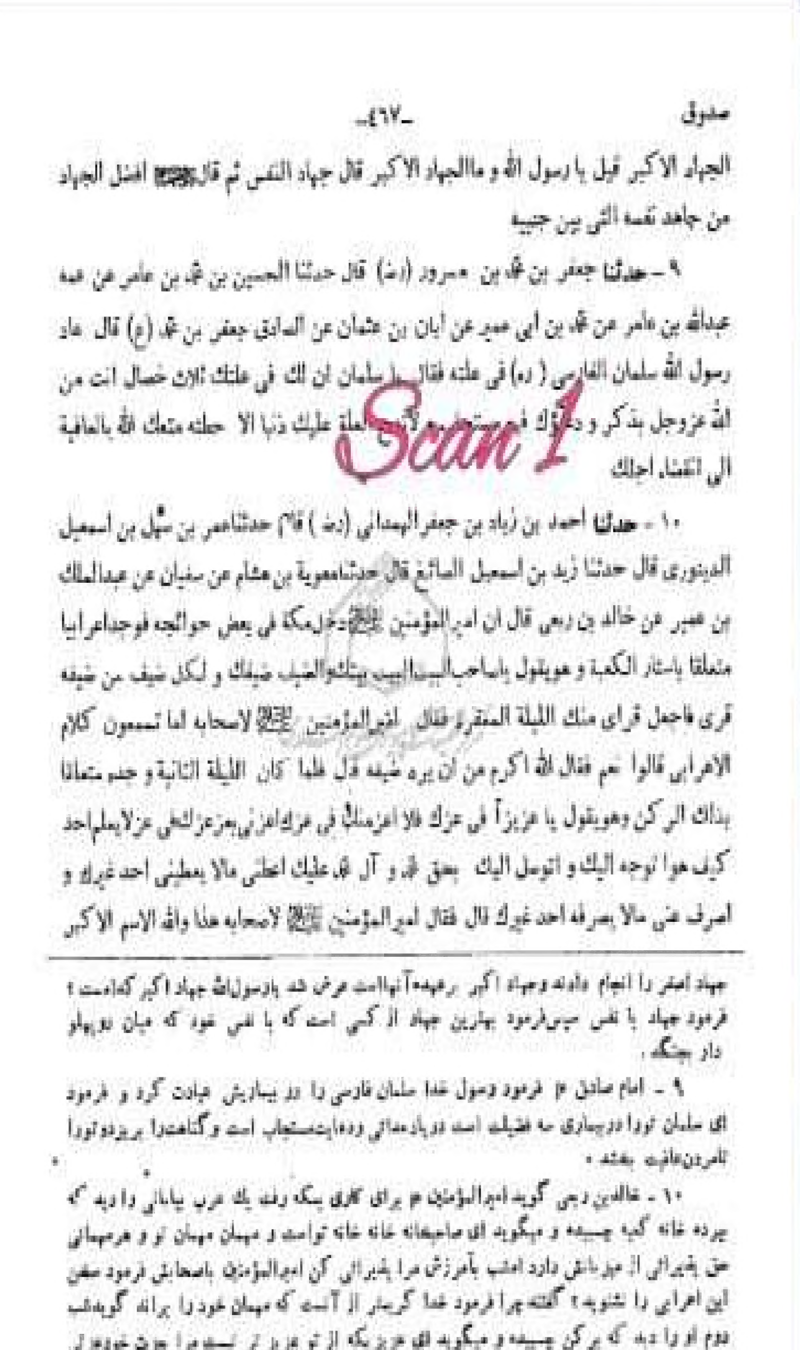

الجهاد الاکبر قیل یا رسول الله و ما الجهاد الاکبر قال جهاد النفس ثم قال ﷺ افضل الجهاد من جاهد نفسه التی بین جنبیه

٩ - حدثنا جعفر بن محمد بن مسرور (رض) قال حدثنا الحسین بن محمد بن عامر عن عمه عبدالله بن عامر عن محمد بن ابی عمیر عن ابان بن عثمان عن الصادق جعفر بن محمد (ع) قال عاد رسول الله سلمان الفارسی (ره) فی علته فقال یا سلمان ان لك فی علتك ثلاث خصال انت من الله عزوجل بذکر و دعاؤك فیه مستجاب و لا تدع العلة علیك ذنبا الا حطته متعك الله بالعافیة الی انقضاء اجلك

Scan 1

١٠ - حدثنا احمد بن زیاد بن جعفر الهمدانی (رض) قال حدثنا عمر بن سهل بن اسمعیل الدینوری قال حدثنا زید بن اسمعیل الصائغ قال حدثنا معویة بن هشام عن سفیان عن عبدالملك بن عمیر عن خالد بن ربعی قال ان امیرالمؤمنین علیه السلام دخل مکة فی بعض حوائجه فوجد اعرابیا متعلقا باستار الکعبة و هو یقول یا صاحب البیت البیت بیتك والضیف ضیفك و لکل ضیف من ضیفه قری فاجعل قرای منك اللیلة المغفرة فقال امیرالمؤمنین علیه السلام لاصحابه اما تسمعون کلام الاعرابی قالوا نعم فقال الله اکرم من ان یرد ضیفه قال فلما کان اللیلة الثانیة وجده متعلقا بذلك الرکن و هو یقول یا عزیزا فی عزك فلا اعز منك فی عزك اعزنی بعز عزك فی عز لا یعلم احد کیف هو اتوجه الیك و اتوسل الیك بحق محمد و آل محمد علیك اعطنی ما لا یعطینی احد غیرك و اصرف عنی ما لا یصرفه احد غیرك قال فقال امیرالمؤمنین علیه السلام لاصحابه هذا والله الاسم الاکبر

جهاد اصغر را انجام دادند و جهاد اکبر بر عهده آنها است عرض شد یا رسول الله جهاد اکبر کدام است؟ فرمود جهاد با نفس سپس فرمود بهترین جهاد از کسی است که با نفس خود که میان دو پهلو دارد بجنگد.

٩ - امام صادق ع فرمود رسول خدا سلمان فارسی را در بیماریش عیادت کرد و فرمود ای سلمان تو را در بیماری سه فضیلت است در یاد خدائی و دعایت مستجاب است و گناهت را بریزد تو را تا مردن عافیت بخشد.

١٠ - خالد بن ربعی گوید امیرالمؤمنین ع برای کاری بمکه رفت یك عرب بیابانی را دید که پرده خانه کعبه چسبیده و میگوید ای صاحبخانه خانه خانه تو است و مهمان مهمان تو و هر مهمانی حق پذیرائی از میزبانش دارد امشب بآمرزش مرا پذیرائی کن امیرالمؤمنین باصحابش فرمود سخن این اعرابی را نشنوید؟ گفتند چرا فرمود خدا کریمتر از آنست که مهمان خود را براند گوید شب دوم او را دید که برکن چسبیده و میگوید ای عزیزیکه از تو عزیز تر نیست مرا بعزت خود عزتی ده که کسی نداند چگونه است بتو رو کردم و توسل جستم بحق محمد و آل محمد بر تو بده بمن آنچه

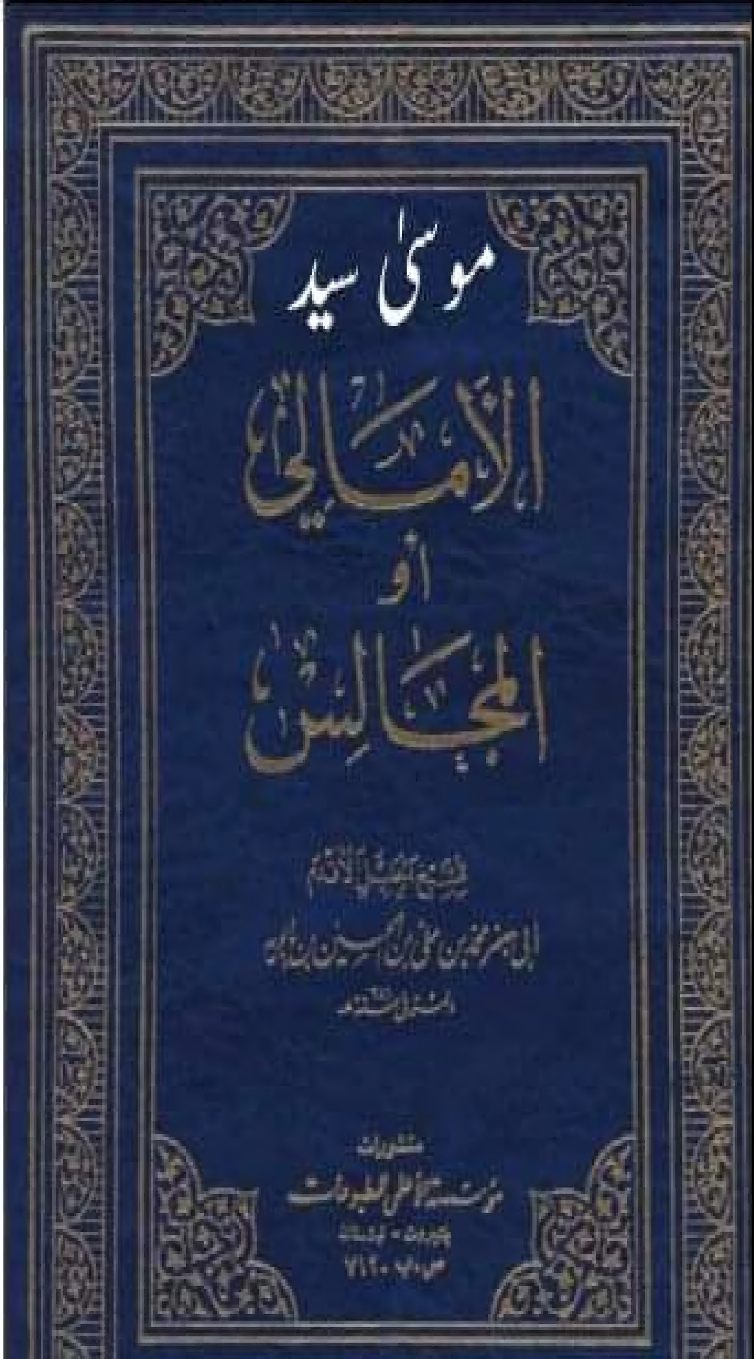

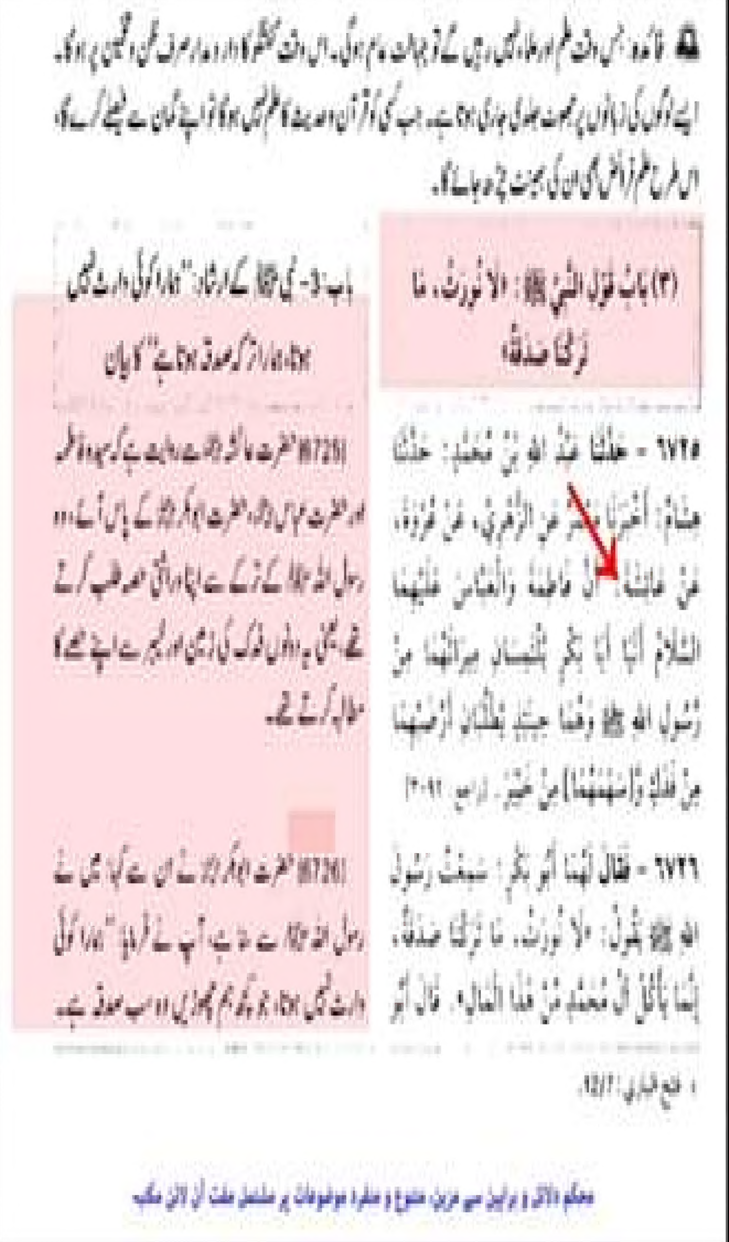

فائدہ: جس وقت علم اور علماء نہیں رہیں گے تو جہالت عام ہوگی۔ اس وقت گفتگو کا دارومدار صرف ظن و تخمین پر ہوگا۔ ایسے لوگوں کی زبانوں پر بہت جلدی جاری ہو جاتا ہے۔ جب کسی کو قرآن و حدیث کا علم نہیں ہوگا تو اپنے گمان سے فیصلے کرے گا، اس طرح علم فرائض بھی ان کی بھینٹ چڑھ جائے گا۔

(٣) بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ»

باب: 3- نبی ﷺ کے ارشاد: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہمارا ترکہ صدقہ ہوتا ہے" کا بیان

٦٧٢٥ - حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ فَاطِمَةَ وَالْعَبَّاسَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ أَتَيَا أَبَا بَكْرٍ يَلْتَمِسَانِ مِيرَاثَهُمَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَهُمَا حِينَئِذٍ يَطْلُبَانِ أَرْضَيْهِمَا مِنْ فَدَكَ وَسَهْمَهُمَا مِنْ خَيْبَرَ. [راجع: ٣٠٩٢]

[6725] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ سیدہ فاطمہ اور حضرت عباس ؓ، حضرت ابوبکر ؓ کے پاس آئے۔ وہ رسول اللہ ﷺ کے ترکے سے اپنا وراثتی حصہ طلب کرتے تھے، یعنی یہ دونوں فدک کی زمین اور خیبر سے اپنے حصے کا مطالبہ کرتے تھے۔

٦٧٢٦ - فَقَالَ لَهُمَا أَبُو بَكْرٍ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ، إِنَّمَا يَأْكُلُ آلُ مُحَمَّدٍ مِنْ هٰذَا الْمَالِ». قَالَ أَبُو

[6726] حضرت ابوبکر ؓ نے ان سے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے، آپ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ سب صدقہ ہے۔

فتح الباري: 12/7

محکم دلائل و براہین سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

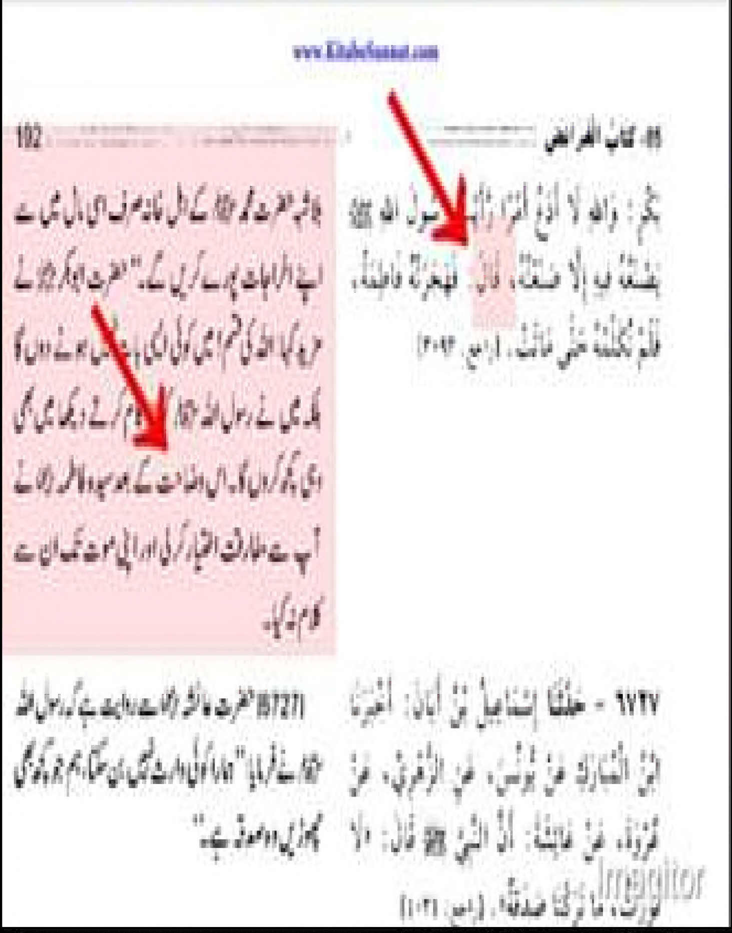

www.KitaboSunnat.com

بَكْرٍ: وَاللهِ لَا أَدَعُ أَمْرًا رَأَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَصْنَعُهُ فِيهِ إِلَّا صَنَعْتُهُ، قَالَ: فَهَجَرَتْهُ فَاطِمَةُ، فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتَّى مَاتَتْ. [راجع: ٣٠٩٣]

بلاشبہ حضرت محمد ﷺ کے اہل خانہ صرف اس مال میں سے اپنے اخراجات پورے کریں گے۔" حضرت ابوبکر ؓ نے عرض کیا: اللہ کی قسم! میں کوئی ایسی بات نہیں ہونے دوں گا بلکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو جو کام کرتے دیکھا میں بھی وہی کام کروں گا۔ اس وضاحت کے بعد سیدہ فاطمہ ؓ نے آپ سے علیحدگی اختیار کر لی اور اپنی موت تک ان سے کلام نہ کیا۔

٦٧٢٧ - حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبَانَ: أَخْبَرَنَا ابْنُ الْمُبَارَكِ، عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا نُورَثُ، مَا تَرَكْنَا صَدَقَةٌ». [راجع: ٤٠٣٤]

[6727] حضرت عائشہ ؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا کوئی وارث نہیں ہوتا، ہم جو کچھ بھی چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔"

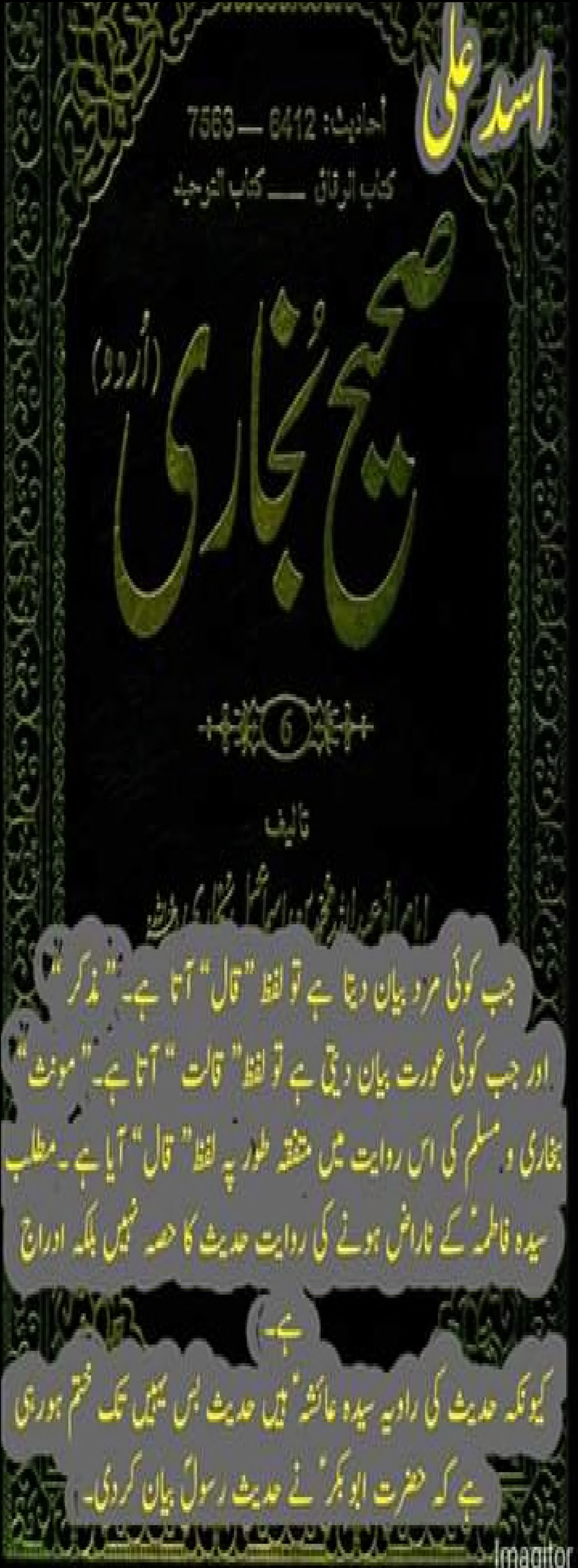

اسد علی
احادیث: 6412 — 7563
کتاب الرقاق — کتاب التوحید
صحیح بخاری
(اردو)
6
تالیف
امام ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاری رحمہ اللہ

جب کوئی مرد بیان دیتا ہے تو لفظ "قال" آتا ہے۔ "مذکر"
اور جب کوئی عورت بیان دیتی ہے تو لفظ "قالت" آتا ہے۔ "مونث"
بخاری و مسلم کی اس روایت میں متفقہ طور پہ لفظ "قال" آیا ہے۔ مطلب
سیدہ فاطمہؓ کے ناراض ہونے کی روایت حدیث کا حصہ نہیں بلکہ ادراج
ہے۔
کیونکہ حدیث کی راویہ سیدہ عائشہؓ ہیں حدیث بس یہیں تک ختم ہو رہی
ہے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حدیث رسولؐ بیان کردی۔